أَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ

الحمد للہ کتاب

طُمَانِیْنَۃُ الْقُلُوْبِ فِیْ ذِکْرِ الْمَحْبُوْبِ

المعروف بنام تاریخی

لَذَّاتِ مِسْکِیْن

۱۳۱۱ھ

مشتمل بر چہل رسالہ در ۳ جلد

بماہ جمادی الاخری سنہ ۱۳۱۲ھ

بار اوّل

در مطبع مفید دکن حیدرآباد طبع شد

الا بذکر اللہ تطمئن القلوب

الحمد للہ مجموعہ ملفوظات سیدنا و مرشدنا حضرت محمد نعیم المعروف بہ
مسکین شاہ صاحب قبلہ مدظلہ العالی المسمّی بہ

طمانینۃ القلوب فی ذکر المحبوب

المعروف بنام تاریخی

لذات مسکین

۱۳۱۱ھ

جلد اوّل

مشتمل بر ہشت رسایل مفصلۂ ذیل

عقاید ضروریہ	مسایل ضروریہ	صورت نماز	تجوید الحروف
دوائر التجوید	قواعد التجوید	ہدایۃ القراء	خطب

سگ آستانہ حضرت ایشان فقیر مسکین ابو طاہر محمد عبد القادر
عفی عنہ بکمال تصحیح بقالب طبع رسانید

در مطبع مفید دکن بماہ ربیع الاول ۱۳۱۲ھ
طبع شد

فہرست جلد اول لذات مسکین

فہرست جلد اوّل

الا بذکر اللہ تطمئن القلوب

الحمدللہ مجموعہ ملفوظات پیر دستگیر منبع فیوضات سرمدی مروج طریقہ نقشبندی مجددی
ہادی شریعت خیر البشر مجدد مأتہ رابعۃ العشر سیدنا و مولانا و مرشدنا
حضرت محمد نعیم المعروف مسکین شاہ صاحب قبلہ مدظلہم العالی المسمیٰ

طمانینۃ القلوب فی ذکر المحبوب

المعروف بنام تاریخی

لذات مسکین

۱۳۱۱ھ

جلد اول

سگ ناچیز آستانہ حضرت ایشان قلبی و روحی فداہ فقیر حقیر
مسکین ابو طاہر محمد عبد القادر عفی عنہ بہ استفاضۂ
یاران طریقہ بکمال تصحیح و تہذیب بقالب طبع رسانید

در مطبع مفید دکن حیدرآباد طبع شد

رسالہ عقائد ضروریہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین الصلوۃ والسلام علی سید المرسلین محمد صلی اللہ علیہ وسلم وعلی آلہ واصحابہ اجمعین۔ بعد حمد وصلوۃ کے ایمان لے آ اور یقین جان کہ اللہ تعالی ایک ہے یعنی نہیں ہے دوسرا شریک اُسکا اور وہ اللہ تعالی قدیم ہے یعنی ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہیگا اور وہ اللہ تعالی موجود ہے یعنی ذات سے اپنی موجود ہے نہ دوسرے سے اور وہ اللہ تعالی واجب الوجود ہے یعنی وجود اُسکا واجب اور لازم ہے۔ جان اللہ تعالی کے تئیں صفتیں حقیقیہ ہین اور وہ قدیم ہین۔ جیسا کہ حیات۔ علم۔ قدرت ارادت۔ سمع۔ بصر۔ کلام۔ تکوین۔ بس اللہ تعالی حي ہے یعنی جیتا ہے بغیر جسم وجان کے۔ اور علیم ہے یعنی جانتا ہے بغیر وہم وخیال کے۔ اور قدیر ہے یعنی سب چیز پر قادر ہے۔ اور مرید ہے یعنی ارادہ کرنے والا ہے

تمام کام ارادے سے اُسکے ہوے اور ہوتے ہین۔ اور سمیع ہے یعنی سُننے والا ہے بغیر کانون کے۔ اور بصیر ہے یعنی دیکھنے والا ہے بغیر آنکھون کے۔ کوئی چیز نظر سے اُسکے پوشیدہ نہین ہے۔ اور متکلم ہے یعنی باتین کرنے والا ہے بغیر زبان کے۔ اور مُتکوّن ہے یعنی پیدا کرنے والا ہے تمام ممکنات کا ان صفتون کے تئین صفاتِ کاملہ بھی کہتے ہین۔ جان کہ علما محققین نے صفات ثبوتیہ حقیقیہ کے تئین لاہو ولاغیرہ فرمائے ہین یعنی یہ صفتان نہ عین ذات ہین نہ غیر ذات سواے صفات حقیقیہ کے صفات اضافیہ بے شمار ہین جیسا کہ خالقیت رازقیت۔ احیا۔ اماتت۔ پس اللہ تعالےٰ خالق ہے یعنی پیدا کرنیوالا عالم کا ہے۔ اور رازق ہے یعنی رزق دینے والا تماموں کا ہے۔ اور مُحی ہے یعنی زندہ کرنیوالا ہے۔ اور مُمیت ہے یعنی مارنے والا ہے۔
ایمان لے آ اور یقین جان کہ اللہ تعالےٰ جسم وجسمانی نہین ہے یعنی تن دار نہین ہے اور جوہر نہین ہے۔ جان کہ جوہر بھی قسم سے تن کے ہے۔ اور عرض نہین ہے یعنی سیاہ یا سفید یا مانند انکے اور کوئی صفت دار نہین ہے۔ اور مُصوّر نہین ہے یعنی صورت دار نہین ہے۔ اور مرکب نہین ہے یعنی ٹکڑے ٹکڑے جمع نہین ہے۔ اور معدود نہین ہے یعنی مانند یک دو تین کے شمار کئے نہین جاتا ہے۔ جان کہ اللہ تعالےٰ

ایک ہے نہ ایسا ایک کہ دو تین۔ چار۔ پانچ۔ اُس ایک سے گنے جاتے
ہین۔ اور محدود نہین ہے یعنی اطراف گھیرا نہین گیا ہے۔ اور مُتناہی نہین ہے
یعنی انتہا نہین رکھتا ہے۔ اور اللہ تعالےٰ لنبا چوڑا اونچا چھوٹا کشادہ تنگ
نہین ہے بلکہ اللہ تعالےٰ کشادہ ہے نہ ساتہ اِس کشادگی کے کہ فہم مین
ہماری آوے۔ اور گھیرا ہے ہمارے تئین نہ ایسا کہ سمجھ مین ہماری آوے
ایمان لے آتے ہین ہم کہ اللہ تعالےٰ واسع ہے اور محیط ہے اور قریب ہے
لیکن کیفیت اُنکی نہین جانتے ہین ہم۔ جان کہ اللہ تعالےٰ نہ داخل عالم ہے
نہ خارج عالم ہے نہ متصل عالم ہے نہ منفصل عالم ہے ایسا داخل اور خارج اور متصل
اور منفصل کہ قیاس مین ہمارے آوے اور یقین جان کہ ذات اللہ تعالیٰ
کی جہات ستہ سے خالی ہے یعنی آگے پیچھے اوپر نیچے سید ہے بائین کسی
طرف تخصیص کی گئی نہین ہے۔ اور اللہ تعالےٰ ساتہ کسی چیز کے ملتا نہین
ہے اور کوئی چیز ساتہ اُسکے ملتی نہین ہے۔ اور اللہ تعالےٰ کسی شی مین
رہتا نہین ہے اور کوئی شی بیچ اُسکی رہتی نہین ہے جیسا کہ پانی بیچ
ڈہیلے کے یا آگ بیچ پتھر کے۔ اور کوئی زمانہ شامل اللہ تعالیٰ کو نہین ہے
نہ ماضی نہ حال نہ استقبال۔ اور اللہ تعالےٰ مان اور باپ سے اور زن و
فرزند سے پاک ہے یعنی کسی نے اُسکو جنا نہین ہے اور کوئی اُس سے
جنے نہین گیا ہے اور اللہ تعالےٰ کہانے پینے سے سونے جاگنے سے مبرا ہے

پس کسی طور سے غفلت کو دخل جناب باری مین نہین ہے ہمیشہ حاضر اور ناظر ہے۔ جان کہ اطلاق شی کا حضرت بیچون پر کرتے ہین نہ ایسی شے کہ بیچ ممکنات کے ہے کہ وہ حادث ہے اللہ تعالےٰ حدوث سے منزہ ہے جان کہ اللہ تعالےٰ بیچون و بیچگونہ اور بے شبہہ اور بے نمونہ ہے یعنی جو صفتین کہ بیچ ممکنات کے ہین اُن صفتون سے پاک اور مُبرا ہے اور کوئی مانند اللہ تعالےٰ کے نہین ہے بیچ ذات یا صفات کے اور کوئی اللہ تعالےٰ کی مشابہت نہین رکھتا ہے اور کوئی اللہ تعالیٰ کا مخالف اور معاند نہین ہے یعنی کسی طور سے بال برابر مقابلہ کرنے والا نہین ہے اور اللہ تعالےٰ کسیوقت محتاج مدد کا نہین ہے اور کوئی مددگار اُسکا نہین ہے تمام ادنیٰ مخلوق اُسکے ہین کسے طاقت کہ مدد اُسکی کرے جو صفتین کہ کمال کی ہین اللہ تعالےٰ ان صفتون سے صفت کیا گیا ہے اور جو چیزین کہ نقصان کی ہین اللہ تعالےٰ سے مسلوب ہین۔ جان کہ جو نام پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُس ذاتِ پاک کے لئے ہین وہی نام لینا اور سوائے اُنکے دوسرے نام نہ لینا اگرچہ معنی ایک ہو وین جیسا خدا کہنا سخی نہ کہنا جیسا کہ بیچ اِس زمانہ کے بعضے عوام کہتے ہین رحیم اور رام دونون نام اُسکے ہین بیچ اِسکے کفر ہے۔

فصل بیچ بیان تقدیر کے۔ جان کہ اللہ تعالےٰ جیسا پیدا کرنے والا

بندونکا ہے ویسا ہی پیدا کرنے والا افعال اُنہونکا ہے نیکی ہووے یا بدی تمام مقدر کیئے گئے اللہ تعالے کے ہین لیکن نیکی سے راضی ہے اور بدی سے راضی نہین ہے ہرچند دونون ساتھ ارادے اور خواہش اُس سبحانہ کے ہین باوجود پیدا کرنے افعال کے اللہ تعالے نے بندون کے تئین بیچ کرنے کامون کے اختیار عطا فرمایا ہے اور کسب بیچ اُسکے بابت بندہ مختار ہے نیکی کرے یا بدی پس بسبب اِس اختیار کے نیکی پر ثواب عطا فرماتا ہے اور بدی پر عذاب وارد کرتا ہے۔ یقین جان کہ توفیق اوپر عبادت کے اور گمراہی اوپر معصیت کے اللہ تعالے سے ہے۔

فصل - بیچ بیان رویت کے۔ ایمان لے آ اور یقین جان کہ مؤمنان اللہ تعالے کے تئین بیچ بہشت کے ساتھ طور بیچون اور بیچگونگی کے اور بے کیف بے کیفیت بے مقابلہ بے جہت بے احاطہ دیکھین گے۔

فصل - بیچ بیان ایمان اور اعتقاد فرشتون کے۔ ایمان لے آ اور یقین جان کہ فرشتے اللہ تعالیٰ کی مخلوق نورانی ہین اور عبادت مین لاثانی ہین بال برابر خلاف حکم نہین کرتے ہین نہ مرد ہین نہ عورت ہین دونون حال سے پاک ہین نہ کھاتے ہین نہ پیتے ہین غذا اُنکی ذکر اور فرمانبرداری الٰہی ہے جَلّ جلالہٗ اولاد اُنہون سے جاری نہین ہے فقط ارواح مجرد ہین گنتی اُنہون کی سوائے اللہ تعالے کے دوسرے کو معلوم نہین

ہے ایک حصہ تمام عالم ہے اور نو حصے وہ ہین یہانتک کہ ہر ایک قطرے کے
ساتھ ایک فرشتہ موکل ہے۔ تمام عالم مین دخل اُنھون کو ہے اور
سوائے صورت اپنی ہر کسیکی صورت پر قادر ہین جسکی صورت چاہتے
ہین اُسکی صورت سے ظاہر ہوتے ہین۔ چار اُنھون سے مرتبہ عظیم رکھتے
ہین اور مقام نبوت سے سرفراز ہین۔ ایک جبرئیل۔ دوسرے اسرافیل
تیسرے میکائیل چوتھے عزرائیل علی نبینا وعلیہم الصلوٰۃ والتسلیمات
جبرئیل علیہ السلام واسطے پیغام لے آنے نبیون پر مقرر ہین۔ اسرافیل
علیہ السلام واسطے پھونکنے صور کے کھڑے ہین۔ میکائیل علیہ السلام واسطے
تقسیم کرنے رزق کے حکم کئے گئے ہین۔ عزرائیل علیہ السلام واسطے نکالنے
جان جاندارون کے مقرر ہین۔ بعد اِن چارون کے اُٹھانے والے عرش کے
ہین۔ بعد انکے ہر ایک اپنے اپنے کام پر اور مقام پر ہے۔ جان کہ رسول
بنی آدم کے علیہم الصلوٰۃ والتسلیمات افضل ہین اوپر رسول فرشتون کے
علیہم الصلوٰۃ والتسلیمات اور رسول فرشتون کے افضل ہین عام مسلمانو نسے
اور عام مسلمان افضل ہین عام فرشتونسے اور عام فرشتے افضل ہین گنہگار مسلمانو نسے

فصل - بیچ بیان ایمان اور اعتقاد انبیا علیہم الصلوٰۃ والتسلیمات کے

ایمان لے آ اور یقین جان کہ تمام رسولان صلوات اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین
بنی آدم ہین اور بھیجے ہوئے اللہ جل جلالہ کے طرف خلق اللہ کے ہین

راستہ نیکی کا بتانا اور بدی سے بچانا کام اُنہوں کا ہے جو قبول کیا اُنکو
اور اُنکے راستے کو وہ بہشت مین گیا اور جو خلاف اُنکے کیا وہ دوزخمین
پڑا اور تمام رسولان صلوٰۃ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین۔ تمام بنی آدم سے اور
فرشتون سے افضل ہین اور معصوم ہین یعنی گناہ کبیرہ اور صغیرہ سے پاک
اور مُبرا ہین وہ جو فرمائے ہین تمام حق ہے اُسمین بال برابر خلاف نہین ہے
جان کہ مرتبہ نبوت اور رسالت کا عبادت سے اور کسب سے نہین حاصل
ہوتا ہے محض فضل آلہی سے جل جلالہٗ کوئی ریاضت سے رسول نہین
بنتا ہے اور اللہ تعالےٰ نے اُنھون کو معجزے عنایت فرمائے ہین۔ معجزہ
اُسکے تئین کہتے ہین جو خرق عادت ساتھ دعوے نبوت کے ہووے
جیسا کہ موسیٰ علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کا عصا اژدہا ہوتا تھا اور عیسیٰ
علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعا سے مردہ زندہ ہوتا تھا اسیطور سے
ہر ایک پیغمبر کو ایک دو معجزہ عطا فرمایا تھا۔ اور نبی ہمارے محمد صلی اللہ
تعالےٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے تئین تمام معجزے سب نبیون کے عنایت فرمائے
تھے سوائے اُن معجزون کے جو آپ چاہتے تھے عنایت فرماتا تہا بلکہ ادنے
امتیون سے آپ کے وُہ کام خلاف عادت ہوئے کہ اوپر کے نبیون سے
ہوئے تھے۔ جان کہ کوئی عورت یا کوئی غلام یا کوئی جھوٹا نبی نہین ہوا
سکندر ذوالقرنین اور لقمان حکیم اِن دونون کی نبوت مین اختلاف ہے۔ جو نبی

بولے اُس سے جھگڑا نہ کر کرا قرار اور انکار نبوت سے اِن دونون کے سکوت کرنا۔ اور نبوت مین حضرت خضر علی نبینا و علیہ السلام کے بھی اختلاف ہے لیکن قول صحیح طرف نبوت کے ہے۔ پہلے رسول دادا ہمارے حضرت آدم علی نبینا و علیہ الصلوٰۃ والسلام ہین اور آخر رسول یعنی ختم المرسلین فخر الاولین والآخرین محبوب رب العالمین نبی ہمارے رسول ہمارے سردار ہمارے یعنی حضرت محمد مصطفےٰ ہین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم بیٹے عبد اللہ کے عبد اللہ بیٹے عبد المطلب کے عبد المطلب بیٹے ہاشم کے۔ ہاشم بیٹے عبد المناف کے۔ جان کہ ایک لاکھ چوبیس ہزار اور بعضے روایت مین دو لاکھ چوبیس ہزار اگرچہ پیغمبر شمار کیے جاتے ہین انحصار انہو نپر نہ کر کر مطلق تامون پر ایمان لے آنا۔ اگر ایمان ایک پر نہ لایا گویا تمامو نپر نہ لایا۔ جان کہ بعضے اُنہون سے نبی ہین اور بعضے رسول ہین رسول اور نبی دونون بھیجے ہوے اللہ جل جلالہ کے ہین۔ لیکن رسول کی کتاب اور شریعت نئی ہے اور نبی کے نہین اور پانچ اُن رسولون مین اولوالعزم ہین یعنی مرتبہ بڑا رکہتے ہین ایک نوح۔ دوسرے ابراہیم۔ تیسرے موسیٰ۔ چوتھے عیسیٰ علی نبینا وعلیہم الصلوٰۃ والسلام۔ پانچوین حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم کہ سردار اُن چارون کے ہین ختم المرسلین فخر الاولین والآخرین اور رحمۃ للعالمین ہین کہ بھیجے ہوئے تمام ہین کیا انسان اور کیا جان

اور سبب پیدایش ممکنات کا آپ ہین کہ واسطے آپ کے اللہ تعالےٰ جل شانہٗ نے
تمام ممکنات کو پیدا کیا اور ربوبیت اپنی ظاہر کیا دین اور شریعت آپ
کی قیامت تک باقی رہیگی - بعد آپ کے کوئی رسول نہ ہوا ہے نہ قیامت تک
ہوگا - عیسیٰ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کہ آسمان پر ہین قریب قیامت
کے واسطے مارنے دجال لعین کے اُترینگے آپ کی شریعت پر اور دین پر
عمل کرینگے اور مانند امت آپ کے زندگانی کرینگے آپ کی اُمّت مین
داخل ہونے کا فخر کرینگے -

فصل - بیچ بیان ایمان اور اعتقاد کتابان اللہ جل جلالہٗ کے -
ایمان لے آ اور یقین جان کہ جو کتابان اللہ تعالےٰ نے پیغمبرون پر بھیجا ہے
وہ تمام کلام اللہ تعالےٰ کا ہے - اور غیر مخلوق ہے کہ اُسمین بال برابر شبہہ
نہین ہے - اگر کسی نے شبہہ کیا وہ ایمان سے باہر ہوا - جان کہ علماؤن
نے اگرچہ شمار کتابون کا ایک سو چار تک کئے ہین انحصار او ن پر کر
مطلق ایمان لے آنا شاید کہ اِس گنتی سے زیادہ ہووین یا کم ہوئین -
اُن کتابون سے چار کتابان بڑے اور مشہور ہین ایک توریت کہ
اوپر موسیٰ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کے نازل ہے دوسرے زبور
کہ اوپر داؤد علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کے نازل ہے تیسری انجیل
کہ اوپر عیسیٰ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کے نازل ہے چوتھے قرآن

شریف کہ خلاصہ اُن تمام کتابون کا ہے کہ اوپر خلاصۂ عالم اور سردار اولاد
آدم حضرت محمد ؐ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے نازل ہے
جان کہ تمام کتابین بعد ذکر الٰہی جل جلالہ اور احکام شرعی کے بھرے ہوئے
تعریف مین حضرت محمد ؐ رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم کے اور
آل اور اصحاب اور اُمت آپ کے ہین کہ ابنیا اوپر کے علیٰ نبیّنا وعلیہم الصلٰوۃ
والسّلام ذکر سے اور تعریف سے آپ کے قرب الٰہی جل جلالہٗ پیدا کرتے
تھے۔ جان کہ تمام کتابون پر ایمان لے آنا۔ لیکن تابعداری احکام اُنھون
کی نہ کرنا واسطے منسوخ ہونے احکام اُنھون کے اور قرآن شریف پر
باوجود ایمان کے تابعداری تمام احکام کی فرض اور لازم ہے جسنے
تابعداری نہ کیا اُسنے ایمان قرآن شریف پر نہ لایا۔ اور ایمان لے آکہ
قرآن شریف کلام اللہ تعالےٰ کا ہے نہ کلام پیغمبر صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ
وسلم کا نہ کلام جبرئیل علیہ السّلام کا ہے۔ معجزہ بیچ عبارت اور معانی اُسکے
یہ ہے کہ اگر تمام عالم جمع ہو وین مانند چھوٹے سورے کے بنا نہ سکین
اور جان کہ حدیث قدسی بھی کلام اللہ تعالےٰ کا ہے۔ لیکن فرق درمیان
مین قرآن شریف اور حدیث قدسی کے یہ ہے کہ قرآن شریف واسطے
سے جبرئیل علیہ السّلام کے پہنچا ہے اور حدیث قدسی کو واسطہ جبرئیل
علیہ السّلام کا نہین ہے۔ پس معانی اُسکے اوپر قلب مبارک حضرت

محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالے علیہ وآلہ وسلم کے وارد ہوئے ہین اور عبارت اُسکی زبان مبارک سے ارشاد فرمائے ہین۔ جان کہ بیچ اُس عبارت کے مانند قرآن شریف کے معجزہ نہین ہے۔ جان کہ جیسا کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالے علیہ وآلہ وسلم ختم المرسلین ہین ویسا ہی قران شریف ختم کتب اولین ہے کہ بعد اُسکے نہ دوسری کتاب نازل ہوئی ہے نہ قیامت تک ہوگی۔ اور احکام اُسکے قیامت تک جاری رہین گے۔

فصل بیچ بیان اعتقاد معراج شریف کے۔ ایمان لے آ اور یقین جان کہ معراج حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالے علیہ وآلہ وسلم کا ساتھ جسم مبارک کے بیچ بیداری کے ہوا ہے۔ یعنی اللہ تعالے نے مکہ شریف مین ذات مبارک کو تئین مسجد حرام سے مسجد اقصے تک اور مسجد اقصے سے آسمان اوّل تک اور آسمان اوّل سے عرش تک اور عرش سے مقام قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰی تک لیگیا ہے۔ جان کہ حبیب رب العالمین صلی اللہ تعالے علیہ وآلہ وسلم نے جمال بیچون وبیچگونگی کو ان آنکھون سے دیکھے ہین اور اِس دیکھنے مین بھی علماؤن نے اختلاف کئے ہین یعنے بعضے عدم رویت کے قایل ہین اور جان کہ حبیب رب العالمین صلی اللہ تعالے علیہ وآلہ وسلم کے تئین باوجود خاصہ بیشمار کے دو خاصہ بڑے ہین۔ ایک معراج شریف

دوسرا مقام شفاعت کہ بیچ اسکے دوسرے انبیاؤن کے تئین علیٰ نبینا وعلیہم الصلوٰۃ والسلام شرکت نہین ہے۔

فصل بیچ بیان ایمان اور اعتقاد روح کے۔ ایمان لے آ اور یقین جان کہ رُوح مانند تمام ممکنات کے نو پیدا ہے۔ قدیم نہین ہے کسی نے قدیم جانا نہایت بُرائی کیا۔ اور مذہب اہل سُنت وجماعت کا خلاف کیا۔

فصل بیچ بیان ایمان اور اعتقاد خیریت اُمت حبیب رب العالمین صلے اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم کے۔ ایمان لے آ اور یقین جان کہ جیسا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم بہتر تمام انبیاؤن کے ہین امت آپکی بہتر تمام اُمتون کی ہے۔ اور صحابہ رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم کے بہتر تمام اُمت کے ہین اور بعد صحابہ رضے اللہ تعالےٰ عنہم کے تابعین اور بعد تابعین کے تبع تابعین ہین۔ جان کہ صحابی رضے اللہ تعالےٰ عنہٗ اُس ذات پاک کے تئین کہتے ہین کہ ساتھ ایمان کے صحبت سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے مشرف ہووے اگرچہ وہ صحبت ایک ساعت ہی۔ اور تابعین وہ ہین جو صحابہ رضے اللہ تعالےٰ عنہم سے ملاقات کئے اور فیض سے اُنھون کے مشرف ہوے۔ اور تبع تابعین وہ ہین جو تابعین کو دیکھے اور فرمانبردارے

انھون کے گئے جان کہ کوئی عام مؤمن سے مرتبہ اولیا رحمۃ اللہ تعالےٰ
علیہم کو نہین پہنچتا ہے۔ اور کوئی اولیاؤن سے مرتبہ صحابی رضی اللہ تعالےٰ
عنہ کو نہین پہنچتا ہے۔ اور کوئی صحابون سے رضے اللہ تعالےٰ عنہم
مرتبہ رسولون کو نہین پہنچتا ہے علی نبینا وعلیہم الصّلوٰۃ والسّلام۔

فصل بیچ بیان خلافت خلفا راشدین رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے۔

ایمان لے آ اور یقین جان کہ بعد رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم
کے اور بعد انبیاؤن کے علی نبیّنا وعلیہم السلام مرتبہ حضرت صدیق اکبر
رضے اللہ تعالےٰ عنہ کا ہے کہ آپ جانشین مطلق اور خلیفہ برحق حبیب
رب العالمین صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم کے ہین اور قرابت مین سُسر
ہین اور بعد حضرت صدیق اکبر رضے اللہ تعالےٰ عنہ کے مرتبہ حضرت
عمر ابن خطاب رضی اللہ تعالےٰ عنہ کا ہے کہ آپ خلیفہ دوسرے آن سرور
صلّی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم کے ہین آپ بھی سُسرے ہین اور بعد حضرت
عمر ابن خطاب رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے مرتبہ حضرت عثمان ابن عفان
رضے اللہ تعالےٰ عنہ کا ہے کہ آپ خلیفہ تیسرے رسول اللہ صلّی اللہ
تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم کے ہین اور قرابت مین داماد ہین۔ اور بعد حضرت
عثمان ابن عفان رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے مرتبہ حضرت علی ابن ابی طالب
کرم اللہ تعالےٰ وجہہٗ کا ہے کہ آپ خلیفہ چوتھے حضرت محمد صلّی مصطفےٰ صلّی اللہ

تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم کے ہین آپ ہی داما دہین۔ اور یقین جان کہ حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ افضل ہین حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اور جان کہ بیچ خلافت حضرت صدیق اکبر اور حضرت عمر ابن خطاب رضی اللہ تعالےٰ عنھما کے باوجود اشارہ رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم کے اجماع تمام صحابہ رضی اللہ تعالےٰ عنہم کا ہوا تھا تمامون نے بجان و دل فضیلت اور تابعداری شیخین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی قبول کے جس نے اجماع سے انکار کیا وہ کافر ہوا پس مذہب اہل سنت وجماعت کا وہ ہے کہ اوپر ترتیب خلافت کے فضیلت اور محبت ہر ایک سے رکھے یعنی بعد حضرت جناب رسول اللہ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے جیسا مرتبہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ہے ویسے ہی محبت زیادہ رکھے اور بعد آپ کے حضرت عمر ابن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اور بعد آپ کے حضرت عثمان ابن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اور بعد آپ کے حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ تعالےٰ وجہہ سے محبت رکھے اگر کسی نے مرتبہ چارونکا برابر جانا یا بیچ امور دین کی محبت سے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے دوسرے کی محبت زیادہ کیا وہ مذہب اہل سنت وجماعت سے باہر ہوا اور خاصہ اہل سنت وجماعت کا یہ ہے کہ باوجود تفضیل شیخین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے محبت ختنین اور محبت اہل بیت رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے تئین جزو ایمان فرمائے ہین اور جو کہ یہ محبت نہین رکھا وہ اہل سنت وجماعت سے خارج ہوا۔ یقین جان کہ صحابہ اور اہل بیت

رضی اللہ تعالیٰ عنہم آپس مین ایک دوسرے پر نثار تھے اور مانند دودہ شکر کے ملے ہوے تھے بال برابر آپسمین کدورت نہین تھی عیاذاً باللہ اگر کسی نے کدورت جانا وہ اپنی خباثت کے تئین اُن ذاتون پاکون پر خیال کیا جو لڑائیان کہ بعد حضرت جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے آپسمین ہوئے وہ واسطے حق کے تھے نہ واسطے ہواے نفس کے لیکن فرق یہ تہا کہ ایک طرف دو ثواب ملتے تھے اور دوسری طرف ایک ثواب ہرگز خیال اُن لڑائیون پر نہ کر کر صاف دلی سے تمام صحابہ اور اہل بیت رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے اعتقاد اور محبت کامل رکہنا نعوذ باللہ منہا کسی نے ادنی صحابی سے یا اہل بیت سے بغض رکہا یقین کہ اُسنے جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے بغض رکہا بس جو جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے بغض رکہا وہ ایمان سے باہر ہوا اور جان کہ بوقت ذکر ہر صحابی اور اہل بیت کے رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہنا اور نیکی سے یاد کرنا جان کہ صحابہ اور اہل بیت رضی اللہ تعالیٰ عنہم بشارت دیے گئے جنت کے ہین یعنی جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے خوشخبری جنت کے پہنچائے ہین بعضون کو خاص اور بعضون کو عام پس عشرہ مبشرہ مشہور واسطے اسکے ہین کہ وقت واحد مین زبان مبارک سے نام پاک دسونکا لیکر بشارت جنت کی فرماے ہین۔ یعنی ابوبکر رضی اللہ عنہ بیچ جنت کے اور عمر رضی اللہ عنہ بیچ جنت کے اور عثمان رضی اللہ عنہ بیچ جنت کے اور علی رضی اللہ عنہ بیچ جنت کے اور طلحہ رضی اللہ عنہ بیچ جنت کے اور زبیر رضی اللہ عنہ بیچ جنت کے اور عبدالرحمن رضی اللہ عنہ بن عوف بیچ جنت کے اور سعد رضی اللہ عنہ بن ابی وقاص

بیچ جنت کے۔ اور سعید بن زید بیچ جنت کے۔ اور ابو عبیدۃ بن جراح بیچ جنت کے
اور یہ عشرہ مبشرہ رضی اللہ تعالی عنہم باوجود بشارت خاص کے تمام بشارتون
عام مین شریک ہین۔ بعد خلفار چہار رضے اللہ تعالی عنہم کے چھ صحابی
رضی اللہ تعالی عنہم کہ باقی عشرہ مبشرہ سے مرتبہ انھونکا ہے۔ بعد عشرہ
مبشرہ رض کے مرتبہ اہل بدر رض کا ہے۔ یعنی جو صحابہ رضی اللہ تعالے
عنہم کہ جنگ بدر مین شریک تہے۔ بعد اہل بدر کے مرتبہ اہل احد رض کا ہے،
یعنی جو صحابہ رضے اللہ تعالی عنہم کہ جنگ احد مین شریک تہے۔
بعد اہل احد کے مرتبہ اہل بیعت رضوان کا ہے یعنی جو صحابہ رضی اللہ
تعالے عنہم کہ نیچے جہاڑ کے بیعت کئے تہے مرتبہ انہونکا ہے۔ جان کہ
عام مہاجران رضے اللہ تعالے عنہم فاضل ہین عام انصار رضی اللہ
تعالے عنہم سے۔ جان کہ صحابہ رضے اللہ تعالے عنہم بمقتضائے آیہ
شریفہ کے کہ رُحَمَاءُ بَيْنَهُمْ (رحم کرنیوالے آپسمین ۱۲) بیچ شان پاک اِنھون کے
نازل ہے آپس مین محبت اور رحم ایک دوسرے پر کرتے تہے
اور جیسا عاشق جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
تہے ویساہی عاشق ایک دوسرے پر تہے اور جان اپنی نثار
کرتے تہے۔ اور جو لڑائیان کہ آپسمین ہوئے بہ سبب اجتہاد کے
ہوئے نہ واسطے ہوائے نفس کے نہ واسطے محبت جاہ کے

نہ واسطے ریاست کے نہ واسطے ملک کے نہ واسطے مال کے۔
جان کیبیچ ان لڑائیون کے حق طرف حضرت علی مرتضے کرم اللہ تعالے
وجہہ کے تہا اور طرف دوسرون کے خطا تہی جبکہ وہ خطا خطاے
اجتہادی تہی سبب ایک درجہ ثواب کا تہا نہ موجب عذاب کا۔
اسی جاسے سے مقام اور مرتبہ اُن ذاتون پاکون کا دریافت
چاہئے کرنا کہ جنکی خطا پر اللہ تعالے ثواب عطا فرماتا تہا پس کسی نے اِس
خطا پر عتاب کیا یا زبان لعن اور طعن کو دراز کیا اُسنے اللہ تعالے سے
معارضہ کیا جسنے کہ اللہ تعالے سے معارضہ کیا وہ ایمان سے اپنے
ہاتھہ دہویا۔ جان کیبیچ ان لڑائیون کے حضرت عایشہ صدیقہ رضی اللہ
تعالے عنہا کہ محبوبہ جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالے علیہ وآلہ وسلم
کی تہین اور حضرت طلحہ اور حضرت زبیر رضی اللہ تعالے عنہا کہ عشرہ
مُبشّرہ سے تہے وہ تہے اور حضرت معاویہ رضی اللہ تعالے عنہ کہ
سالے جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالے علیہ وآلہ وسلم کے تہے اور
عادل اور فاضل تہے اور صحابہ نُجباؤن اور شرفاؤن رضی اللہ
تعالی عنہم سے تہے اور کاتب وحی تہے اور صاحب اجتہاد تہے وہ،
اور کتنی لڑائیان بہ سبب اِس اجتہاد کے حضرت علی مرتضے کرم اللہ
تعالی وجہہٗ سے کئے اگرچہ بیچ اس اجتہاد کے خطا تہی موجب ثواب کے

تہے نہ موجب عذاب کے آور حضرت علی مرتضے کرم اللہ تعالے وجہہ نے
فرمائے ہین کہ بہائیان میرے اوپر میرے باغی ہوئے ہین نہ فاسق
ہین نہ کافر ہین نعوذ باللہ منہا کسینے فاسق کہا یا کافر بولا یا زبان لعن و
طعن کو دراز کیا اُسنے خلاف حضرت علی مرتضے کرم اللہ تعالی وجہہٗ کا
کیا اور دل کو آپ کے آزردہ کیا۔ جان کہ جب دو بہائی آپسمین لڑتے
ہین اور غیر کی طرف رجوع کرتے ہین وہ کہتا ہے کہ تم دونون بہائی
آپس مین ایک ہو ہمارے تئین کیا کہ ہم بیچ اسکے کہین اگر ایک کو
کچھہ کہتے ہین دوسرا خفا ہوتا ہے پس صحابہ رضے اللہ تعالے عنہم
آپسمین برادر حقیقی سے زیادہ تہے کسینے ایک سے بے ادبی کیا سکو
نارضا کیا پس سلامتی بیچ اسکے ہے کہ اپنے تئین بیچ معاملہ ان بزرگوارون
کے دخل نہ دینا اور موافق مرتبہ ہر ایک کے تمامون سے محبت کہنا
جان کہ یہ آیہ شریفہ وَاِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ بیچ شانِ مُبارک
جیبب خدا صلے اللہ تعالے علیہ و آلہ وسلم کے نازل ہے اور صحابہ رضی
اللہ تعالی عنہم اِس خُلق عظیم سے فیض پا کر مُتخلّق ساتہ اخلاق
حمیدہ کے ہو کر صفاتِ ذمیمہ سے پاک اور مُبرّا ہین جسنے گمانِ بد
اِن پاک ذاتون مین خیال حسد اور بغض اور کینہ کا کیا بس اُسنے
تاثیر سے صحبت مبارک آن سرور صلی اللہ تعالی علیہ و آلہ وسلم کے

ےلہ اور تحقیق کہ تو یا محمد البتہ اوپر خلق عظیم کے ہے

آنکھین اپنی ڈہانپا اور فرمائے آپنے کہ بہتر زمانون کا زمانہ میرا ہے سُننے
بد تر زمانون کا گردانا اور صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کہ بہترا ور سردار
خیر الامم کے ہین بدتر اس اُمت کے بلکہ بدتر تمام امتون کے کیا
نعوذ باللہ من ذلک۔ جان کہ اولیا غوث قطب محبوب رحمۃ اللہ تعالےٰ
علیہم کا ادنی صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مرتبہ کو نہین پہونچتے ہین۔
صحبت سے اُنہون کے حسد اور بغض اور کینہ صاف ہو کر نفس امّارہ
مُطمئنّہ ہوتا ہے پس جسنے کہ ہمنشینانِ جنابِ حبیبِ رب العالمین کو
نسبت حسد اور بغض اور کینہ کی لگایا اُسنے کیا بڑی جُرأت کیا اور مرتبہ
سے صاحب اُن صحابہ رضی اللہ تعالےٰ عنہم کے کہ سردار انبیاؤن کے
ہین صلی اللہ تعالیٰ علی نبینا وعلیہم السلام مُنہہ پہیرا نعوذ باللہ من ذلک

فصل ۱۔ بیچ کیفیت یزید شدید کے۔ جان کہ یزید شدید نے کہ حضرت
امام حسینؓ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو شہید کیا ایسا بُرا کیا کہ ابتدائے زمانہ سے
یہانتک کسی نے نہین کیا اور انتہا تک کوئی نہین کریگا پس کسینے اُسے
اچہا جانا وہ مذہب اہل سنت وجماعت سے خارج ہوا اور اپنے تئین
یزیدیون مین داخل کیا اُسے اور اُسکے کام کو بُرا جانکر خدا پر چہوڑنا۔ اور
لعنت اُسپر نہ کرنا۔ جان کہ لعنت نہ کرنا واسطے اسبات کے نہین ہے کہ
وہ بدبخت قابل لعنت کے نہین ہے بلکہ واسطے اِسکے ہے کہ مذہب اہل

سنت وجماعت مین کسی پر لعنت کرنے سے عبادت کرنا بہتر ہے
اگر لعنت بہتر ہوتی پہلے شیطان۔ اور نمرود۔ اور ہامان۔ اور شداد
اور فرعون۔ اور ابوجہل۔ اور ابولہب پر لعنت کیا کرتے پس جسے کہ
اللہ تعالے نے لعنت کیا ہماری لعنت کرنے سے کیا ہوتا ہے اور
جو کہ قابل لعنت کے نہین ہے جسکی لعنت اُسپر ہوتی ہے اسواسطے
لفظ لعنت سے پرہیز کرنا اور ہر کسیکو کہہ نہ دینا۔

فصل۔ بیچ فضیلت ازواج مُطہّرات رضی اللہ تعالی عنہنّ کے۔
ایمان لے آ اور یقین جان کہ ازواج مُطہرات یعنی بی بیان پیغمبر صلّی اللہ
تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم کے رضی اللہ تعالی عَنہنّ تمام اُمّتون کی مان
ہین فضل سے اللہ تعالی کے ایسی سرفراز ہین کہ زمانے کی عورتون سے
ممتاز ہین۔ جان کہ بزرگی مین اور ثواب مین کوئی عورت اُنکے برابر
نہین ہے وہ تمام بی بیان گیارہ ہین اور بعضی روایت مین زیادہ ہین
کسی جاہل نے اِن مُطہّرات رضی اللہ تعالی عَنہُنّ سی بغض رکھا یا زبان
طعن کو دراز کیا بیشک اُسنے اپنے پر دروازہ لعنت کا کھولا۔ جان کہ ان
تمام بی بیان رضی اللہ تعالےٰ عنہن مین پہلا مرتبہ حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالی عنہا کا ہے
اور بعد آپکے مرتبہ حضرت عایشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا کا ہے اور بعد حضرت عایشہ صدیقہ
رضی اللہ تعالی عنہا کے مرتبہ باقی بی بیان جو ازواج مطہرات سے ہین اُنہو نکا ہے رضی اللہ تعالے

عنہن ۔ اور جان کہ یہ دو بی بیان حضرت حوا اور حضرت آسیہ اور حضرت
مریم رضی اللہ تعالیٰ عنہن سے فاضل ہین اور بعد ازواج مطہراتؓ کے
جو بی بیان کہ صحابیات ہین افضل ہین اوپر غیر صحابیات کے رضی اللہ
تعالیٰ عنہن ۔ جان کہ اولاد اور آل رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ
وسلم کے تئین جان سے زیادہ عزیز رکھنا اور دریائے محبت مین ڈوبے رہنا
زیور ایمان اور زینت اسلام ہے ۔ یقین جان کہ فضیلت کو اولاد پہ
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی کوئی نہین پہنچتا ہے جیسا کہ
فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اَلْفَاطِمَةُ بِضْعَةٌ مِّنِّیْ
یعنی فاطمہ گوشت کا ٹکڑا میرا ہے رضی اللہ تعالیٰ عنہا اس بزرگی مین
دوسرے کو دخل نہین ہے ۔ اور فرمائے پیغمبر خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ
وسلم نے کہ فاطمہ زہرا سردار ہین بی بیان جنت کی اور حضرت امام حسنؓ
اور حضرت امام حسینؓ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سردار ہین جوانان جنت کے
جان کہ حضرت جناب غوث الثقلین رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیچ غنیۃ الطالبین کے
حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے تئین اوپر فاطمہ زہرا
رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بزرگی دیئے ہین اور اکثر علمائے اہل سنت و
جماعت اوپر اس بات کے ہین کہ بعضے خصلتون مین حضرت عائشہ صدیقہ
رضی اللہ تعالیٰ عنہا افضل ہین اوپر فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے

اور بعضے خصلتوں میں حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالی عنہا افضل ہیں اوپر عایشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا کے۔ جان کہ اولاد مبارک حضرت سید المرسلین صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کے آٹھہ ہیں چہار صاحبزادے اور چہار صاحبزادیاں رضی اللہ تعالی عنہم ایک حضرت قاسم دوسرے حضرت عبد اللہ تیسرے حضرت ابراہیم چوتھے حضرت طیب رضی اللہ تعالی عنہم اور طاہر لقب حضرت عبد اللہ کا ہے۔ اور چہار صاحبزادیوں سے ایک حضرت زینب دوسرے حضرت رقیہ۔ تیسرے حضرت ام کلثوم چوتھے حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالی عنہن۔ جانکہ حضرت ابراہیم رضی اللہ تعالی عنہ ماریہ بنت شمعون قبطی رضی اللہ تعالی عنہا سے تھے۔ اور باقی تمام حضرت خدیجۃ الکبری رضی اللہ تعالی عنہا سے

فصل ۔ بیچ ترتیب بزرگی اولاد چہار یار رضی اللہ تعالی عنہم کے۔

جان کہ اوپر قول اصح کے بزرگی اولاد چہار یار رضی اللہ تعالی عنہم کی موافق ترتیب بزرگی اُنھوں کے ہے۔ یعنی جیسا بزرگی حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالی عنہ کو اوپر باقی صحابہ رضی اللہ تعالی عنہم کے ہے ویسا ہی اولاد آپ کی بزرگ ہیں اولاد سے تماموں کے اور بعد اولاد حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالی عنہ کے بزرگی اولاد کو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالی عنہ کے ہے۔ اور بعد

اولاد آپ کے بزرگی اولاد کو حضرت عثمان بن عفان رضے اللہ تعالے
عنہ کے ہے اور بعد اولاد آپ کے بزرگی اولاد کو حضرت علی مرتضیٰ
کرم اللہ تعالے وجہہ کے ہے جو اولاد کہ سوائے فاطمہ زہرا رضے اللہ تعالے
عنہا کے تھے اسواسطے کہ اولاد حضرت فاطمہ زہرا رضے اللہ تعالیٰ
عنہا کی بزرگی اولاد پر تماموں کے ہے اور اوپر قول دوسرے کے
بزرگی علم اور تقوی پر ہے یعنی جسکا تقوی اور علم زیادہ اُسکی بزرگی زیادہ۔

فصل - بیچ پہچاننے چچا پیغمبر خدا صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کے۔
جان کہ چچا پیغمبر خدا صلی اللہ تعالے علیہ وآلہ وسلم کے بارہ تھے
اور ساتھ قول بعضوں کے دس تھے۔ انہین سے حضرت امیر حمزہؓ اور
حضرت عباس رضے اللہ تعالے عنہما مشرف ایمان سے ہوکر اصحاب جلیل
الشان ہوئے۔ اور ابو طالب جو باپ حضرت علی مرتضی رضے اللہ تعالے
عنہ کے تھے اور ابولہب ان دونون نے زمانہ اسلام کا پایٔے لیکن مسلمان
نہین ہوئے باقی چھہ چچا آگے دعوت کے اوپر دین وملت اپنی کے مرے

فصل - بیچ ایمان اور اعتقاد رُویت اللہ تعالے کے۔ ایمان لا
اور یقین جان کہ دیکھنا اللہ تعالے کے تئین بیچ آخرت کے ان آنکھون سے
بے جہت اور بے مقابلہ اور بے کیف وکیفیت ہے۔ اہل سنت وجماعت
کسینے بیچ اسکے اختلاف نہین کیا انکار کرنے سے رویت کے کافر ہوتا ہے

جان کہ بیچ دنیا کے شبِ معراج مین اِن آنکھون سے بغیر حبیبِ ربّ العالمین صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم کے کسی نے نہین دیکھا ہے اور کوئی نہین دیکھنے کا بس کسینے باوجود اختلاف ہونے بیچ دیکھنے حبیب رب العالمین صلّی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم کے اِس دنیا مین اِن آنکھون سے دیکھنے کا دعوےٰ کیا وہ اہل سنت وجماعت سے باہر ہوا بلکہ زندیق ہوا اور جان کہ دیکھنا اللہ تعالےٰ کا اِس دنیا مین ساتھ چشم باطن کے اوپر صفت بیچون وبیچگونگی کے جائز ہے۔ اور بیچ دیکھنے خواب کے اختلاف ہے لیکن اکثر مشایخ اوپر جواز رویت کے ہین۔ اور دیکھنا اللہ تعالےٰ کا بیچ بہشت کے اوپر مرد او عورت کے عام ہے جیسا کہ اخص خواص کے تئین دولت رویت صبح وشام ہوگی اور بعضون کے تئین روز جمعہ مین اور تمامون کے تئین روز عیدین مین میسّر ہوگی اور بعضے علما کہتے ہین کہ دولت رویت خاص واسطے مَردون کے ہے نہ واسطے عورتون کے اور بیچ رویت فرشتون کے اختلاف ہے اکثر علما فرماتے ہین کہ دیدار اللہ تعالےٰ کا فرشتون کو میسّر نہین ہونیکا اور بعضے علما کہتے ہین کہ جبرئیل علیہ السلام کے تئین ایک مرتبہ میسّر ہوگا اور جان کہ جنّات جو کافر ہین ساتھ کافرون کے

بیچ دوزخ کے ہمیشہ رہینگے۔ اور جو جن کہ مسلمان ہین موافق قول حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ تعالے علیہ کے سواے بہشت کے مکان ویرانے مین رہینگے۔ اور موافق قول صاحبین رحمۃ اللہ تعالے علیہما کے بیچ جنت کے رہینگے۔ لیکن دیدار سے اللہ تعالے کے محروم رہینگے۔

فصل ۱۵ - جان کہ شیعہ کہتے ہین کوئی پیغمبر علی نبینا وعلیہ السلام کا فر سے پیدا نہین ہوے۔ اور کوئی بیٹا پیغمبر کا کافر نہین ہوا۔ یہ قول غلط محض ہے اسواسطے کہ حضرت ابراہیم علی نبینا وعلیہ السلام فرزند آذر بت تراش کے تہے۔ اور نوح علی نبینا وعلیہ السلام کا بیٹا کافر تہا۔ اور یقین جان کہ تمام رسولان نسب پاک سے ہین کوئی کافر سے جنے گئے ہین بیچ پاکی اُنہون کے شبہہ نہین ہے واسطے جائز ہونے نکاح بیچ کفر کے۔ اور جب رسول خدا صلی اللہ تعالے علیہ وآلہ وسلم حج وداع کو تشریف فرما ہوے قبر والدین پر رونق افزا ہو کر دعا اور التجا جناب باری مین کئے۔ اللہ تعالے نے اُن برگزیدہ جہان کے تئین قبر مین زندہ کیا اور وہ دونون ذات مبارک ایمان سے مشرف ہوئے۔ یہ خاصہ والدین جناب رسول خدا صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کا ہے۔

فصل ۱۶ بیچ بیان خرق عادت کے۔ جان کہ خرق عادت انبیا علی نبینا وعلیہم الصلوٰۃ والسلام سے ظاہر ہووے اُسے معجزہ کہتے

ہین اور اولیا سے یعنی دوستان خدا سے ظاہر ہووے اُسے
کرامت کہتے ہین اور وہ کرامت حقیقت مین معجزہ اُس نبی کا ہے کہ
وہ ولی جسکی اُمت مین ہے اور عام مسلمان مرد صالح سے ظاہر
ہووے اُسے مؤنت کہتے ہین اور کافر یا فاسق فاجر سے ظاہر
ہووے اُسے مکر اور استدراج کہتے ہین اور جو چیز کہ سحر سے یا طلسمات
سے ظاہر ہووے اُسے خرق عادت نہین کہتے ہین اور انبیا علی
نبینا و علیہم الصلوٰۃ والسلام سے آگے نبی ہونیکے ظاہر ہووے اُسے ارہاص
کہتے ہین جو کہ معجزہ سے انکار کیا اُس سے اللہ تعالےٰ بیزار ہوا اور
جو کرامت کا انکار کیا وہ راہ صواب کو چھوڑا اور راہِ خطا اختیار کیا

فصل ۔ بیچ بیان امام کے ۔ جان کہ تابعداری امام اپنے کی بیچ
ہر زمانے کے اوپر خلق اللہ کے لازم ہے ۔ امام وہ ہے کہ جو مرد مؤمن
اور عاقل ہووے اور بالغ ہووے اور آزاد ہووے اور ساتھ زہد
و تقوے کے معمور ہووے اور اکثر احکام شریعت پر قادر ہووے
صاحب عدل ہووے اور صاحب سیاست ہووے اور اوپر
امامت اُسکے چالیس آدمی پرہیزگار متفق ہو کر بیعت کرین اور
گردن اپنی تابعداری مین اُسکے رکھین پس وہ امام برحق ہے
اتفاقًا امام سے کوئی فسق ظاہر ہووے اور زہد مین اُسکے فتور واقع

ہووے مرتبۂ امامت سے معزول نہین ہوتا ہے جان کہ شیعہ
کہتے ہین کہ امام معصوم ہووے اور اہل زمانہ سے افضل ہووے
یہ قول غلط ہے کہ معصوم سوائے پیغمبرون علیہم السلام کے دوسرا
نہین ہے پس جس سے کہ موافق شریعت کے اہل زمانہ کے
کام نکلین وہ قابل امامت کے ہے کیا ضرور کہ اہل زمانہ سے
افضل ہووے اور شیعہ کہتے ہین کہ امام مہدی رضے اللہ تعالے
عنہ واسطے خوف دشمنون کے چھپے ہوئے ہین یہ بات شان سے
امام کے دور ہے اور قول شیعون کا غلط ہے جان کہ وقت ظہور
انہون کے اللہ تعالے بنی فاطمہ رضے اللہ تعالے عنہا سے پیدا
کریگا اور وہ امام برحق ہین اور دشمنان دین پر غالب ہین اور
دوسرے قوم جاہل کہ جنکو غیر مہدی کہتے ہین ایک فقیر کے تئین
جو نپور مین امام مہدی سمجھکر مرتبہ کو اسکے برابر مرتبہ حضرت محمدؐ
رسول اللہ صلّے اللہ تعالے علیہ وآلہ وسلم کے پہنچا کر ایمان
سے اپنے ہاتھ دہوئے ہین نعوذ باللہ من ذلک الاعتقاد۔

فصل۔ بیچ بیان ایمان کے۔ جان کہ ایمان وہ ہے کہ اللہ تعالے
کی وحدانیت اور رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کی رسالت
دل سے یقین جاننا اور زبان سے اقرار کرنا بعد اسکے جو چیزین

کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اللہ تعالیٰ سے خلق اللہ کو پہنچائے ہین اور آپ فرمائے ہین اُسنے دل سے یقین جاننا اور زبان سے اقرار کرنا بس ایمان جب یقین دل ہوا وہ کسی چیز سے نہ زیادہ ہوتا ہے نہ کم ہوتا ہے لیکن عمل صالح سے زیب وزینت اور خوبصورتی پیدا کرتا ہے کوئی ایمان سے سوال کرے اور پوچھے کہ تم مسلمان ہو جواب دینا الحمد للہ کہ ہم مسلمان ہین یقیناً نہ آنکہ انشاء اللہ تعالیٰ بولنا۔

فصل ۱۹ ۔ بیچ بیان اعتقاد متفرقہ کے۔ جان کہ کرامات اولیا رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم کے بیچ دنیا کے حق ہین یعنی دوستان الٰہی جل جلالہ سے خرق عادات ہوتے ہین ایمان لے آ اور یقین جان کہ اللہ تعالیٰ دعا اپنے بندون کی قبول کرتا ہے اور حاجتین اُنہون کی دنیوی اور اخروی برلاتا ہے لیکن بدلہ کافرون کی دعا کا دنیا مین ہے نہ آخرت مین جان کہ دعا سے اور خیرات سے اور پڑھنے سے کلام شریف کے اور درود شریف کے بخشنے سے مُردون کو ثواب اور فائدہ پہنچتا ہے اور ارواح اُنکے خوش ہوتے ہین اور دعا دیتے ہین اور مدد کرتے ہین اور عنایت اللہ تعالیٰ کی یہ ہے کہ ثواب بخشنے والے کا کم نہ

کرکر مُردے کو پہنچاتا ہے پس جنہون کو چاہے بخشے سبکو اللہ تعالیٰ
ثواب برابر پہونچاتا ہے جان کہ بعضے جاے جنگل مین یا دریامین
یا پہاڑون مین کہ دعوت اسلام نہین پہونچی ہے وہان کے لوگ
جو صاحب عقل ہین یعنی دیوانے نہین ہین اُن لوگون کو زمین
و آسمان کی دلیل سے اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کا سوال کیے جائنگا
اور کوئی عذر آڑے نہین آئیگا اور یقین جان کہ نکاح مُتعہ حرام
ہے بیچ حرمت اسکے کچھ شبہہ نہین ہے جان کہ مذہب اہل سنت
و جماعت مین نماز پیچھے ہر مسلمان کے جائز ہے نیک افعال ہو خواہ
بد افعال امام معصوم واسطے امامت کے شرط نہین ہے اور جان
کہ بندہ بالغ اور عاقل ہرچند ساتہ پرہیزگاری کے کامل ہووے
اور کسب و ریاضت سے یا بغیر اُسکے مرتبہ کمال کو پہنچے اور انتہائے
فقیری حاصل کرے یعنی ولی اور غوث اور قطب اور محبوب ہوئے
تکالیف شرعی سے بیفکر نہین ہونیکا یعنی نماز روزہ حج زکوۃ۔
امر و نہی اُس سے ساقط نہین ہونے کی اور مجتہدان دین کی
اطاعت سے گردن نہین پھرنے کی امام اعظم امام شافعی امام مالک
امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم یہ چارون تمام دین کے
ہین اور مذہب انھون کے برحق ہین اور اختلاف انھونکا واسطے

مسلمانون کے رحمت ہے تقلید کرنے والون مین سے کسی نے انکار
کیا وہ مذہب اہل سنت وجماعت سے باہر ہوا جان کہ اللہ تعالے
زیادہ قدرت سے بندون کو تکلیف نہین دیتا ہے اور موافق
قدرت اُنہون کے امر و نہی فرمایا ہے جان کہ کسی نے نیت کیا
کہ بعد ہفتہ یا مہینہ کے یا اور کوئی مدت مقرر کیا کہ اسلام سے پھر جا کر
یہودی یا نصاری ہوجاؤنگا پس اُسیوقت دائرہ اسلام سے باہر
ہو کر کافرون مین داخل ہوا نعوذ باللہ منہا ایمان لے آ اور یقین جان بات
کہ بہشت و دوزخ دونون حق ہین واسطے سزا اور جزا اہل دنیا کے
طیار کئے گئے ہین اور فی الحال موجود ہین لیکن بیچ مکانیت اُنہونکے
اختلاف ہے بعضے کہتے ہین کہ دوزخ نیچے زمین کے ہے اور بہشت
اوپر آسمان اول کے یا اوپر آسمان چہارم کے یا اوپر آسمان ہفتم
کے نیچے عرش کے ہے اور بعضے کہتے ہین کہ دوزخ بھی آسمان پر
ہے اور بعضے کہتے ہین کہ جاے اُن دونون کی اللہ تعالی کو معلوم
ہے لیکن بہر تقدیر موجود ہین اور بیچ موجودیت اُنہون کے شبھہ
نہین ہے جان کہ بعد طلاق دینے یا مرنے بیٹے کے جیسا کہ عورت
اُسکی حرام ہے ایام جاہلیت مین ویسا عورت بیٹے پالے ہوئے
کی حرام جانتے تھے اللہ تعالے نے واسطے اُٹھانے اِس رسم کے

بی بی زینب کے تئین جو عورت زید کی تھی اور زید پالے ہوے فرزند
پیغمبر خدا صلی اللہ تعالے علیہ وآلہ وسلم کے تھے یہانتک کہ انکو زید بن
محمد پکارتے تھے بعد طلاق دینے زید کے نکاح انکا پیغمبر صلی اللہ تعالے
علیہ وآلہ وسلم سے اوپر آسمان کے کیا اور جبرئیل علیہ السلام کو شاہد
رکھا جان کہ مفتریان سست مذہب کہتے ہین کہ جب نظر رغبت پیغمبر
صلّی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کی اوپر زینب کے پڑی زید سے
طلاق ہوئی اسی طور سے کہ نظر مبارک جس عورت پے پڑتی تھی اور
شوہر اُسکے حرام ہوتی تھی یہ افترا محض ہے اوپر اِسکے اعتقاد نہ
کرنا اور ایمان کو ہاتھ سے نہ کھونا جان کہ جو لڑکی یا لڑکے کافرون
کے مرتے ہین بعضے علما فرماتے ہین کہ بیچ بہشت کے خدمت مین
مسلمانون کے رہین گے اور بعضے فرماتے ہین کہ ساتھ مان اور باپ
اپنے بیچ دوزخ کے رہین گے لیکن قوت قول اوّل کو ہے یقین جان
کہ نزدیک اہل سنت وجماعت کے مسح موزیکا بیچ سفر کے تین دن
اور تین رات ہین اور بیچ حضر کے یعنی بیچ گھر کے ایک دن اور
ایک رات ہے جان کہ جسکی زندگی تمام ہوتی ہے اللہ تعالی بیماری
وغیرہ کا سرانجام کرتا ہے اور مارتا ہے اُنہین سرانجام مین ایک
قتل ہے کہ سواے موت آنے کے کوئی کسیکو قتل نہین کرتا ہے

تعظیم دونون قبلون کی کرنا ایک بیت المقدس کہ قبلہ تمام انبیاؤن
ماتقدم کا ہے علی نبینا وعلیہم الصلوۃ والسلام دوسرا کعبۃ اللہ
کہ قبلہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالے علیہ وآلہ وسلم کا
ہے نماز اوپر ہر جنازے کی پڑہنا صالح نیک کردار ہو یا گنہگار
بد اطوار جان کہ ایمان درمیان مین خوف ورجا کے ہے
یعنی اللہ تعالے کے غضب سے ڈرتے رہنا رحم وکرم سے
اُسکے اُمیدوار ہونا نہ آنکہ ایک طرف ہوجانا اور جان کہ خلافت
سید المرسلین صلی اللہ تعالے علیہ وآلہ وسلم کی تیس برس ہی
اور وہ تیس برس حضرت امام حسن رضی اللہ تعالے عنہ کے
وقت مین تمام ہوے بعد تیس برس کے بادشاہت اور امارت
تھی جان کہ مجتہد سے بیچ امور اجتہاد اُسکے کبھی صواب ہوتا ہی
اور کبھی خطا لیکن اللہ تعالے خطا پر ایک ثواب اور صواب پر
دو ثواب بعضے کہتے ہین کہ دس ثواب عطا فرماتا ہے جانکہ کوئی
کام اللہ تعالے پر واجب و لازم نہین ہے لیکن تمام وعدہ
اور وعید اُسکے حق ہین اور ایمان مقلد کا معتبر ہے بیچ مسلمانی اُسکی
کچھہ شبہہ نہین ہے اور ایمان وقت یاس مین مقبول نہین ہی
یعنی وقت نظر آنے عذاب آخرت کے ایمان لانا قبول نہین

ہے کوئی نشہ مین ہو کافر کہنا اگرچہ اُس سے کلام کفر صادر ہووے
اور حقیقت ہر شی کی ثابت ہے اور یقین جیسا کہ آگ کی حقیقت گرم
ہے اور جلا دینا ہے اور پانی کی حقیقت سرد ہے اور ڈبا دینا ہے یہ
حقیقت نہ وہم سے کم ہوتی ہے اور نہ خیال سے نہ اعتقاد سے بدلتی
ہے جیسا کہ آگ کو سرد تصور کرنے سے سرد نہین ہوتی ہے اور
جلانا موقوف نہین کرتی ہے اسیطور سے ہر ایک چیز کی حقیقت
حق ہے جان کہ کوئی زاہد صالح متقی کے تئین یقیناً بہشتی نہ جاننا
اور کوئی گنہگار بدبخت کے تئین یقیناً دوزخی نہ کہنا واسطے مبہم
ہونے خاتمہ کے اور نہ معلوم ہونے تقدیر کے جان کہ تمام چیزین کہ
اللہ تعالی نے پیدا کیا ہے وہ تمام رزق ہے لیکن بعضون کو حلال
کیا ہے اور بعضون کو حرام کیا حلال سے راضی ہے اور حرام سے
راضی نہین ہے نہ آنکہ حلال رزق ہے اور حرام رزق نہین ہے
یقین جان کہ اللہ تعالی کی ذات اور صفات کے سوائے سب چیزین
حادث اور مخلوق یعنی نئی پیدا کئے گئے ہین قدیم نہین ہین آخر
سب فنا ہووینگے نیک وہ چیز ہے جسے شرع نے نیک کہی اور بد
وہ چیز ہے جسے شرع نے بد بولی یہان رسم اور عقل کا دخل نہین ہے
اہل قبلہ کے تئین کافر نہ بولنا یعنی جو لوگ کہ منھ طرف قبلہ کے کر کے

نماز پڑہتے ہین اگر ایسے فروع دین مین خطا واقع ہووے اطلاق کفر کا نہ کرنا۔

فصل ۲۰ بیچ بیان گناہ صغیرہ اور کبیرہ کے۔ ایمان لے آ اور یقین جان کہ آدمی بسبب گناہ کبیرہ کے یا صغیرہ کے کافر نہین ہوتا ہے لیکن لایق عذاب کے ہوتا ہے پس اللہ تعالے مختار ہے توبہ کرنے سے بخشے یا بغیر توبہ کے بخشے یا موافق اُن دونون کے عذاب کرے جان کہ سواے کافرون کے اور مشرکون کے بیچ دوزخ کے کوئی ہمیشہ نہین رہنے کا اور کسی طور سے انکو نجات دوزخ سے نہین ہونے کی اور گنہگار مسلمان بیچ دوزخ کے موافق گنہ کے عذاب دیکھکر وہان سے نکلکر بیچ بہشت کے داخل ہوگا اور ہمیشہ بیچ اسکے رہیگا لازم ہے ہر مسلمان کو گناہ کبیرہ اور صغیرہ سے بچے اور نہایت پرہیز کرے۔ گناہ کبیرہ یہ ہین اللہ تعالی کی رحمت سے نا اُمّید ہونا اور غضب سے اُسکے بیفکر ہونا عورت پرہیزگار کو تہمت زنا کی کرنا جہوٹی قسم کہانا اور سوائے خدا کے دوسرے کی قسم کہانا شہادت جہوٹی بہرنا سچی شہادت چہپانا کسی پر جادو کرنا۔ یا جادو کروانا یتیم کا مال کہانا۔ سود کہانا۔ سود دی پیسہ

لینا۔ شراب پینا۔ تمام نشہ کی چیزین کرنا۔ چوری کرنا۔ خون ناحق کرنا۔ پرائی عورت سے زنا کرنا۔ لڑکے سے برا کام کرنا۔ لڑائی سے کافرون کی بھاگنا اگرچہ مسلمانون سے دو چند ہووین۔ مان باپ کو ایذا دینا۔ بیع حرم مکہ کے جو چیزان کہ منع ہین کرنا۔ گوشت سوّر کا کہانا۔ جہوٹ بولنا۔ روزے ماہِ رمضان کے بغیر عذر شرعی کے کہانا۔ نماز نہ کرنا۔ نماز بیوقت پڑہنا۔ زکوۃ مال کی نہ دینا۔ بہائی بہن اور جو اہل قرابت ہین اسنے بغیر عذر شرعی کے قرابت ترک کرنا۔ مسلمانون سے ناحق جنگ کرنا۔ صحابہ اور اہل بیت رضوان اللہ تعالے علیہم اجمعین کی شان مین بد بولنا۔ رشوت کہانا۔ چغلی نزدیک بادشاہ اور امیر کے کہانا۔ باوجود قدرت کے امر معروف نہی منکر نہ کرنا۔ جاندار کو آگ مین جلانا۔ عورت بیفرمانی مرد کی کرنا مرد اوپر عورت کے ظلم کرنا۔ بیچ ماپ کے اور تول کے کمی کرنا درمیان مین مرد اور عورت کے جدائی اور لڑائی ڈالنا۔ علماء دین کی اہانت کرنا کسی پر ظلم کرنا۔ کسیکو پیچہے بدی سے یاد کرنا۔ کسی کے حق مین گمان بد کرنا۔ آپنے تئین غیرون سے اچہا جاننا۔ کسی سے وعدہ کرکے وفا نہ کرنا۔ غیر عورت کو

نظر بد سے دیکھنا۔ امانت مین خیانت کرنا۔ قصداً خدائتعالےٰ کا
فرض ترک کرنا۔ قرآن شریف پڑھکے بھولجانا۔ بتون کے نام کا
کھانا کھانا۔ تہوار مین کافرون کے اور جترا مین بتون کے جانا
سوائے خدائتعالےٰ کے دوسرے کو سجدہ کرنا۔ قرآن شریف کی
مجلس مین دوسرے کام مین مشغول ہونا۔ جماعت ہمیشہ ترک
کرنا۔ مسلمانون کو کافر کہنا۔ گلہ کسی کا سُننا۔ ظالمون کی خوشنا
کرنا۔ قضیۂ ناحق پر فیصلہ کرنا۔ مول چکا کر زبردستی کم دینا۔ جورو
باندی سے حیض و نفاس کی حالت مین صحبت کرنا۔ اناج کی گرانی
سے خوش ہونا۔ نامحرم عورت کے پاس اکیلے بیٹھنا۔ جانورون
سے جماع کرنا۔ رسم کافرون کی پسند کرنا۔ نجومی اور برہمن کی
باتون کو سچا جاننا۔ دعوے اپنی عبادت یا تقوے کا کرنا۔ مُردے
پر پیٹنا پکار کے رونا۔ کھانے کو بُرا کہنا۔ ناچ دیکھنا۔ راگ باجون
سے سُننا۔ عبادت لوگون کے بتانے کو کرنا۔ بے اجازت گھر مین
کسی کے چلے جانا۔ کسیکو مسخرگی سے بیحرمت کرنا۔ شطرنج اور چوسر
اور جوا کھیلنا۔ دو طرف سے شرط باندھنا۔ سینڈہی شراب بیچنے والا
اور ناچنے گانے والا۔ سود کھانے والا۔ کہ سوائے اسکے دوسرا حیلہ
نہین کرتا ہے۔ اسکے گھر کا کھانا کھانا۔ سوائے اسکے گناہ کبیرہ

بہت ہین۔ اللہ تعالے سب سے مسلمانون کو بچاوے اور حفاظت مین اپنے رکھے۔ جان کہ سوائے گناہ کبیرہ کے گناہ صغیرہ بے شمار ہین۔ یعنی کبیرہ سے چھوٹے۔ اور جو گناہ صغیرہ ہمیشہ کرے وہ کبیرہ ہوتا ہے۔

فصل ۲۱ ۔ بیچ بیان افعال و اقوال کے کہ آدمی اُس سے کافر ہوتا ہے

یقین جان کہ بندہ مسلمان بعضے کامون سے اور باتون سے کافر ہوتا ہے اور مسلمانی سے باہر ہوتا ہے۔ اللہ تعالے تمام مسلمانون کو انہون سے بچاوے اور حفاظت مین اپنے رکھے اللہ تعالے کا شریک کرنا۔ پیغمبر خدا صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کی اہانت کرنا یہانتک کہ چادر مبارک کو آپ کے اہانت سے میلی بولنا۔ موے مبارک کو اہانت سے بال کہنا یا کوئی ایک پیغمبر علی نبیّنا وعلیہ السلام سے پھر جانا۔ فرشتون سے اللہ تعالے کے عداوت رکھنا۔ کتابون سے اللہ تعالے کے منکر ہونا۔ دِن قیامت کے تئین باور نا جاننا اور سوائے اسکے جو باتین کہ پیغمبر صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم سے ایمان کی پہنچی ہین اُنکو یقین نا جاننا۔ اللہ تعالی کی رحمت سے ناامید ہونا اور اسکے خوف سے بیفکر ہونا۔ کلمۂ کفر اعتقاد یا بغیر اعتقاد سے بولنا۔ کاہن کی باتون کو جو غیب کی بات بولتے ہین

انکو یقین جاننا۔ گناہ صغیرہ ہو یا کبیرہ ہو اُسکے تئین ہلکا جاننا۔ جو چیزین
کہ لایق اللہ تعالے کو نہین ہین اُن چیزون سے تعریف کرنا۔ اور
اللہ تعالے کے نام کی مسخرگی کرنا۔ یا امر و نہی کو اُسکے مسخرگی
کرنا۔ وعدہ اور وعید سے اللہ تعالے کے منکر ہونا۔ نجومی کی
باتون کو یقین جاننا۔ اور غیب کی باتین کرنا۔ کہ علم غیب سوائے
اللہ تعالے کے دوسرے کو نہین ہے۔ لیکن اللہ تعالے اپنی
عنایت سے نبیؐ کو وحی سے۔ اور ولی کو الہام سے علم غیب
عنایت فرماتا ہے۔ سوائے اِنکے دوسرے کو لازم نہین ہے
کہ باتین غیب کی بولے۔ اور شرع نے جسے حلال کہے اُسے حرام
جاننا۔ اور جسے حرام بولی اُسے حلال جاننا۔ اور کسی حرام چیز کی
آرزو کرنا کہ کاشکے حلال ہوتی۔ یا حلال چیز کی آرزو کرنا کہ کاشکے
حرام ہوتی۔ یا کسی سے کفر ثابت ہوا اوپر اُسکے خندہ کرنا یا کسیکو
سات کفر کہنے کے رضا دینا۔ اور نماز بغیر طہارت کے پڑہنا۔ یا
قصداً قبلہ سے مُنہ پہیر کر نماز پڑہنا۔ یا حرام کام کو بسم اللہ سے
شروع کرنا یا شریعت کی مسخرگی یا اہانت کرنا۔ جان کہ سوائے اِسکے
کفر کی باتین بہت ہین کہ بیچ اِس مختصر کے گنجایش نہین ہے۔
اللہ تعالے اُن سب سے تصدُّق سے رسُول اللہ صلی اللہ تعالے

علیہ وآلہ وسلم کے محفوظ رکھے۔

فصل ۲۲ بیچ بیان کراماً کاتبین کے۔ ایمان لے آ اور یقین جان کہ کراماً کاتبین دو فرشتے ہین کہ نیکی اور بدی آدمی کی لکھتے ہین۔ نیکی سیدھی طرف کا فرشتہ لکھتا ہے اور بدی باءین طرف کا فرشتہ لکھتا ہے۔ اور بعضے علما فرماتے ہین کہ دو فرشتے صبح سے شام تک لکھتے ہین اور چلے جاتے ہین۔ اور دوسرے دو شام سے صبح تک لکھتے ہین اور چلے جاتے ہین۔

فصل ۲۳ بیچ بیان ایمان اور اعتقاد مرنے کے۔ ایمان لے آ اور یقین جان کہ اللہ تعالےٰ نے جسے پیدا کیا ہے اور روح بدن مین اسکے ہونگا ہے آدمی ہو یا فرشتہ ہو یا جن ہو یا وحش ہو یا طیور ہو سب کو مرنا ہے اور اِس دنیا سے جانا ہے۔ اور یقین جان کہ بعد مرنے کے قبر مین زندہ ہونا ہے بیچ اسکے سوال و جواب ہے اور ثواب و عذاب ہے یعنی دو فرشتے ایک کا نام منکر دوسرے کا نام نکیر۔ سیاہ رنگ ازرق چشم۔ سانہ صورت وہشت ناک کے بیچ قبر کے آوینگے اور تین سوال کرینگے۔ ایک مَنْ رَّبُّکَ یعنی کونسا ہے رب تیرا۔ دوسرا مَنْ نَبِیُّکَ یعنی کونسا ہے نبی تیرا۔ تیسرا مَا دِیْنُکَ یعنی کونسا ہے

دین تیرا پس جو ایمان سے مرا ہے فضل سے اللہ تعالے کے جواب دیگا کہ رب میرا اللہ تعالے ہے اور نبی میرے حضرت محمد صلعم رسول اللہ صلی اللہ تعالے علیہ وآلہ وصحبہ وسلم ہین اور دین میرا اسلام ہے۔ بعد اُس جواب باصواب کے وہ فرشتے کہینگے کہ تو مانند دُلہن کے خوش اور خرم سو رہو۔ قبر اُسکی کشادہ ہو ویگی۔ ایک دریچہ بہشت سے کہلیگا۔ اور جو بے ایمان مرا ہے اُس سے جواب نہین سُدھریگا پس قبر اُسکی تنگی کریگی یہانتک کہ پہسلیان اُسکی ادہر سے اُدہر نکلین گی اور گرز آتشین سے مارینگے دریچہ ایک دوزخ سے کہلیگا پس قیامت تک اسیطور سے عذاب رہیگا۔ جان کہ جو گنہگار مومن کہ بیچ دن جمعہ کے یا رات جمعہ کے دفن ہو ویگا قیامت تک اُسی عذاب قبر نہین ہونیکا۔ جان کہ سوال و جواب ثواب و عذاب منحصر قبر مین نہین ہے۔ کسیکو شیر کہاوے۔ یا جلجاوے۔ یا ڈوب جاوے قدرت سے اللہ تعالے کے سب جاے سوال و جواب ثواب و عذاب ہے

فصل ۲۴ بیچ بیان نشانیان قیامت کے۔ ایمان لے آ اور یقین جان کہ دن قیامت کا آنیوالا ہے۔ یعنی جو ذی روح کہ دنیا مین مرے ہین اُسدن سب زندہ ہو وینگے اور اپنے اپنے جسم سے اُٹہینگے کسی نے قیامت سے انکار کیا وہ کافر ہوا۔ اور جو نشانیان قیامت کی

کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ تعالے علیہ وآلہ وسلم نے فرمائے
ہین وہ تمام حق ہین کہ اُسمین بال برابر شبہ نہین ہے۔ ایک
نشانی پیدا ہونا امام مہدی رضے اللہ تعالے عنہ کا ہے اور وہ
امام اولاد سے سیدۃ النسا فاطمۃ الزہرا رضے اللہ تعالے عنہا کے
ہونگے اور نام آپکا محمدؐ اور نام باپ کا عبداللہ ہوویگا۔ بلندبینی
کشادہ پیشانی۔ ہوونگے ابر سرپر سایہ کریگا فرشتہ ابر مین سے
پکاریگا۔ یہ مہدی ولی اللہ ہین۔ امام آخرالزمان ہین۔ اطاعت
اِنہون کی کرو۔ جہان کو ظلم سے پاک کرینگے۔ بچھونا عدل و انصاف
کا بچھادینگے۔ مسلمانون کو نعمت ظاہری و باطنی سے سرفراز
فرماوینگے۔ اور باغ دین کو تروتازہ کرینگے۔ دوسری نشانی
قیامت کی ظاہر ہونا دجال کا ہے اور وہ دجال بنی آدم سے ہے
جزیرہ دریا مین قید ہے اور کافرون سے ہے۔ یہانتک کہ دعوے
خدائیکا کریگا۔ پیشانی مین اُسکے۔ کاف۔ فے۔ رے۔ لکھا ہوگا
ایک آنکھ مین انگور کے مانند اونچا ہوگا۔ دوسری آنکھ سے
دیکھیگا۔ واسطے آزمایش خلق اللہ کے اللہ تعالے اُسکے تئین
استدراج دیگا۔ یعنی قدرت بڑی عنایت فرماویگا۔ بسبب اُس
قدرت کے خلق اللہ کو گمراہ کریگا۔ آگے نکلنے اُسکے تین برس کی

نشانی قیامت کی ۱

نشانی قیامت کی ۲

بارش کی ہو گی۔ قحط پڑیگا۔ جب باہر آویگا کہیگا۔ کہ مین خدا ہون۔
پس جو شہر والے یاگانون والے اقرار اُس کمبخت کی خدائیگا کرینگے
اور خدائے بیچون سے پھرینگے۔ اُس شہر پر اور گانون پر کہیگا۔ کہ
پانی برسو۔ پانی برسیگا۔ زمین کو کہیگا کہ نعمتان اپنے باہر لا۔ زمین
طرح طرح کے میوے باہر لائیگی۔ گائے بکریان کو کہیگا کہ دُودہ
زیادہ دیوؔ۔ وہ دودہ زیادہ دیوینگے۔ اور جو شہر والے یاگانون
والے کہین گے کہ تو دجال ہے کہ نبی ہمارے محمد صلی اللہ تعالےٰ
علیہ وآلہ وسلم نے تیرے سے خبر فرمائے تھے تو وہی شیطان ہے
ہمارا اللہ وحدہ لا شریک ہے۔ اور نبی ہمارے حضرت محمد
رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم ہین۔ پس اُس شہر پر
اور گانون پر کہ جسمین دوستان الٰہی ہوینگے کہیگا پانی نہ برسے
پانی نہ برسیگا۔ قحط زیادہ ہوگا۔ وہان کی زمین کو کہیگا کہ نعمتین اپنی
باہر مت لا زمین میوے نہین دینے کی۔ اور گائے بہینس کو کہیگا
کہ دُودہ مت دیو۔ دُودہ نہین دینے کے۔ چندروز کی تکلیف
اُنہو پنر ہووے گی آخرت مین جزا اُسکی بہت سی ملیگی۔ اور کہیگا
کہ تمہارے مان باپ جو مرگئے ہین زندہ ہوکر میری خدائیگا اقرار
کرین۔ جب تم یقین کروگے۔ پس اُسیوقت شیاطین ساتہ صورت

مان اور باپ اُن لوگون کے ظاہر ہو کر اُسکی خدائیکا اقرار کرینگے
بعضے نادان اِس بات سے دام مین اُسکے آوینگے۔ اور بعضے
ایمانداروں کا ایمان قوی ہوگا۔ ایک طرف اُسکے باغ اور پانی
ہوگا۔ اُسے بہشت کہیگا۔ وہ حقیقت مین دوزخ ہے۔ دوسری
طرف آگ ہوگی اُسے دوزخ کہیگا وہ حقیقت مین بہشت ہے
جسنے اُسکی خدائیکا اقرار کیا اُسے اپنی بہشت مین ڈالیگا۔
اور جسنے انکار کیا اُسے اپنی دوزخ مین ڈالیگا۔ اِسیطور سے
تمام جہان چالیس روز مین۔ روایت دوسری مین چالیس
برس مین خراب کریگا۔ لیکن مدینۂ منوّرہ اور کعبۃ اللہ مین
دخل اُسکا نہین ہونیگا۔ اللہ تعالےٰ شر سے اُسکے مسلمانون
کو بچاوے۔ اور حفاظت مین اپنے رکھے۔ تیسری نشانی قیامت

نشانی قیامت کی ۳

کی اُترنا حضرت عیسیٰ علی نبینا وعلیہ السلام کا ہے۔ یعنی
بیچ وقت فتنۂ دجّال کے کہ حضرت امام مہدی رضی اللہ تعالیٰ
عنہ مسلمانون کو واسطے مقابلہ اُسکے تیار کرینگے۔ اور مسلمان
مقابلہ سے اُسکے ہراسان ہووینگے۔ اُسی عرصہ مین حضرت
عیسیٰ علی نبینا وعلیہ السلام آسمان سے اُترینگے۔ وقت نماز
عصر کا ہوگا۔ پس حضرت عیسیٰ علی نبینا وعلیہ السلام واسطے تعظیم

امت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے ایک نماز پیچھے
حضرت امام مہدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پڑھینگے اور باقی
نمازان آپ پڑھاوین گے اور مانند مجتہدون کے اوپر شریعت
محمد ہی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے چلین گے اور خلق
اللہ کے تئین اوپر اُسیکے بلاوینگے اور داخل ہونے سے اُمت
مین رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے فخر اپنا کرینگے
امام کے تئین اور مسلمانون کے تئین اُترنے سے آپ کے بڑا
سرور اور بڑی قوت ہوگی۔ بعد نماز کے نیزہ لیکر واسطے
مقابلہ دجال کے متوجہ ہووینگے۔ جس کافر کو کہ بو آپ کے دم
کی پہنچیگی اُسیوقت مریگا۔ اور بو دم کی نظر جہانتک پہنچتی ہے
وہان تک پہنچیگی۔ دجال خوف سے آپ کے لرزان اور ترسان
بھاگے گا۔ اور آپ پیچھا اُسکا کرینگے یہانتک کہ نزدیک دروازے
دور انکے کو وہ زیتون ہے۔ وہان نیزے سے مارینگے۔ اور وہ
نیزہ خون بھرا ہوا مسلمانون کو بتاوینگے۔ بعد ازان جو مسلمان
کہ ظلم سے اُسکے تکلیف پائے تھے اُنکو نہایت سرفراز فرماوینگے
اور تسلی بخشین گے۔ چوتھی نشانی قیامت کی آنا یاجوج اور ماجوج
کا ہے۔ یعنی حضرت عیسیٰ علی نبینا وعلیہ السلام کے تئین اللہ تعالیٰ

نشانی قیامت کی ۴

حکم فرماویگا کہ تم ساتہ مسلمانون کے کوہ طور مین پوشیدہ ہو کہ ہم
ایک گروہ کو باہر لاتے ہین۔ کسی کے تئین طاقت مقابلہ اُنکی نہین
ہے۔ اُسیوقت حضرت عیسیٰ علی نبینا وعلیہ السلام ساتہ مسلمانون
کے کوہ طور مین پوشیدہ ہو وینگے۔ پس سدّ سکندری ٹکڑے ٹکڑے
ہوگا۔ وہان سے یاجوج اور ماجوج باہر آوینگے۔ وہ بنی آدم ہین
اور کافر ہین۔ قد یاجوج کا ایک بالشت۔ اور ماجوج کا ساٹہہ گز کا
اونچا ہوگا۔ تمام جہان خراب کرین گے۔ یہانتک کہ جو چیز سامنے
آویگی۔ آدمی۔ بیل۔ گدہا۔ گہوڑا۔ چرند۔ پرند۔ جہاڑ۔ پہاڑ سب
کہا جاوینگے۔ پانی دریا کا پی جاوینگے۔ خلق اللہ کو مارینگے۔ اور
عمارتان گراوینگے۔ یہانتک کہ بیت المقدس تک پہونچین گے
آپس مین کہین گے کہ اہل زمین کو مارے اب اہل آسمان کو مارینگے
پس تیران طرف آسمان کے روانہ کرینگے۔ اُن تیرون کو اللہ تعالے
خون آلودہ کریگا۔ بہت خوش ہووینگے کہ اہل آسمان کو مارے
حضرت عیسیٰ علی نبینا وعلیہ السلام اور مسلمان کہانے پینے سے عاجز
ہو کر دعا کرینگے۔ اللہ تعالے ایک پہوڑا گردن مین اُنہون کے
نکالیگا تمامون کے تئین دفعةً ماریگا۔ حضرت عیسیٰ علی نبینا وعلیہ السلام
کوہ طور سے نیچے آوینگے۔ ایک بالشت زمین گندگی سے اُنہونکے

خالی نہین رہنے کی کہ مسلمان کھڑے رہین۔ پھر دعا کرینگے۔ جانور بڑے بڑے اللہ تعالےٰ بھیجوا آئیگا ایک ایک کو پکڑکر دریا کے کنارے آفتاب نکلنے کی جاے پر ڈالین گے۔ بعدہٗ پانی بہت برسیگا۔ زمین پاک ہوگی خلق اللہ جہان کی پانچ برس تک تیر و کمان اُنکے جلاوینگے۔ بعد اسکے حضرت عیسی علی نبینا و علیہ السلام حج کر کے رہینگے۔ خلق اللہ کو دین محمدؐ ہی صلی اللہ تعالےٰ علیہ و آلہ وسلم پر بلاوینگے۔ عدل اور انصاف بیشمار فرماوینگے۔ دنیا مین برکت زیادہ ہوگی زمین نعمتان اپنی باہر لاویگی۔ سواے دین محمدؐ ہی صلی اللہ تعالےٰ علیہ و آلہ وسلم کے کوئی ملت نہین رہنے کی تمام مسلمان اور خلق اللہ جہان کے خوش و خرم اور با آرام رہین گے بعد سات برس کے بعضی روایت مین بعد چالیس برس کے حضرت عیسیٰ علی نبینا و علیہ السلام انتقال فرماوینگے اور قبہ نبیؐ صلی اللہ تعالےٰ علیہ و آلہ وسلم مین دفن ہووینگے۔ پانچوین نشانی قیامت کی نکلنا دابۃ الارض کا ہے۔ وہ دابۃ الارض جانور ہے۔ چہرہ اُسکا مانند چہرہ آدمی کے ہوگا۔ اور دو بازو پر دو پر ہووینگے۔ سر مانند سر مچھلی کے اور کان مانند کان ہاتھی کے۔ اور سینہ گردن مانند گردن اونٹ کے۔ دُم مانند دُم بکری کے۔ رنگ مانند رنگ چیتے کے

نشان قیامت کی

ہوگا۔ قد ساٹھ گز اونچا ہوگا۔ اور ایک روایت مین آسمان تک پہنچیگا
جان کہ حضرت عیسیٰ علیٰ نبینا وعلیہ السلام بیچ طواف کعبہ کہ ہونگے
زمین نیچے پانون کے ہلے گی صحن مسجد حرام کا ٹکڑے ٹکڑے ہوگا
دابۃ الارض قریب رکن کے نکلنا شروع کریگا۔ تین دن تک
نکلتے رہیگا۔ جب باہر آویگا زبان عربی فصیح باتین کریگا۔ چار طرف
منھ پھراکر کہیگا۔ تمام دین باطل ہین مگر دین اسلام۔ آسمان تک
آواز اُسکا پہنچیگا عصا حضرت موسیٰ علیٰ نبینا وعلیہ السلام کا۔ اور انگوٹھی
حضرت سلیمان علیٰ نبینا وعلیہ السلام کی نزدیک اُسکے ہوگی جسکی
پیشانی پر کہ عصا اور مہر رکھیگا بیچ پیشانی مسلمان کے نقطہ سفید ظاہر
ہوگا۔ منھ اُسکا مانند ستارہ کے روشن ہوگا۔ اور نقش انگوٹھی کا اُٹھیگا
اِنَّہٗ مُؤْمِنٌ یعنی تحقیق وہ مسلمان ہے۔ بیچ پیشانی کافر کے
کالا نقطہ پیدا ہوگا۔ منھ اُسکا مانند دیگ کے کالا ہوگا نقش انگوٹھی
کا اُٹھیگا۔ اِنَّہٗ کَافِرٌ یعنی تحقیق وہ کافر ہے۔ بعد اُسکے مسلمان
کو کہیگا اَنْتَ مُؤْمِنٌ مِّنْ اَھْلِ الْجَنَّۃِ یعنی تو مسلمان ہے
اہل جنت سے۔ اور کافر کو کہیگا اَنْتَ کَافِرٌ مِّنْ اَھْلِ النَّارِ
یعنی تو کافر ہے اہل دوزخ سے۔ چھٹی نشانی قیامت کی نکلنا آفتاب
کا ہے مغرب سے وہ رات بڑی دراز ہوگی۔ صبح کو آفتاب زرد کانپتا

نشانی قیامت کی ۶

ہوا مغرب سے نکلکر یاؤ آسمان تک پہنچیگا۔ بعد اُسکے اُسیطرف ڈوبیگا
پہر موافق معمول کے مشرق سے نکلا کریگا۔ جان کہ دروازہ توبہ کا اُس
دن سے بند ہوگا یعنی توبہ کافرون کی کفر سے۔ اور منافقون کی نفاق
سے قبول نہین ہونے کی۔ اور توبہ مسلمانون کی گناہون سے قبول
ہوگی۔ اُسدن آدہے آدمی اور آدہے جن بری ہول سے مرینگے
ساتوین نشانی قیامت کی۔ پیدا ہونا دُہونکا ہے وہ مشرق سے
مغرب تک بہرجائیگا۔ مسلمانون کو اُس سے زکام پیدا ہوگا۔ اور کافرون
کو حالت نشہ ظاہر ہوگی۔ کافرون کی ناک سے اور کانون سے اور
پیچہے سے نکلیگا۔ آٹہوین نشانی قیامت کی نکلنا آگ کا ہے۔ وہ
مشرق سے یا عدن سے نکلکر مغرب تک چلی جاویگی۔ نوین نشانی
قیامت کی خسف ایک بیچ مغرب کے ہے یعنی طرف مغرب کے
ایک ٹکڑا زمین کا غارت ہوگا۔ دسوین نشانی قیامت کی خسف ایک
بیچ مشرق کے ہے یعنی طرف مشرق کے ایک ٹکڑا زمین کا غارت ہوگا
گیارہوین نشانی قیامت کی خسف ایک بیچ جزیرۂ عرب کے ہے۔
یعنی بیچ ملک عرب کے ایک ٹکڑا زمین کا غارت ہوگا۔

ساتوین نشانی قیامت کی ٧
نشانی قیامت کی ٨
نشانی قیامت کی ٩
نشانی قیامت کی ١٠
نشانی قیامت کی ١١

فصل ٥ بیچ بیان دن قیامت کے۔ ایمان لے آ اور یقین جان
کہ بعد ظاہر ہونے یہ نشانیون کے۔ اور بعد وفات حضرت عیسیٰ علی

نبینا وعلیہ السلام کے ہوا مشک سے زیادہ خوشبو طرف یمن کے چلیگی۔ تمام مسلمان نہایت فرحت اور خوشبوئی سے جان دینگے۔ بد ترین آدمی کافران اور فاسقان رہینگے مانند حیوانوں کے رستے بازار مین جفتی کرینگے اور گناہون مین نہایت ڈوبین گے یہانتک کہ کوئی نام اللہ تعالے کا نہین لینے کا۔ اُسوقت اللہ تعالی حضرت اسرافیل علی نبینا وعلیہ السلام کو حکم صور پھونکنے کا فرماویگا۔ بمجرد صور پھونکنے کے دن قیامت کا قایم ہوگا۔ تمام مخلوق جہان کے مرینگے جہاڑ پہاڑ اور مکانات مانند روئی کے اُڑین گے آسمان ٹکڑے ٹکڑے ہوو ینگے۔ زمین خراب ہوگی۔ آفتاب اور ماہتاب اور تارے کالے ہوکر گرینگے بہشت اور دوزخ لوح وقلم اور کرسی اور فرشتے فنا ہوو ینگے۔ اُس صور سے کوئی جاندار باقی نہین رہنے کا مگر اللہ تعالے جسے چاہے وہ نہین مریگا۔ چالیس برس تک فنا رہین گے اللہ تعالی فرماویگا لِمَنِ الْمُلْكُ الْيَوْمَ یعنی واسطے کسکے ہے ملک آجکے دن پھر آپ ہی فرماویگا لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ یعنی واسطے اللہ تعالےکے ہے ایسا اللہ کہ واحد ہے اور قہار ہے۔

فصل بیچ بیان اُنہنے خلق اللہ کے بیچ دن قیامت کے

جان کہ اللہ جل جلالہ نے بہشت۔ اور دوزخ۔ عرش۔ کرسی لوح اور قلم

آسمان زمین ۔ جبرئیل ۔ میکائیل ۔ اسرافیل ۔ عزرائیل علیہم السلام
اور حاملان عرش اِن تمامون کے تئین بمجرد فنا کرنے کے پیدا کریگا
بعد چالیس برس کے اسرافیل علی نبینا و علیہ السلام کے تئین حکم دوسرا
صور پہونکنے کا فرماویگا ۔ تمام قالب تیار ہو وینگے ۔ پھر اسرافیل
علی نبینا و علیہ السلام دوسرا صور پہونکین گے ۔ اروا حین صور سے
نکل کر اپنے اپنے قالب مین داخل ہو وینگے ۔ تمام قالب زندہ
ہو کر اُٹھہ کہڑے رہین گے ۔ جان کہ کسی کو شیر کہاوے یا کوئی
جلجاوے یا کوئی ڈوب جاوے یا کوئی اعضا کٹ کر بدن سے
گرجاوے قدرت سے اللہ تعالے کے تمام تیار ہو کر انسان اور
جنات تمام مخلوقات کہ پیدا ہوئے تہے آپنے اپنے جسم سے
اُسدن اُٹھین گے اور میدان حشر مین حاضر ہو وینگے ۔ بعد اسکے
پھر نا نہین ہے جان کہ سوائے آدمی اور جنات کے تمام چرندے
اور پرندے کہ ایک دوسرے پر ظلم کئے ہین بدلا اُسکا اللہ تعالے
دلوا کر سب کو معدوم اور ناچیز کریگا مگر وہ جانور کہ ذبح ہوئے ہین
اُنکے تئین مٹی جنت کی بنا دیگا ۔ اور آفتاب سوا نیزے پر آئیگا
زمین تانبے کی ہوگی ایسی برابر کہ انڈا مرغی کا مشرق مین رہین
مغرب سے دیکھے گا ۔ تمام آدمی موافق اعمال اپنے کوئی ٹخنون تک

کوئی پنڈلیون تک کوئی رانون تک ۔ کوئی کمر تک ۔ کوئی بغل تک کوئی حلق تک ۔ کوئی لبون تک پسینے مین ڈوبے رہین گے ۔ جان کہ دن قیامت کا پچاس ہزار برس کا ہوگا ۔ اور ایسی سختی رہیگی کہ کوئی اپنے مین آپ نہین رہنے کا ۔ یہانتک کہ باپ بیٹے سے بیٹا باپ سے اور مان بیٹی سے بیٹی مان سے خویش خویش سے دوست دوست سے بھاگین گے اور سب پیغمبران اولوالعزم علی نبینا وعلیہم السلام نفسی نفسی پکارین گے ۔ اور حبیب رب العالمین یعنی محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اُمتی اُمتی فرماتے رہین گے ۔

فصل ۔ بیچ بیان شفاعت کے ۔ ایمان لا اور یقین جان کہ شفاعت حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے واسطے اُمت مرحومہ کے ۔ اور واسطے تمام اُمتون کے بلکہ واسطے ملائکہ اور مرسلین کے صلوات اللہ تعالے علیہم اجمعین اور واسطے جمیع ممکنات کے حق ہے کہ ہر ایک کو موافق مرتبہ اُسکے شفاعت فرماوینگے ۔ جان کہ جائین شفاعت کی بہت ہین مانند عرصات کے اور پلصراط کے اور وقت سوال وجواب کے اور حساب وکتاب کے اور دخول دوزخ کے سوآئے اسکے بہت سے مقام ہین ۔ کوئی مقام

اور کوئی جائے مصیبت کی۔ اور محنت کی۔ اور عذاب کی نہین
ہے کہ بغیر شفاعت حبیب رب العالمین صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ
وسلم کے نجات ہووے۔ تب جائے شفاعت آپ کی درکار
ہے۔ پس دن قیامت کے تمام آدمی کھڑے رہنے سے عرصات
کے اور گرمی سے آفتاب کے نہایت حیران اور پریشان ہوکر
واسطے شفاعت کے طرف آدم علی نبینا وعلیہ السلام کے جاوینگے
اور ساتھ عاجزی کے عرض کرینگے کہ اللہ تعالے نے آپ کو اپنے
ید قدرت سے بنایا ہے۔ باپ ہمارا کیا ہے خلیفہ اپنا گردانا ہے
اور تمام ملایک سے سجدہ کروایا ہے۔ آپ جناب باری مین
عرض کرکر اس مصیبت سے نجات دلواؤ۔ حضرت آدم علی نبینا
وعلیہ السلام فرماوینگے اللہ تعالی آج بڑے جلال مین اور غضب
مین ہے کبھی نہ ہوا تھا نہ آگے ہوگا۔ مین نہایت شرمندہ ہون
میرے تئین گیہون کھانے سے منع فرمایا تھا۔ اور مین نے
اُسکے تئین کھایا۔ یہ کام بڑا میرے سے نہین ہونیکا۔ تم طرف
نوح علی نبینا وعلیہ السلام کے جاؤ۔ تمام خلق اللہ حضرت نوح
علی نبینا وعلیہ السلام کے پاس آوینگے اور عرض کرینگے آپ نبی اللہ
ہو ہمارے تئین اس عذاب سے خلاصی دلواؤ۔ آپ فرماوینگے

یہ کام عظیم الشان میرے سے نہین ہونیکا مین وقت طوفان کے
واسطے بیٹے اپنے کے دعا کیا میرا بیٹا کافر تہا۔ وہ دعا خلاف مرضی
اللہ جل جلالہ کے تہی۔ تم طرف ابراہیم علی نبینا وعلیہ السلام کے جاؤ
پہر حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس آوینگے اور عرض کرینگے
آپ کے تئین اللہ تعالے نے دوست اپنا بنایا ہے۔ آپ جناب
باری مین ہماری شفاعت کرو۔ حضرت ابراہیم علی نبینا وعلیہ السلام
فرماوینگے میرے سے دنیا مین تین کام ہوئے کہ مین اُس سے
شرمندہ ہون۔ اول یہ کام کہ تمام کافران واسطے جترا کے باہر شہر
کے چلے۔ میرے تئین ساتہ اپنے بلائے۔ مینے بیماری کا عذر کیا۔
حقیقت مین بیمار نہین تہا۔ اور دوسرا کام یہ کہ جب وہ چلے گئے
مین بتخانہ مین جا کر کلہاڑی سے تمام بتون کی ناک کان توڑ کر کلہاڑی
بڑے بت کے کاندہے پر رکہا۔ جب باہر سے آئے بتون کو دیکہکر
غمگین ہوئے۔ آپسمین کہے کہ یہ کام ابراہیمؑ کا ہے کہ وہ اُنہون
کی تعظیم نہین کرتے تہے۔ اور گالیان دیتے تہے۔ بس وہان سے
میرے گہر کو آئے۔ کہے کہ تمنے ہمارے خداؤن کو توڑے ہین
مین جواب دیا کہ یہ کام بڑا اِنہون کا کیا۔ دیکہو کلہاڑی اُس کے
کاندہے پر ہے۔ حقیقۃً توڑا مین تہا اور بڑا تمامون کا مین تہا

ظاہراً اُسکا نام لیا۔ تیسرا کام یہ ہے کہ ایک بادشاہ ستمگر عورتونکو
ظلم سے پکڑتا تہا۔ بی بی سارا جو عورت میری تہی چچیری بہن میری
تہی۔ جب لوگ اُس ظالم کے پکڑنے آئے کہا مین کہ یہ بہن میری
ہے۔ مین اِن تینون کامون سے نہایت شرمندہ ہون۔ کام شفاعت
کا موسیٰؑ سے ہوگا۔ تب نزدیک موسیٰ علیٰ نبینا وعلیہ السلام کے
آوینگے اور عرض کرینگے آپ کلیم اللہ ہو۔ اور رسول اُولوالعزم
ہو۔ ہماری شفاعت کرو۔ اِس مصیبت سے خلاصی بخشواو حضرت
موسیٰ علیٰ نبینا وعلیہ السلام فرماوینگے۔ کہ مینے ایک قبطی کو مکّی مارا
وہ اُس مُکّی سے مرگیا۔ ایسے جلال مین اللہ تعالےٰ ہے۔ کہ کبہی
نہین ہوا تہا۔ اور کبہی نہین ہونے کا مجہے اسوقت کلام کرنے
کی طاقت نہین ہے۔ تم طرف عیسیٰ علیہ السلام کے جاوٴ۔ اور
حاجت اپنی عرض کرو۔ وہان سے حضرت عیسیٰ علیٰ نبینا و
علیہ السلام کے پاس آوینگے اور عرض کرینگے کہ آپ کے تئین
اللہ تعالےٰ نے بغیر باپ کے پیدا کیا رُوح اللہ خطاب فرمایا۔
اور دم سے آپ کے مُردونکو زندہ کروایا۔ آج ہماری مدد کرو
اِس درد وغم سے خلاصی بخشواو۔ آپ فرماوینگے۔ دنیا مین جب
قوم نے میری خدا سے مُنھ پہیرے۔ میرے تئین خدا بولے اس بات سے

مین گلتا ہون۔ مجھے اِسوقت دم مارنے کی طاقت نہین ہے تم
حضرت سید المرسلین خاتم النبیین محبوب رب العالمین صلی اللہ تعالے
علیہ وآلہ وسلم کے پاس جاؤ اور مصیبت اپنی عرض کرو۔ حضرت
آدمؑ حضرت نوحؑ۔ حضرت ابراہیمؑ۔ حضرت موسیٰؑ۔ حضرت عیسیٰؑ اور
تمام انبیا علی نبینا وعلیہم الصلوٰۃ والسّلام ساتہ امتون اپنے نیچے
جہنڈے محمدؐ ہی صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم کے آوینگے۔ اور
باعاجزی تمام عرض کرین گے کہ ای حبیب رب العالمین۔ رب
العالمین نے کبہی سخن آپکا رد نہین کیا۔ واسطے آپ کے زمین اور آسمان
اور تمام ممکنات پیدا کیا۔ آپ پناہ دینے والے بیکسون کے۔ اور غمکو
پہنچنے والے غمگینون کے ہو۔ رحمۃ للعالمین۔ شفیع المذنبین ہو۔ ہم
غریبون پر رحم فرماؤ۔ اور جناب باری مین شفاعت کرو۔ بعجز وسماجت
فرمانے کے آپ کہڑے رہین گے۔ میدان شفاعت مین تشریف لاوینگے
مقام محمودہ مین سجدہ فرماوینگے۔ حمد وثنا جناب الٰہی کی کرینگے۔ کہ
کسینے نہین کیا تہا۔ اور کوئی نہین کریگا۔ بعدہ اللہ تعالےٰ فرماویگا
اے محبوب میرے سر اُٹہاؤ۔ اور مانگو کیا مانگتے ہو۔ مین دنیا اور
آخرت واسطے محبت تمہاری پیدا کیا ہون۔ ربوبیت اپنی واسطے
دوستی تمہاری کے ظاہر کیا ہون۔ اگر تم نہوتے فلک سے اور ملک سے

نشان نہوتا تم نہوتے زمین اور آسمان کا ٹھکان نہوتا تم نہوتے عرش
کرسی لوح اور قلم بہشت اور دوزخ سے نام نہوتا۔ تم نہوتے آدم
اور حوا کا کام نہوتا۔ اے حبیب میرے۔ وہی محبوب میرے سر
اٹھاؤ اور مانگو کیا مانگتے ہو۔ عرش سے فرش تک تمام میری
رضا طلب کرتے ہین۔ اور مین تمہاری رضا طلب کرتا ہون۔
بعد اُسکے جناب سید المرسلین صلے اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم سر
سجدہ سے اُٹھا وینگے۔ اور عرض کرینگے خدایا امت ایک گنہگا
رکھتا ہون مین۔ اگر عذاب کرے تو اُنھون کے تئین پس وہ
بندے تیرے ہین۔ اور بخشے تو انھون کے تئین یقین کہ تو غفور
رحیم ہے۔ اللہ تعالےٰ گرمی کو آفتاب کے اور تکلیف کو عرصات
کے گم کریگا۔ سوال وجواب حساب وکتاب شروع فرمادیگا اور
ایک حصہ امت مرحومہ کو بخشیگا۔ اِس امر سے ملائکہ مقربین
اور تمام نبیین اور مرسلین کو تسکین ہوگی۔ پھر جناب سید المرسلین
صلوات اللہ تعالے علیہ وعلی آلہ اجمعین سرِ مبارک کو دوبارہ
سجدے مین لیجا وینگے۔ دیر تک اُمتی اُمتی فرمادینگے اور عرض
کرینگے اے کریم وے رحیم امتِ گنہگار کے تئین بخش۔ پھر حکم ہوگا
اے حبیب میرے وے محبوب میرے اے نبی میرے وہی

رسول میرے سر اٹھاؤ بعد اس حکم کے جناب سید المرسلین حبیب رب
العالمین صلی اللہ تعالے علیہ وآلہ وسلم سر مبارک کو اٹھا دینگے
حمد و ثنائے الٰہی بجا لاوینگے ۔ پھر اللہ تعالے اور ایک حصہ امت
مرحومہ کو بخشیگا ۔ پھر جناب سید المرسلین حبیب رب العالمین صلوات
اللہ تعالے علیہ وآلہ اجمعین تیسری بارہ سر مبارک سجدے مین لیجاوینگے
رَبِّ اغْفِرْ اُمَّتِیْ رَبِّ اغْفِرْ اُمَّتِیْ فرماتے رہینگے پھر حکم
ہوگا اے محمد صلعم میرے وہی حامد میرے سر اٹھاؤ اور مانگو کیا مانگتے
ہو آپ سر مبارک کو اٹھا دینگے حمد و ثنا بجا لا کر عرض کرینگے الٰہی
یہ فرمان تیرا ہے وَلَسَوْفَ یُعْطِیْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰی ۔ اور
البتہ قریب ہے عطا کریگا تیرے تئین رب تیرا پس راضی ہوگا
تو اس وعدے کو اپنے وفا کر امت گنہگار کو عطا کر پس دریاے
رحمت جوش مین آوے گی حکم ہوگا غَفَرْتُ لِجَمِیْعِ اُمَّۃِ مُحَمَّدٍ صلعم
یعنے بخشا مین تمام امت محمد صلعم کو صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم بعد اسکے
دوسرے امتون کے اور مخلوقاتون کے واسطے شفاعت فرماوینگے
اللہ تعالے شفاعت آپ کی قبول فرماویگا تماموں کے تئین بخشیگا
پس اسدن پردہ آنکھون سے سب کے اٹھیگا مرتبہ حبیب رب
العالمین سید المرسلین صلوات اللہ تعالے علیہ وآلہ اجمعین کا معلوم

ترجمہ
ای پروردگار میرے بخش تو امت کو میرے ای پروردگار میرے بخش تو امت کو میرے ۱۲

ہوگا کہ جیسا آج کے دن بادشاہت اللہ تعالے جل جلالہ کی ہے
ویسا محبوبیت اور قربیت حبیب رب العالمین کی ہم تمام فرع ہین آپ اصل
ہین آپ دعوتی ہین تمام طفیلی ہین الٰہی تمام امت محمدﷺ صلی اللہ
تعالی علیہ وآلہ وسلم کے تئین قدم مبارک سے نزدیک کر کر دامن
شفاعت سے لپیٹ آمین یارب العالمین۔

فصل ۲۸ بیچ بیان حساب کے۔ ایمان لے آ اور یقین جان کہ اللہ تعالے
اپنے بندون سے حساب لیگا جو سبکسار ہین اُنکو اُس حساب سے آسانی
ہے اور جو گرانبار ہین اُنکو پریشانی ہے۔

فصل ۲۹ بیچ بیان سوال کے۔ ایمان لے آ اور یقین جان کہ اللہ تعالے
سوال اپنے بندون سے کریگا پہلے جبرئیل علیہ السلام سے پوچھیگا
کہ تمنے میری امانت وحی اوپر انبیاؤن کے کسطور سے پہنچائے
بعدہ انبیاؤن کو صلوات اللہ تعالے علیہم اجمعین پوچھیگا کہ تمنے احکام
میرے اوپر بندون میرے کے کسطور سے اداکئے عبادات مین
پہلے سوال نماز کا ہوگا اور معاملات مین خون کا اِسی طور سے اللہ
تعالے تمام مخلوقات سے سوال فرمادیگا اور جواب اُسکا سنے گا۔
سوال وجواب سے لرزہ تماموں کے بدن مین پڑیگا۔

فصل بیچ بیان اعمالنامہ کے۔ ایمان لے آ اور یقین جان کہ

اعمالنامہ جس مین نیکی اور بدی لکھی ہوگی مسلمانون کے تئین آگے سے اونچون
کے تئین سید ہے ہاتہ مین دیوینگے منافقون اور کافرون کے تئین
سینہ چیر کر بایان ہاتہ پیچھے نکالکر دیوینگے اور کہین گے کہ اپنے اپنے
اعمالنامے پڑہو اور اعمال دریافت کرو۔

فصل ۴۱ بیچ بیان میزان کے۔ ایمان لے آ اور یقین جان کہ
اعمال بندون کے ترازو سے یا کسی اور چیز سے کہ کمی اور زیادتی
معلوم ہو تولینگے۔ نیکی تل برابر کسیکی زیادہ ہوگی اُسکے تئین
دوزخ سے چھٹکارا ہے۔ فرشتون سے مُبارکبادی کا پکارا ہے بدی
تل برابر کسیکی زیادہ ہوگی اُسکے تئین جا بجا ٹہکارا ہے نعوذ باللہ منہا

فصل ۴۲ بیچ بیان پل صراط کے۔ ایمان لے آ اور یقین جان کہ خلق اللہ
پل صراط پر سے گذرینگے۔ جان کہ اوپر دوزخ کے ایک پل ہے اور وہ
تین ہزار برس کا راستہ ہے بال سے باریک اور تلوار سے تیز ایک
ہزار برس کا چڑہاؤ اور ایک ہزار برس کا برابر اور ایک ہزار برس کا
اُتار تمام خلق اللہ اُسپر سے گذرینگے۔ کافران اور منافقان اور گنہگاران
کٹ کٹ کر دوزخ مین گرینگے مسلمان موافق قوت ایمان کے
کوئی مانند بجلی کے کوئی مانند ہوا کے۔ کوئی مانند گھوڑے کے
کوئی مانند آدمی کے۔ کوئی مانند چیونٹی کے۔ اور کوئی اُس سے بدتر

چلینگے۔ پل صراط پر اندھارا بہت ہوگا۔ جناب حبیب رب العالمین واسطے امت اپنی کے تشریف فرما ہو وینگے۔ روشنی مین نور محمدی صلے اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم کے تمام مسلمان گذر کر بہشت مین داخل ہو جاوینگے۔

فصل بیچ بیان حوض کوثر کے۔ ایمان لے آ اور یقین جان کہ جناب سیّدُ المرسلین حبیب رب العالمین صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم کا حوض ہے کہ نام اُسکا حوض کوثر ہے لنبا چوڑا ایک مہینے کے راستے کا ہے۔ پانی اُسکا دودھ سے سفید شہد سے میٹھا زیادہ ہے۔ اطراف اُسکے کوزے اور پیالے بلور کے تارون کے مانند چمکتے ہوے روشن ہین۔ حبیبِ خدا صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم دستِ مُبارک سے پانی لیکر حضرت علی مرتضےٰ کرم اللہ تعالےٰ وجہہ کو عنایت فرماوینگے اور آپ تمام امت مرحومہ کو تقسیم کرینگے اور پلاوینگے۔ اور فرماے حضرت علیؓ مرتضےٰ کرم اللہ تعالےٰ وجہہ۔ کہ جسکے دِل مین محبت اور تعظیم جناب صدیق اکبر رضے اللہ تعالےٰ عنہ کی نہین ہونے کی اُسے ایک قطرہ پانی نہین دینے کا اور جو کہ ایک قطرہ پانی حوض کوثر کا پئیگا اُسے کبھی پیاس نہین ہونے کی۔

فصل ۴ بیچ بیان دوزخ کے۔ ایمان لے آ اور یقین جان کہ دوزخ واسطے عذاب کرنے کافرون کے اور منافقون کے اور واسطے بعضے گنہگارون کے ہے وہ دوزخ کے سات درجے ہین ایک سے ایک سخت بیان ہے۔ اور بیچ اُسکے طرح طرح کا عذاب ہے انگارے سے سردی سے اور سانپون سے اور بچھون سے کہا نام اسکا جہاڑے سینڈکے ہے اور پانی اُسکا پیپ اور لہو ہے تمام کافرون کو اور منافقون کو اور بعضے گنہگارون کو اُس مین ڈالینگے گنہگار موافق گنہ کے عذاب دیکھکر و یا شفاعت سے حضرت رسول خدا صلی اللہ تعالے علیہ وآلہ وسلم کے نکلکر پانی سے حوض کوثر کے نہاکر بہشت مین جاوینگے۔ کافران اور منافقان ہمیشہ بیچ اُسکے رہینگے اُنکے تیئن عذاب سے کبھی نجات نہین ہونے کی اللہ تعالے مسلمانون کے تیئن تصدق سے نعلین مبارک حبیب رب العالمین صلی اللہ تعالے علیہ وآلہ اجمعین کے اُس سے بچاوے۔

فصل ۵ بیچ بیان جنت کے۔ ایمان لے آ اور یقین جان کہ جنت واسطے مسلمانون کے ہے اور ادنی جنتی کے تیئن دس برابر دنیا کے مکان ملیگا اُس جنت کے آٹھ درجے ہین ایک سے ایک زیادہ اور بہتر ہے نعمتون کو اُسکے انتہا نہین ہے اور نعمتان اُسکے ایسی ہین

کہ کسیکے دل مین خطرہ نہین گذرا اور کسیکی آنکھون نے نہین دیکھے
اور کسیکے کانون نے نہین سنے حوران اور غلمان اور مکانات ہتون
کے ہین ہزارہا درخت اور ہزارہا میوے اور طرح طرح کے پوشاک
ہین اور اقسام ہا کے طعام اور جانور ہین چہار ندیان ہین ایک
مین پانی اور دوسرے مین دود تیسرے مین شہد چوتہی مین
شراب نہ ایسی شراب کہ آدمی کو بیہوش کرے اور دردِ سر پیدا
کرے۔ جان کہ جو بہشتی کہ جس کھانے کے طرف یا میوے کے
طرف یا جانور کے طرف خواہش سے دیکھے رو برو موجود ہو جاتے
اور بخوشی تمام اپنے کے تئین کہلاتا ہے لذت اُسکے سر پاؤن
تک رہتی ہے جان کہ لذت ایک میوے کی ستر قسم کی ہے ایک
طرف سے کہاتے جاوینگے دوسری طرف سے طیار ہوگا جس قدر
کہ کہاتے جاوینگے ہوس اور رغبت زیادہ ہوگی بس خوبیان
جنت کی کسیکو بیان کرنے کی طاقت نہین ہے بہشتی جب بیچ
اُسکے داخل ہوگا ہمیشہ بیچ اُسکے رہیگا نہ کبھی مریگا اور نہ کسی
چیز کا غم کریگا اور دریاے رضا مین ڈوبیگا باوجود اس دولتِ
عظیم کے اور نعمت کریم کے دیکہنا موافق اپنے مرتبے کے ہر روز
یا ہر ہفتے مین جمال مبارک حبیب ربّ العالمین صلوات اللہ تعالیٰ

علیہ وآلہ اجمعین کا ہے کہ تمام نعمتان رو برو اُسکے ناچیز ہین اور
کچھہ مرتبہ نہین رکھتے ہین اوپر اس سرفرازی کے دوسری سرفرازی
دیکھنا اللہ تعالے کا ہے کہ تمام نعمتان اپنے بھول جاویگا اور دیدار
الٰہی مین ڈوب جاویگا۔ خدایا تصدق سے نعلین مبارک حضرت
حبیب تیرے کے دیدار سے تیرے مشرف کر آمین یا ربّ العالمین
وصلّی اللہ تعالے علی خیر خلقہ سیدنا محمد و آلہ واصحابہ اجمعین برحمتک
یا ارحم الراحمین۔ عنایت سے اللہ تعالیٰ کے اور تصدق سے
نعلین مبارک حبیب خدا صلی اللہ تعالے علیہ و آلہ وسلم کے رسالہ
عقائد کا ۱۲۶۵ھ بارا سے پینسٹھ ہجری مین تمام ہوا نام اسکا عقائد
ضروریہ رکھا گیا۔ اللہ تعالے اس رسالہ کے تئین مقبول اہل
زمانہ کا کرے اور بسبب اسکے مسلمانون کے تئین فائدہ بخشے آمین
یارب العالمین۔ لازم اور ضرور ہے ہر شخص کے تئین کہ موافق
عقائد اہل سنت وجماعت کے اعتقاد اپنا درست کرے اور مضبوط
رکھے کہ سوائے گروہ اہل سنت وجماعت کے کیکئے تئین آخرت
مین نجات نہین ہے۔ بعد درست کرنے عقائد کے عمل موافق شریعت
کے جاری رکھے یعنے جسے کہ شرع نے حلال کہی اسکے تئین بجان ودل
بجالاوے۔ اور جسے کہ شرع نے حرام کہی اُس سے نہایت پرہیز

کرے اور پیچ بمقتضائے بشریت کے اگر خطا ایک واقع ہووے اُس سے
نادم ہووے اور توبہ کرے بعد عقائد کے اور عمل موافق شریعت کے قدم محبت
الٰہی مین رکھے تاکہ مومن عام سے مومنِ خاص مین داخل ہووے جان
کہ محبت الٰہی بغیر نعلین برداری شیخ کامل مکمل کے حاصل نہین ہوتی ہر علامت شیخ
کامل مکمل کی وہ ہے کہ بال برابر خلاف شرع نکرے نہ ظاہراً نہ باطناً بمجرد صحبت
اُسکے غمِ دنیا دل سے دہوجاوے اور توجہ الی اللہ پیدا ہووے اور وہ خود
راہ دان اور راہ مین ہووے اور مقامات سلوک پیر کامل سے طی کیا ہووے
پس ویسی ذات مبارک کی غلامی اختیار کرے اور عمر اپنی نیچے سایہ قدم
مبارک اُنہون کے آخر کرے تاکہ نجات اخروی حاصل ہووے اور
عیش ابدی کامل ہووے۔ اور یقین جان کہ طریقہ نقشبندیہ اور
قادریہ اور چشتیہ اور سہروردیہ اور کبرویہ اور طیفوریہ اور طبقاتیہ اور رفاعیہ وغیرہ
سب حق ہین اور پہنچانے والے طرف اللہ تعالےٰ کے ہین اور کسی
طریقہ مین بال برابر خلاف شرع نہین ہے اور کوئی صاحب طریقہ
نے خلاف شرع نہین کیا ہے پس کسی نے نفسانیت سے اپنے
کوئی کام خلاف شرع کیا اور نام پیرون کا لیا اُسنے پیرون کو اپنے
بدنام کیا اور ناراضا کیا اور آخرت اپنی خراب کیا نعوذ باللہ منہا
اور تمام طریقون مین اولیا نجبا نقبا شرفا غوث اور قطب ابدال

اور اوتاد اور محبوب ہوئے ہین۔ لازم کہ ان سب بزرگان
دین سے اور اکابر براہ یقین سے اعتقاد درست رکھنا اور کسی ایک
اولیاء اللہ سے بداعتقاد نہونا کسی ایک سے بداعتقاد ہوا گویا
سب سے بداعتقاد ہوا۔ پس جسنے کہ دوستان الٰہی سے بداعتقاد
ہوا اُسنے راہ جنت چھوڑا اور راہ دوزخ اختیار کیا۔ اللہ تعالے
اُس سے سب مسلمانون کو محفوظ رکھے اور یقین جان کہ سب
طریقون مین طریقہ نقشبندیہ افضل اور اعلی ہے اور سلسلہ
اس طریقہ عالیہ کا حضرت صدیق اکبر رضے اللہ تعالے عنہ کو پہنچتا ہے
کہ آپ خلیفہ برحق اور جانشین مطلق جناب حبیب رب العالمین
کے ہین اور محبوب محبوب خدا کے ہین اور باوجود کمالات ولایت
محمدیہ صلعم کے حامل بار نبوت احمدی صلعم کے ہین اسیواسطے بعد سید
المرسلین اور بعد انبیاء متقدمین صلوات اللہ تعالے علیہم اجمعین کے
خلعت سے افضل بشریت کے سرفراز ہوئے ہین پس جو طریقہ کہ
افضل بشر کے تئین پہنچا ہے البتہ سب طریقون مین افضل اور اعلی
ہوگا جان کہ اکابر اس طریقہ کے رحمہم اللہ تعالے واسطے اسکے
سوائے متابعت سنت سنیہ کے راستہ نہین بتاتے ہین اور
قدم مبارک اپنا دائرہ عزیمت سے باہر نہین رکھے ہین۔ انتہا

دوسرون کی ابتدا مین انہون کے شریک ہے۔ شروع عالم امر سے فرماے ہین عالم خلق کے تئین ضمن مین اُسکے صاف کئے ہین۔ سفر بیچ وطن کے متقرر کئے ہین خلوت بیچ انجمن کے حاصل کئے ہین۔ حضور اور آگاہی نقد وقت رکھتے ہین سواے ذات مجردہ کے خواہان دوسرے کے نہین ہین۔ دریاے محبت مین ڈوبے ہوے ہین خصوصاً اِس زمانے مین زینت عالمین کے اور قوت فاضلین کے راہ بتانے والے سالکین کے۔ اور پیشوا عارفین کے۔ دلیل متکلمین کے اور نگینہ خاتم شرع متین کے مُقوّم راہ یقین کے۔ نور طریقت کے۔ مخمور حقیقت کے شہسوار میدان معرفت کے۔ آفتاب طریقہ نقشبندیہ کے۔ مہتاب نسبت شریفہ احراریہ کے۔ فیض پہنچانے والے مقامات مُجدّدیہ کے۔ اور بتانے والے کرامات مظہریہ کے۔ خلفاؤن سے قطب الاقطاب فرد الافراد حضرت شاہ عبداللہ المعروف بہ غلام علی شاہ دہلویہ کے۔ شیخ میرے مُرشد میرے ہادی میرے حضرت شاہ سعداللہ صاحب قبلہ دام اللہ ظلالہم صحبت شریف پہنچانے والی جمعیت کو نظر شریف اٹھانیوالی غیریت کو باطناً حضرت شاہ نقشبند اور مجدد الف ثانی ہین ظاہراً

جسم سے اپنے فانی ہین۔ خوشا نصیب انہون کے کہ کمر ارادت
کی باندہی اور حلقۂ غلامی کے تیئن کان مین اپنے ڈالے۔
اور بجان و دل نعلین برداری کیئے۔ نعمت باطنی کامل کیئے
عیش ابدی حاصل کیئے۔ الٰہی اس غریب اور فقیر کے تیئن کہ
نام اسکا محمد نعیم ہے اور معروف ساتھ مسکین شاہ کے ہر
نعلین برداری مین ممتاز کر۔ اور فرمانبرداری مین سرفراز کر آمین
یارب العالمین وصلی اللہ تعالے علی خیر خلقہ سیدنا محمد صلعم و آلہ
اصحابہ اجمعین برحمتک یا ارحم الراحمین تمت

ومن ارشادہ الشریف قدس اللہ تعالیٰ علیٰ وس الخادمین ظلہم العالی ما گزرت الایام واللیالی

نامرادی مرادا اپنی ہے
دِل مقابل وجوب کے اپنا
قم باذنی و قم باذن اللہ
ہے مخالف یہ نفس امارہ
جبھہ سائی درِ محمد صلعم کی

خوب سمجھو یہ بات اپنی ہے
فی الحقیقت ثبات اپنی ہے
جان جانان نہ بات اپنی ہے
آہ اسمین ممات اپنی ہے
شاد با دانجات آپنی ہے

صلی اللہ تعالے علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم

ہے خیال وجود مین مسکین
عدم محض ذات اپنی ہے

تمام شد رسالہ

تمت تمام شد

مسائل ضروریۃ فی صلوٰۃ المفروضۃ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العلمین الصلوٰۃ والسلام علی خیر المرسلین محمد وعلی آلہٖ واصحابہٖ اجمعین؁

بعد حمد وصلوٰۃ کے جان کہ فرائض اور واجبات اور سنتین اور مستحبات نماز کے نا جان کر نماز پڑھنے سے نماز کامل نہین ہوتی ہے اسواسطے فقیر مسکین نے بیچ اس مختصر کے ساتھ سہل طریق کے بیان کیا ہی لازم ہے ہر مسلمان کو کہ موافق اس کے یاد کر عمل کرے تاکہ درستی نماز ہو کر خوبی آخرت پیدا ہووے ۔

غسل کے تین فرض

پہلا فرض غرارہ کرنا ۔ دوسرا فرض ناک مین پانی لینا ۔ تیسرا فرض سر سے پاؤن تک تمام بدن دہونا ۔

غسل کے پانچ سنتین

پہلی سنت دونو ہاتھ پہنچون تک دہونا - دوسری سنت جسم کو کہین نجاست لگی ہو دہونا - تیسری سنت استنجے پاخانیکی جاے دہونا - چوتھی سنت وضو کرنا - پانچوین سنت تمام بدن سرسے پاؤن تک تین مرتبہ دہونا

وضو کے چار فرض

پہلا فرض تمام منہہ دہونا - دوسرا فرض دونو ہاتھ کہنیان تک دہونا یعنے کہنیان بھی دہونا - تیسرا فرض پاؤ سر کا مسح کرنا - چوتھا فرض دونو پاؤن ٹخنون تک دہونا یعنے ٹخنے بھی دہونا -

وضو کے تیرہ سنتین

پہلی سنت دونو ہاتھ پہنچون تک دہونا یعنے پہنچے بھی دہونا - دوسری سنت بِسْمِ اللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى دِيْنِ الْاِسْلَامِ بولنا - تیسری سنت نیت کرنا یعنے نَوَيْتُ اَنْ اَتَوَضَّأَ لِرَفْعِ الْحَدَثِ وَلِاسْتِبَاحَةِ الصَّلٰوةِ دل سے بولنا - چوتھی سنت تین بار کلیان کرنا - پانچوین سنت مسواک کرنا - چھٹی سنت ناک مین پانی لینا - ساتوین سنت داڑہی کا خلال کرنا - آٹھوین سنت تمام سر کا مسح کرنا - نوین سنت کانون کا مسح کرنا - دسوین سنت سیدہے طرف سے دہونا - گیارہوین سنت ترتیب سے دہونا - بارہوین سنت ہات اور پانون کے انگلیونکا

خلال کرنا۔ تیرہوین سُنّت ہر ہر اعضا کو تین تین مرتبہ دہونا جان کہ مسح گردن کا مستحب ہی۔

آگے وضو کے دو سنتین ہین

ایک سُنّت پیچہے پیشاب کے اور پیچہے پاخانیکے ڈہیلے لینا۔ دوسری سُنّت پانی سے دہونا۔

وضو کے چھہ مکروہ

پہلا مکروہ وقت استنجے کے بات کرنا۔ دوسرا مکروہ بائین ہاتھ سے بیعذر موںھ مین اور ناک مین پانی لینا۔ تیسرا مکروہ سیدہے ہاتھ سے بیعذر ناک چھنکنا۔ چوتہا مکروہ پانی اوپر مُنھ کے زور سے مارنا۔ پانچوان مکروہ کُلّیان جان بوجکر بیچ پانی کے کرنا۔ چھٹا مکروہ ناف سے گھٹنے تک اپنا بدن تہوڑا یا بہت بیچ وضو کے دیکھنا۔

وضو گیارہ چیزونسے ٹوٹتا ہے

پہلی چیز پیشاب کے جاے سے کچھہ نکلنا۔ دوسری چیز پاخانہ کی جاے سے کچھہ نکلنا۔ تیسری چیز کسی جاے سے لہو بہنے موافق نکلنا۔ چوتھی چیز کسی جاے سے پیپ بہنے موافق نکلنا۔ پانچوین چیز قے مُنھ بھر کر نکلنا چھٹی چیز ٹیکا لگا کر سونا۔ ساتوین چیز دیوانہ ہونا۔ آٹھوین چیز کسی آزار سے بیہوش ہونا۔ نوین چیز نشہ سے بیہوش ہونا دسوین چیز

ننگا ہوکر ننگی عورت کو لپٹنا۔ گیارہوین چیز نماز مین بالغ نے پکار کر ہنسنا۔

تیمم مین تین فرض

پہلا فرض نیت کرنا نَوَیْتُ اَنْ اَتَیَمَّمَ لِرَفْعِ الْحَدَثِ وَ لِاسْتِبَاحَةِ الصَّلٰوةِ دوسرا فرض دونو پہنچے پاک مٹی پر مار کر اوپر منھ کے ملنا۔ تیسرا فرض پھر دونو پہنچے مٹی پر مار کر دونو ہاتھون کو کہنیون تک ملنا۔

نماز کے چودہ فرض سات فرض باہر کے

پہلا فرض تن پاک کرنا۔ دوسرا فرض جامہ پاک کرنا۔ تیسرا فرض جاے پاک کرنا چوتہا فرض ستر عورت کرنا۔ پانچوان فرض وقت پہچاننا۔ چھٹا فرض قبلہ پہچاننا۔ ساتوان فرض نیت کرنا۔

سات فرض اندر کے

پہلا فرض تکبیر تحریمہ بولنا۔ دوسرا فرض قیام کرنا۔ تیسرا فرض قرارت پڑہنا۔ چوتھا فرض رکوع کرنا۔ پانچوان فرض دو سجدہ کرنا چھٹا فرض قاعدہ آخر کا بیٹھنا۔ ساتوان فرض بعد قاعدہ آخر کے اپنے اختیار سے نماز کے باہر ہونا۔

نماز کے بارہ واجب

پہلا واجب سورۂ فاتحہ پڑہنا۔ دوسرا واجب ضم سورہ کرنا۔ تیسرا واجب فرض نماز کے دو رکعت اوّل مین قرارت پڑہنا۔ چوتھا واجب

فجر اور مغرب اور عشا مین پکار کر پڑہنا - پانچوان واجب ظہر اور عصر مین آہستہ پڑہنا - چہٹا واجب ترتیب سے رکن ادا کرنا - ساتوان واجب آرام سے رکن ادا کرنا - آٹھوان واجب نماز فرض مین اور وتر مین بیچ کا قاعدہ بیٹھنا - نوان واجب دونون قاعدون مین اَلتَّحِیَّات عَبدُہٗ وَرَسُولُہٗ تک پڑہنا - دسوان واجب لفظ سلام بولکر نماز کے باہر ہونا - گیارہوان واجب وتر مین دعا قنوت پڑہنا - بارہوان واجب ہر نماز عید مین عید کے چہہ تکبیرین بولنا -

نماز کے بیس سنتین

پہلی سنت دونو ہاتھ مردان کانون تک اور عورتین مونڈہون تک اوٹھانا - دوسری سنت نیچے ناف کے مردان اور عورتین اوپر چھاتی کے رکہنا - تیسری سنت سیدھا ہاتھ اوپر بائین کے رکہنا - چوتھی سنت نظر جائے سجدہ کے رکہنا - پانچوین سنت سُبحَانَكَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمدِكَ وَتَبَارَكَ اسمُكَ وَتَعَالیٰ جَدُّكَ وَلَا اِلٰہَ غَیرُكَ پڑہنا چھٹی سنت اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیطَانِ الرَّجِیمِ بولنا - ساتوین سنت بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمِ سے الحمد شروع کرنا - آٹھوین سنت آخر مین الحمد کے آمین بولنا - نوین سنت رکوع مین تین مرتبہ سُبحَانَ رَبِّیَ العَظِیمِ بولنا دسوین سنت امام رکوع سے سَمِعَ اللّٰہُ لِمَن حَمِدَہٗ کہتے ہوئے اُٹھنا

گیارھوین سنت مقتدیان ربنا ولک الحمد بولن - بارھوین سنت سجدہ مین تین مرتبہ سبحان ربی الاعلی بولنا - تیرھوین سنت تمام تکبیرین اوٹھنے اور بیٹھنے کے بولنا چودھوین سنت فرض کے دو رکعت آخر مین فقط الحمد کا سورہ پڑھنا - پندرھوین سنت مردان بائین پاؤن پر اور عورتین دونون پاؤن سیدہی طرف نکال کر چوتڑون پر بیٹھنا - سولوین سنت بیچ قاعدہ کے نظر گود مین رکھنا - سترھوین سنت سر ہاتھ پاؤن کے انگلیونکا وقت سجدہ کے اور وقت قاعدہ کے طرف قبلہ کے رکھنا - اٹھارھوین سنت درود قاعدہ آخر مین بعد التحیات کے پڑھنا - اونیسوین سنت بعد درود کے کچھہ دعا امور دین مین مانگنا - بیسوین سنت وقت سلام کے سیدہے اور بائین طرف منہہ پھیرنا -

نماز کے اونیس مکروہ

پہلا مکروہ سیدہے اور بائین طرف دیکھنا - دوسرا مکروہ پیشانی سے مٹی یا غبار پونچھنا - تیسرا مکروہ پگڑی کے پھیر پر یا ٹوپی پر سجدہ کرنا - چوتھا مکروہ باوجود کپڑون کے اور پگڑی ٹوپی کے ننگے آنگ اور ننگے سر نماز پڑھنا پانچوان مکروہ سر یا کاندھون پر کپڑا ڈال کر دونو پلو لٹکے ہوے نماز پڑھنا چھٹا مکروہ ہات کمر پر رکھکر کھڑے رہنا - ساتوان مکروہ جماعت سی جدا کھڑے رہنا - اٹھوان مکروہ بایان ہاتھ سیدہے ہاتھ پر رکھنا - نوان مکروہ انگلیان

ہاتھ اور پانون کے توڑنا۔ دسوان مکروہ آنکھین اُٹھا کر آسمان کو دیکھنا۔ گیارہوان مکروہ کپڑے سے یا کسی چیز سے کھیلنا۔ بارہوان مکروہ جاے سجدہ کے کنکرے سرکانا۔ تیرہوان مکروہ بیچ سجدہ کے کھنیان زمین پر رکھنا۔ چودہوان مکروہ تصویر جاندار کی چھت پر۔ یا زمین پر یا بازو پر یا سامنے ہونا۔ پندرہوان مکروہ نزدیک پائخانہ کے نماز پڑھنا سولہوان مکروہ سید ہے پاؤن پر بیعذر بیٹھنا۔ سترہوان مکروہ مانند عورتون کے چوتڑون پر بیٹھنا۔ اٹھارہوان مکروہ آگے اَلتحیات کے بسم اللہ پڑھنا۔ انیسوان مکروہ جان بوجھ کر کوئی سُنّت نماز کی نکرنا۔

نماز بائیس ۲۲ چیزون سے ٹوٹتی ہے

پہلی چیز کسیکو اَلسّلامُ عَلَیکُم بولنا۔ دوسری چیز جواب سلام کا دینا تیسری چیز تہوڑی یا بہت بات کرنا۔ چوتھی چیز واسطے دنیا کے رونا پانچوین چیز واسطے دنیا کے پکارنا۔ چھٹی چیز واسطے دُنیا کے اُف کرنا ساتوین چیز واسطے دنیا کے آہ بھرنا۔ آٹھوین چیز کچھ کھانا۔ نوین چیز کچھ پینا۔ دسوین چیز کوئی بات کا جواب دینا۔ گیارہوین چیز بیعذر کھنکارنا۔ بارہوین چیز اللہ سے دنیا کی مراد مانگنا۔ تیرہوین چیز منھ طرف سے قبلہ کے پھیرنا۔ چودہوین چیز نماز کا کوئی رکن نکرنا۔ پندرہوین چیز قرارت نہ پڑھنا۔ سولہوین چیز ناف سے گھٹنے تک اکثر عضو کا کھلنا

سترہوین[۱۷] چیز کلام اللہ دیکھکر پڑہنا - اٹھارہوین[۱۸] چیز اپنے امام کے سواے دوسرے کو بتانا - اونیسوین[۱۹] چیز ایک رکن مین تین حرکت کرنا بیسوین[۲۰] چیز دو نو ہاتون سے ایک مرتبہ کچھہ کام کرنا - اکیسوین[۲۱] چیز ایسی حرکت کرنا کہ دوسرا دیکھنے والا سمجھے کہ نماز مین نہین ہی - بائیسوین[۲۲] چیز خندہ کرنا یعنے اپنی ہنسی کا آواز آپ سُننا - جان کہ رات دن مین سترہ[۱۷] رکعت نماز پڑہنا فرض ہی دو[۲] رکعت فجر مین - چار[۴] رکعت ظہر مین - چار[۴] رکعت عصر مین تین[۳] رکعت مغرب مین - چار[۴] رکعت عشا مین - تین[۳] رکعت واجب الوتر مین جان کہ رات دن مین بارہ[۱۲] رکعت نماز پڑہنا سُنت موکدہ ہی دو[۲] رکعت فجر مین چھے[۶] رکعت ظہر مین دو[۲] رکعت مغرب مین دو[۲] رکعت عشا مین -

اسطور سے التحیات بیچ قاعدون کے پڑہنا

اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ وَالصَّلَوٰتُ وَالطَّیِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصّٰلِحِیْنَ اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَلِجَمِیْعِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ

وَالْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ الْاَحْیَاءِ مِنْهُمْ وَالْاَمْوَاتِ اِنَّكَ مُجِیْبُ الدَّعْوَاتِ بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ۔

اس طور سے دعا قنوت بیچ واجب الوتر کے پڑھنا۔

اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْتَعِیْنُكَ وَنَسْتَغْفِرُكَ وَنُؤْمِنُ بِكَ وَنَتَوَكَّلُ عَلَیْكَ وَنُثْنِیْ عَلَیْكَ الْخَیْرَ وَنَشْكُرُكَ وَلَا نَكْفُرُكَ وَنَخْلَعُ وَنَتْرُكُ مَنْ یَّفْجُرُكَ اَللّٰهُمَّ اِیَّاكَ نَعْبُدُ وَلَكَ نُصَلِّیْ وَنَسْجُدُ وَاِلَیْكَ نَسْعٰی وَنَحْفِدُ وَنَرْجُوْ رَحْمَتَكَ وَنَخْشٰی عَذَابَكَ اِنَّ عَذَابَكَ بِالْكُفَّارِ مُلْحِقٌ ۔

بعد نماز کے یہ دعا پڑھنا

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ وَاِلَیْكَ یَرْجِعُ السَّلَامُ حَیِّنَا رَبَّنَا بِالسَّلَامِ وَاَدْخِلْنَا دَارَ السَّلَامِ تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَیْتَ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ

بعد اذان کے یہہ دعا پڑھنا۔

اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَالصَّلٰوةِ الْقَائِمَةِ اٰتِ مُحَمَّدَنِ الْوَسِیْلَةَ وَالْفَضِیْلَةَ وَالدَّرَجَةَ الرَّفِیْعَةَ وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَنِ الَّذِیْ وَعَدْتَّهٗ وَارْزُقْنَا شَفَاعَتَهٗ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِیْعَادَ ۔

بیان غسل میت کا

مستحب ہے کہ نہلانے والا میت کا خویش نزدیک کا ہووے
یعنے باپ یا بیٹا یا بھائی یا بیٹا ہووے اور باوضو ہووے اگر اوسے
علم نہلانے کا نہین ہے دوسرا کوئی پرہیزگار نہلاوے پہلے
عود تختے کو دلا کر میت اوپر اوسکے سلا کر تمام کپڑے اوس میت کے
اوتار کر لنگی ناف سے گھٹنے تک ڈہانپ کر نہلانا شروع کرے
اور سواے نہلانے والون کے دوسرے نہ دیکہین نہلائے تک
عود جلاوے اور غُفْرَانَكَ یَا رَحْمٰنُ بولتے رہووے بیر کی پتی ڈالکر
پانی گرم کرے اگر نہ ملین سادا پانی کفایت کرتا ہے پہلے ایک ڈہیلے سے
استنجے کی جاے کو صاف کرنے بعد تین یا پانچ یا سات ڈہیلے سے پاخانہ
کی جاے کو صاف کر کر کپڑا ہاتون کو لپیٹ کر استنجے پاخانہ کی جاے
دہو کر وضو کراوے بغیر منہ مین اور ناک مین پانی ڈالنے کے لاکن
مستحب ہے کہ کپڑا گیلا اونگلی پر لپیٹ کر دانتون پر پہراوے اور
سوراخ ناک کے اسی طور سے صاف کرے بعد وضو کے اگر بال داڑی
کے اور سر کے ہووین لعاب سے چہال گلخیرو کے دہووے وگرنہ
صابون کفایت کرتا ہے بعدہ کروٹ کرے اوپر بائین مونڈے کے
اور دہووے سیدہا طرف تمام اوسکا اس طور سے کہ پانی تختے تک

پہنچے بعد اوسکے کروٹ کری اوپر سیدہی مونڈہے کے اور دہووے بایان
طرف تمام اوسکا بعدہ ٹیکا پیچہے دیکر آہستہ پیٹ ملے اگر پاخانے کے یا
پیشاب کے جائے سے کچہہ نکلی اوسے دہووی پہیر دوبارہ وضو نہ کراوی
اگر میت پہولی ہے فقط پانی پیٹ پر ڈالے بعد اوسکے موافق ترتیب
سابق کے تین مرتبہ کروٹ کرے ہر کروٹ مین تین تین یا پانچ پانچ
یا سات سات مرتبہ پانی ڈالے۔ جانکہ زیادہ سات مرتبہ سے کراہیت ہی
بعد غسل کے کفن پہناوے ایسی کپڑےکا کہ عید اور جمعہ کو پہنتا تھا۔ جان کہ
مرد کو کفن سنت تین کپڑے ہین ایک کفنی دوسری ازار تیسرا لفافہ کفنی
گلے سی ٹخنون تک آزار اور لفافہ سر سی پاؤن تک اور عورتون کو پانچ
کپڑے سوائے ان تین کے دو کپڑے اور ہین ایک سربند دوسرا سینہ بند
درازی سربند کے دو گز شرعی اور چوڑائی ایک بالش درازی سینہ
بند کی تین گز اور چوڑائی بغل سے ران تک اگر کفن سنت نہ ملے مرد کو
کفن کفایت دو کپڑے ایک ازار دوسرے لفافہ اور عورت کو تین کپڑے
ایک کفنی دوسرے ازار تیسرا لفافہ اور یہہ بھی نہ ملے کفن ضرورجتنا کہ
پاوی دیوے اگر کفن مطلق نہ ملے میت کو بیچ گہانس خوشبو کے یعنے
روسہ کے لپیٹے جانکہ پہلے لفافہ اوپر اوسکے ازار اوپر اوسکے کفنی
بچہا کر میت اوپر اوسکے سلا کر خوشبو لگاوے یعنے عطر ملے بعدہ کافور

سات جگہہ لگاوے - ایک پیشانی دو ہتیلیان دو گھٹنے دو پنجے پاؤنکے
بعدہٗ پہلی ازار بائین طرف سے پیچہے بیدہے طرف سی لپیٹ کر بعد اوسکے
لفافہ اوسی طور سے لپیٹے بعدہٗ تین جاے باندہے ایک اوپر سر کے دوسرا
بیچ کمر کے تیسرا نیچے پاؤن کے اور عورتون کو بعد کفنی پہنانیکے بال سر کے
دو حصہ کر کر چہاتی پر ڈال کر پیچہے اوسکے سر بند یعنے دامنی اوپر سر کے
اوڑا کر دونو پلون سے دونو طرف سے بال لپٹے پیچہے اوسکے سینہ بند
پیچہے اوسکے لفافہ لپیٹ کر تین جاے باندہے اور نماز موافق ترتیب لکہے
ہوے کے پڑہے - جان کہ نیت نماز جنازہ فرض ہے اگر جنازہ مرد کا
ہی برابر سینہ کے کہڑے رہوے اگر جنازہ عورتکا ہی برابر سر کے کہڑے
رہوے اور نیت یون کرے نماز پڑہتا ہون مین اس جنازہ کی
سات چار تکبیرون کے اور دعا واسطے اس میت کے اگر امام ہووے
پیچہے اس امام کے بولے واسطے اللہ تعالی کے اللہ اکبر بولکر ہات باندہے
بعد اوسکے ثنا پڑہے یعنے سُبحانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمدِكَ وَتَبارَكَ
اسْمُكَ وَتَعالیٰ جَدُّكَ وَجَلَّ ثَناؤُكَ وَلَا اِلٰهَ غَیرُكَ پڑہے بعد
اوسکے پہر بغیر ہات اوٹہانیکے اللہ اکبر بولکر درود کہ بیچ التحیات کے
ہے تمام پڑہے پہر بغیر ہاتھ اوٹہانیکے اللہ اکبر بولکر یہہ دعا پڑہے
اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِحَیِّنَا وَمَیِّتِنَا وَشَاهِدِنَا وَغَائِبِنَا وَصَغِیْرِنَا وَكَبِیْرِنَا

وَذکرِنا و انثانا اَللّٰھُمَّ مَن اَحیَیتَہٗ مِنَّا فَاَحیِہٖ عَلَی الاِسلَامِ وَمَن تَوَفَّیتَہٗ مِنَّا فَتَوَفَّہٗ عَلَی الاِیمَانِ بعد اس دعا کے پہر اللہ اکبر بولکر سلام پہیرے نماز جنازہ تمام ہوئی۔ اگر جنازہ لڑکے کا ہی یہہ دعا پڑہی اَللّٰھُمَّ اجعَلہُ لَنَا فَرَطًا وَاجعَلہُ لَنَا اَجرًا وَذُخرًا وَاجعَلہُ لَنَا شَافِعًا وَمُشَفَّعًا اور جنازہ لڑکی کا ہی تو یون پڑہی اَللّٰھُمَّ اجعَلھَا لَنَا فَرَطًا وَاجعَلھَا لَنَا اَجرًا وَذُخرًا وَاجعَلھَا لَنَا شَافِعَۃً وَمُشَفَّعَۃً ۔

بیان روزے ماہ رمضان المبارک کا

جان کہ روزے تمام ماہ رمضان کے اور نیتین اون کے فرض ہین نیت یہہ ہی نَوَیتُ اَن اَصُومَ غَدًا فَرضًا مِن شَھرِ رَمَضَانَ المُبَارَکِ لِلّٰہِ تَعَالٰی یا یون کہے روزہ رکہتا ہومین فرض اس ماہ رمضان کا واسطے اللہ تعالی کے جان کہ بعد آدہی رات کے ساتوان حصہ راتکا رہتے تک سحر کرنا سنت ہے ساتوان حصہ راتکا چہار گہڑی ہوتی ہی بعضے دراز راتو مین سوا یا ساڑہے چار گہڑی ہوتی ہی لاکن قریب ساتوین حصہ کے کہانا کہانے سے سنت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بخوبی ادا ہوتی ہی پس واہان سی کہ صبح صادق شروع ہے آفتاب ڈوبے تک تین چیزین حرام ہین ایک چیز کچہہ کہانا دوسری چیز کچہہ پینا تیسری چیز جماع کرنا جب یقین ہوا کہ آفتاب ڈوبا مختار ہے کسی چیز افطار کرے کہ وقت افطار کا ہی نیت افطار کی شرط نہین ہی بلکہ فاتحہ پڑہی

اور شکر اللہ کا کری اور دعا مانگے کہ وقت قبولیت کا ہی کوئی جان بوجھ کر بیچ
روزہ کے ان تین چیزون سی ایک چیز کیا یعنی کچھہ کہایا یا کچھہ پیا یا جماع کیا
اوسپر قضا اوس روزہ کے اور کفارہ آیا یعنی ایک غلام یا ایک باندی
آزاد کرے اور ایک روزہ قضا کا رکھی یا باندی غلام میسر نہین ساٹھ غریبون
کو پیٹ بھر کہانا کہلاوے اور ایک روزہ رکھے یا قدرت کہانا کہلانیکی نہین
ساٹھہ روزہ پے در پی رکھے اور روزہ قضا کا رکھی اگر کوئی مٹی یا کنکرے یا
یا موتی یا سیپی سوائی انکے جو چیز کہ نہین کہانیکی ہی کہایا یا غرغرہ کیا یا ہاتھہ سے
شہوت باہر نکالا یعنے انزال کیا روزہ گیا لاکن بغیر کفارہ کے قضا روزہ
لازم پڑا اور کسی نے بھولے سی پیٹ بھر کر یا تہوڑا پیٹ کہانا کہایا یا پانی
پیا یا شہوت سی خود بخود چہوٹ گیا یا خواب مین جماع سی انزال کیا روزہ
نہین گیا اور اگر کسی نے کہانے کی چیزون سی زبان پر رکہا لاکن حلق تک
نہین پہنچا روزہ مکروہ ہوا یا کسی نے روٹی چابکر لڑکے کو کہلایا وقت ضرورت کے
جایز آیا اور کسی نے حجامت کیا یعنے فصد لیا جو کون سی سینگیون سے
لہو نکالا یا سرمہ آنکھون مین لگایا یا تیل سیر مین ڈالا یا خوشبو سونگا ان تمام
صورتون مین روزہ نہین گیا اور کچھہ گناہ نہین ہوا۔

تمام شد رسالہ مسائل ضروریہ فی صلوۃ المفروضہ من تالیف فقیر حقیر محمد نعیم
بن محمد حفیظ المعروف مسکین شاہ نقشبندی الحیدرآبادی

قصیدہ چکیدہ قلم ارشاد رقم حضرت ایشان ناقلبی روحی فداہ مدظلہ و زاد فیضہ

ہین فخر رسل انجمن آرائے مدینہ
گر و بیان رکھتے ہین تو لائی مدینہ

وحدت مین فنا ہووین نہ کیسطور سی اب ہم
رکھتے ہین دل و جان سی تمنائے مدینہ

دریائے محبت مین سراپا رہی ڈوبا
جو دل سی ذرا دیکھین تماشای مدینہ

ای اہل نظر غور سے دیکھو تو ذرا تم
تصویر کا عالم ہے سراپائے مدینہ

اب صحو کو ہی تسلیم ہے اور دور سی ادب
جس روز سی ہم ہوگئے شیدای مدینہ

لیجاؤن اگر سر کو فلک پر تو سزاوار
رہتا ہی میرے سر مین جو سودائے مدینہ

واللہ نظر حور پہ ہرگز نکرین ہم
ہے اپنے مقابل رخ زیبای مدینہ

یثرب کے ہر اک ذرہ مین محبوب کا دیدار
رشک چمن طور ہے ہان جائے مدینہ

ہر ذرہ ممکن کا مفر یثرب و بطحا
مولائے جہان ہے مرا مولای مدینہ

مسکین کی اب خاک کو ای باد صبا تو
لیجا کے فنا کر دے بصحرائے مدینہ

ہم عاصیان شفاعت احمد سی جائینگے
ٹھنڈی ہوا بہشت کی کیا خوب کہائینگے

دیدار مصطفی پہ میری جان ہے فدا
صدقہ سے اونکے رویت جانانکو پائینگے

مثل پدر ہی فاطمہ زہرا کی ہم پہ مہر
دست حسین سر پہ غریبونکی لائینگے

ہمکو حضور تام سے آگہ کرے خدا
پھولون نہ اپنی جسم مین پھر ہم سمائینگے

یارب تو فعل بد سے یہ مسکین کو بچا
جنت مین وہ ہمارے نہین ساتھ آئینگے

رسالہ فقہ

موسوم بہ

صورت نماز

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوۃ والسلام علی خیر المرسلین محمد وعلی آلہ واصحابہ اجمعین ط بعد حمد وصلوۃ کے بوجہ کہ جاننا فرض کا اوپر عاقل و بالغ کے فرض ہے اور جاننا واجب کا واجب اور جاننا سنت کا سنت اور جاننا مستحب کا مستحب ہی فرض اللہ تعالی کے حکم کو کہتے ہین اور واجب بھی اوسیکا حکم ہے اور سنت جس کام پر رسول اللہ صلے اللہ تعالی علیہ و آلہ وسلم ہمیشگی فرمائے ہین اوسکو کہتے ہین اور مستحب جو کام نیک بیچ عبادت کے ہووے اوسے کہتے ہین اگرچہ تعریف ہر ایک کی بیچ بڑے جلدون کے مکتوب ہے

لیکن یہہ واسطے فہم لڑکون کے خوب ہے **بوجھ** ثابت کرے
تیرے تئین اللہ تعالی اوپر راہ مستقیم کے اس بات کو کہ ایمان
چھ چیزون کے یقین کرنے کو کہتے ہین **پہلے** اللہ تعالی کی وحدانیت کا
یقین کرنا یعنے نہین ہے دوسرا شریک اوسے **دوسرا**
فرشتونکا یقین کرنا کہ مخلوق نورانی ہین اور بیگنہ عبادت مین
لاثانی ہین **تیسرا** انبیاؤنکا یقین کرنا کہ واسطے راہ بتانے
آدمیون کے بہیجے ہوے اللہ تعالی کے ہین **چوتھا** کتابونکا
یقین کرنا کہ یہہ کلام اللہ تعالی کا اوپر اون نبیون کے اوترا ہی
پانچوان تقدیر کا یقین کرنا کہ نیکی اور بدی رنج اور
راحت اللہ تعالی سے ہے **چھٹا** قیامت کے دن کا یقین کرنا
کہ لوگ اوٹھینگے اور اپنے اپنے اعمال کی جزا پاوینگے **خوب سمجھ** کہ
ایمان قایم ہونے کے **پانچ** تھم ہین **پہلا** زبان سی لا الٰہ
الا اللہ محمد رسول اللہ کہنا ہے **دوسرا** نماز ہے **تیسرا**
روزہ ہے **چوتھا** زکواۃ ہے **پانچوان** حج ہے اب فرایض
اور واجبات اور سنتین ان سبکی ساتھ سہل طریق کے بیان
کئے جاتے ہین اللہ تعالی اپنے فضل سے سب اہل اسلام کو یاد
کرنیکی ہدایت دیوے تا کہ مضبوطی ایمان کی ہووے اور دو چیزین

کہ عین ایمان ہین ایمانداروں کو نصیب کرے ایک توحید سینت اللہ جل جلالہٗ کی اور دوسرے محبّت رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ و آلہ وسلّم کی آلٰہی طفیل سے اہل ایمان کے اس مسکین کو دریائے احدیت اور دریائے عشق احمدیت مین غرق کر آمین ثم آمین ببیت محمدؐ سے ملے وحدت خدا کی ٭ آلٰہی دے محبّت مصطفےٰ کی ۔

غسل کے تین فرض

غسل کے تین فرض پہلا[۱] فرض غرارہ کرنا دوسرا[۲] فرض ناک مین پانی لینا تیسرا[۳] فرض تمام بدن کو دہونا

غسل کے پانچ سنّتین

غسل کے پانچ سنّتین پہلی[۱] سنّت دونو ہاتھ پہنچون تک دہونا دوسری[۲] سنّت جسم کو جہان نجاست لگی ہو دہونا تیسری[۳] سنّت استنجے پاخانے کی جائے دہونا چوتھی[۴] سنّت وضو کرنا پانچوین[۵] سنّت تمام بدن تین مرتبہ دہونا

وضو کے چار فرض

وضو کے چار فرض پہلا[۱] فرض تمام مونھ دہونا یعنے پیشانی کے بال اوگنے کی جائے سے نیچے تک ٹھڈی کے اور ایک کان کی لولک سے دوسرے کان کی لولک تک دہونا دوسرا[۲] فرض دونو ہاتھ کہنیان تک دہونا یعنے کہنیان بھی دہونا تیسرا[۳] فرض پاؤ سر کا مسح کرنا ۔ چوتھا[۴] فرض دونو پاؤن ٹخنون تک دہونا یعنے ٹخنے بھی دہونا

وضو کے تیرا سنّتین

وضو کے تیرا[۱۳] سنّتین ۔ پہلی[۱] سنّت دونو ہاتھ پہونچون تک دہونا

دوسری سُنّت بِسْمِ اللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی دِیْنِ الْاِسْلَامِ یہہ بولنا اگر کسی کو یاد نہووے فقط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ کفایت کرتا ہے تیسری[۳] سُنّت نویتُ اَنْ اَتَوَضَّأَ لِرَفْعِ الْحَدَثِ وَ لِاسْتِبَاحَۃِ الصَّلٰوۃِ بولنا اگر کوئی عربی بول نہ سکے تو یہہ بولنا وضو کرتا ہون واسطے دور ہونے حدث کے اور واسطے درستی نماز کے سُنّت ادا ہوتی ہے چوتھی[۴] سُنّت کلیان کرنا پانچوین[۵] سُنّت مسواک کرنا چھٹی[۶] سُنّت ناک مین پانی لینا ساتوین[۷] سُنّت واڑہی کا خلال کرنا۔ آٹھوین[۸] سُنّت تمام سر کا مسح کرنا نوین[۹] سُنّت کانون کا مسح کرنا دسوین[۱۰] سُنّت سیدہی طرف سے دہونا یعنے پہلے سیدہا پیچہے بایان دہونا گیارہوین[۱۱] سُنّت ترتیب سے دہونا یعنی پہلے موہنہ پیچہے ہاتھ بعد مسح سر کے پانون دہونا۔ بارہوین[۱۲] سُنّت ہر ہر اعضا کو تین تین مرتبہ دہونا یعنے ہر ہر ٹکرے کو ہاتھ اور پانون کے۔ تیرہوین[۱۳] سُنّت ہاتھ اور پاؤن کی اونگلیان کا خلال کرنا جان کہ مسح گردن کا مستحب ہے لازم کہ مسح سر کا اور کان کا ایک پانی سے کرے اور واسطے مسح گردن کے دوسرا پانی لیوے (بُوج) کہ آگے وضو کے دو سُنّتین ایک[۱] سُنّت پیچہے پیشاب کے اور پیچہے پاخانہ کے ڈہیلے لینا دوسرے[۲] سُنّت پانی لینا یعنے پانی سے دہونا۔

وضو کے آگے دو سُنّتین

وضو کے چھے مکروہ ہین

پہلا مکروہ وقت استنجے کے بات کرنا۔ دوسرا مکروہ بائین ہات سے بیغذر منھ مین اور ناک مین پانی لینا تیسرا مکروہ سیدھے ہات بیغذر ناک چھنکنا۔ چوتھا مکروہ پانی اوپر منھ کے زور سے مارنا پانچوان مکروہ کُلّیان جان بوجھکر بیچ پانی کے کرنا۔ چھٹا مکروہ ناف سے گھٹنے تک اپنا بدن تھوڑا یا بہت بیچ وضو کے دیکھنا

وضو گیارہ چیزون سے ٹوٹتا ہی

پہلی چیز پیشاب کی جاے سے کچھہ نکلنا یعنے پیشاب یا مذی یا ودی یا منی بے شہوت نکلے دوسرے چیز پاخانہ کے جائے سے کچھہ نکلنا یعنے پاخانہ یا ہوا یا کدو دانہ گیلا نکلے تیسری چیز کسی جائی سے لہو بہنے موافق نکلنا۔ چوتھی چیز کسی جائے سے پیپ بہنے موافق نکلنا پانچوین چیز قے منھ بھر کر نکلنا چھٹی چیز ٹیکا لگا کر سونا ساتوین چیز دیوانہ ہونا۔ آٹھوین چیز کسی آزار سے بیہوش ہونا نوین چیز نشہ سے بیہوش ہونا۔ دسوین چیز ننگا ہو کر ننگی عورت کو لپٹنا گیارہوین چیز نماز مین بالغ نے پُکار کر ہنسنا بوجہ کہ وقت نا ہونے پانی کے اللہ جل جلالہ نے واسطے آسانی اُمت محمد صلے اللہ تعالے علیہ وآلہ وسلّم کے طہارت مٹی سے فرمایا ہی نام اوس طہارت کا

تیمم ہے یقین جان کہ بال برابر طہارت پانی اور طہارت مٹی مین
فرق نہین ہے کِسواسطے کہ دونون حکم اوسی اللہ جل جلالہ کے
کے ہین تیمم کے آٹھ سبب ہین پہلا سبب پانی چو طرف کو
بھرتک دور ہووئے دوسرا سبب کوا ہووئے ڈول رسی
نھوئے۔ تیسرا سبب پانی کے جائے جان یا مال کا ڈر
ہووے یعنے شیر یا چور ہووے چوتھا سبب پانی والا
قیمت سے پانی کے زیادہ مانگے یعنے قیمت سے بستی
والون کے مسافرون سے زیادہ مانگے پانچوان سبب
وضو کرنے سے پیاسہ رہووے چھٹا سبب لگانے سے
پانی کے ہاتھ پاؤن اکڑین۔ ساتوان سبب لگانے سے
پانی کے آزار زیادہ ہووے آٹھوان سبب وضو کرنے
سے عید یا میت کی نماز جاوے۔

تیمم کے آٹھ سبب

تیمم کے تین فرض

پہلا فرض نیت کرنا نَوَیْتُ اَنْ اَتَیَمَّمَ لِرَفْعِ الْحَدَثِ وَ لِاِ
سْتِبَاحَۃِ الصَّلٰوۃِ اِس طورسے کہہ نہ سکے تو یہہ کہے نیت
کرتا ہون مین تیمم کی واسطے دور ہونے حدث کے اور واسطے
درستی نماز کے دوسرا فرض دونون پنجے پاک مٹی پر

مار کر او پر منھ کے ملے۔ تیسرا فرض پھر دو نو پنجے مٹی پر مار کر دو نو ہاتونکو کہنیان تک ملے جان کہ نماز کے چودہ فرض سات فرض باہر کے سات فرض اندر کے باہر کے یعنے آگے نماز کے ادا کرنا اندر کے یعنے بیچ نماز ادا کرنا۔ سات فرض باہر کے پہلا فرض تن پاک کرنا۔ یعنے احتیاج غسل کی ہو غسل کرنا یا احتیاج وضو کی ہو وضو کرنا۔ سیوا اے اون دو کے کسی جاے نجاست لگی ہو تو پاک کرنا۔ دوسرا فرض جامہ پاک کرنا یعنے کپڑے نماز پڑہنے کے پاک ہونا۔ تیسرا فرض جاے پاک کرنا یعنے نماز پڑہنے کی جاے نجاست سے پاک رہنا چوتھا فرض ستر عورت کرنا۔ یعنے مردان نیچے سے ناف کے نیچے تک گھٹنون کے ڈہانپنا۔ اور عورتان سیوا اے منھ اور سیوا اے پنجے ہاتون پانون کے تمام بدن ڈہانپنا۔ اور باندیان مانند مردون کے ڈہانپنا۔ لاکن پیٹ اور پیٹ بھی ڈہانپنا۔ پانچوان فرض وقت پہچاننا یعنے وقت پانچون نمازون کا پہچاننا۔ چھٹا فرض قبلہ پہچاننا یعنے وقت نماز کے منھ طرف قبلہ کے کرنا۔ ساتوان فرض نیت کرنا یعنے نَوَیْتُ اَنْ اُصَلِّیَ صَلٰوۃَ ھٰذَا الْوَقْتِ اِقْتَدَیْتُ بِھٰذَا الْاِمَامِ لِلّٰہِ تَعَالٰی

نماز کے چودہ فرض

سات فرض باہر کے

یا جو نماز ہوئے نام اوس نماز کا بیچ جائے وقت کے
بولے کوئی زبان عربی نا سمجھے یون کہے نماز پڑہتا ہون
مین فجر کی پیچھے اس امام کے واسطے اللہ کے اور رکعتین
ہر نماز کی بولے بہتر ورنہ دل مین تصور کرے اگر نمازی
اکیلا ہے نیت عربی مین اِقتَدَیتُ بِھٰذَا الاِمَامِ ۔
نیت ہندی مین پیچھے اس امام کے نہ بولے بیچ سُنّت
اور نفل کے نماز پڑہتا ہون مین واسطے اللہ تعالے
کے اتنا کفایت کرتا ہے سات فرض اندر کے پہلا فرض
تکبیر تحریمہ ہے یعنے بعد نیت کے اللہ اکبر بولے دوسرا
فرض قیام ہے یعنے بعد اللہ اکبر کے کہڑا رہوے تیسرا
فرض قرائت ہے یعنے کلام اللہ سے کچھہ پڑہے چوتھا فرض
رکوع ہے یعنے دونون ہنجون سے دونون گھٹنے پکڑ کر جھکے
اور پیٹھ مانند تختے کے برابر رکھے پانچوان فرض سجدہ ہے
یعنے سات ٹکرے بدن کے زمین پر رکھے ایک سر اور
دو پنجے ہاتون کے اور دو گھٹنے اور دو پنجے پانونکے
جان کہ ناک شریک سر کے ہے چھٹا فرض قاعدہ آخر ہے
یعنے ہر نماز کے آخر مین موافق التحیات پڑہنے کے

سات فرض اندر کے

بیٹھے ساتوان فرض بعد قاعدہ آخر کے اپنے اختیار سے باہر ہونا ہے یعنے کچھہ کام یا کلام کرے نماز کے بار۱۲ہ واجب

نماز کے ۱۲ واجب

پھلا۱ واجب سورہ فاتحہ پڑہنا یعنے الحمد کا سورہ پڑہنا دوسرا۲ واجب ضم سورہ کرنا یعنے بعد الحمد کے کلام اللہ سے کوئی سورہ پڑہنا۔ تیسرا۳ واجب فرض نماز کی دو رکعت اول مین قرارت پڑہنا۔ چوتہا۴ واجب پکار کر پڑہنا یعنے بیچ فجر اور مغرب اور عشا کے پانچوان۵ واجب آہستہ پڑہنا یعنے بیچ ظہر اور عصر کے چھٹا۶ واجب ترتیب سے رکن ادا کرنا یعنے پہلے قیام پیچھے رکوع پیچھے سجدہ کرنا۔ ساتوان۷ واجب آرام سے رکن ادا کرنا اس طور سے کہ ہر ایک ہات پانونکا اپنے جائے پر آکر آرام پکڑے۔ آٹھوان۸ واجب نماز فرض مین اور وتر مین قاعدہ بیچ کا بیٹھنا۔ نوان۹ واجب دونون قاعدون مین التحیات تمام پڑہنا یعنے وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ تک پڑہنا۔ دسوان۱۰ واجب لفظ سلام بولنا یعنی اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ سیدہے اور باءین طرف بولکر نماز کے باہر ہونا۔ گیارہوان۱۱ واجب وتر مین دعاے

قنوت پڑہنا بارہوان[۱۲] واجب ہر نماز مین عید کے چھے تکبیرین بولنا یعنے پیچھے تکبیر تحریمہ کے تین تکبیرین بولکر قرات شروع کرنا۔ اور دوسری رکعت مین بعد قرارت کے تین تکبیرین بولکر رکوع کرنا جان کہ تکبیر اس رکوع کے واجب ہی اور جو دو رکعت مین فرض کے قرارت پڑہنا فرض ہی اور باقی رکعتونمین مستحب ہے اور تمام رکعتون مین وتر اور سنّت اور نفل کے قرارت فرض ہے اور قاعدہ بیچ کا سیواے وتر کے فرض ہے۔

نماز کے بیس سنتین

پہلی سنّت دو نون[۱] مرد ان کا نون تک اور عورتان مونڈون تک اوٹہانا دوسری[۲] سنت نیچے ناف کے مردان اور عورتان اوپر چہاتی کے رکہنا تیسری[۳] سنت سید ہا ہاتھ اوپر بائین کے رکہنا۔ چوتھی[۴] سنّت نظر جاے نماز پر سجدہ کے رکہنا۔ پانچوین[۵] سنت سُبحَانَکَ اللّٰہُمَّ وَبِحَمدِکَ وَتَبَارَکَ اسْمُکَ وَتَعَالیٰ جَدُّکَ وَلَا اِلٰہَ غَیْرُکَ پڑہنا چھٹی[۶] سنّت اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْم بولنا ساتوین[۷] سنّت

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط سے الحمد شروع کرنا اٹھوین[۸] سُنت آخر مین الحمد کے آمین بُولنا۔ نوین[۹] سُنّت تین مرتبہ رکوع مین سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْم بُولنا دسوین[۱۰] سُنت رکوع سے امام سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ کہتی ہوی اوٹھنا۔ گیارہوین[۱۱] سُنّت مقتدیان رَبَّنَا وَلَکَ الْحَمْدُ بُولنا بارہوین[۱۲] سُنّت تین مرتبہ سجدے مین سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی بُولنا تیرہوین[۱۳] سُنّت تمام تکبیرین اوٹھنے کی اور بیٹھنے کی بُولنا چودہوین[۱۴] سُنّت فرض کے دو رکعت آخر مین فقط الحمد کا سورہ پڑہنا پندرہوین[۱۵] سُنّت مرد ان بائین پانوپر اور عورتان دونون پاؤن سیدہے طرف نکالکر چوترون پر بیٹہنا سولہوین[۱۶] سُنّت بیچ قاعدہ کے نظر گود مین رکہنا سترہوین[۱۷] سُنّت سرہات پاؤن کے اُنگلیون کا وقت سجدہ کے اور قاعدہ کے طرف قبلہ کے رکہنا اٹہارہوین[۱۸] سُنّت درود قاعدہ آخر مین بعد التحیات کے پڑہنا انیسوین[۱۹] سُنّت بعد درود کے کچہہ دعا امور دین مین مانگنا۔ بیسوین[۲۰] سُنّت وقت سلام کے سیدہے اور بائین طرف منہہ پہیرنا۔ **ترتیب نماز** جانکہ حاجت سے پیشاب

ترتیب نماز

اور پاخانہ کے فارغ ہو کر سات درستی تمام کے فرضان
اور سنتان وضو کے ادا کر کر دل سے خطرات ماسوا اللہ
جدا کر کر اوپر مصلے کے مانند غلام کے باادب آکر باادب
کھڑا رہوے اور دونون ہاتون کو دونون جہان سے
اٹھا کر دونون کانون تک لا کر نیت نماز کی کھے بعدہ
سات لفظ اللہ کے دونوں کو دونون انگھوٹھے لگا کر
سات عظمت وجلال کے تصور اپنے معبود کا کر کر مانند چیچے
ناؤ کے ہاتون کو لا کر نیچے ناف کے رے پر اکبر کے
باندہے اس طور سے کہ تین انگلیان سیدہے ہاتھ کے
بائین ہاتھ پر رہوین چہوٹی انگلی اور انگوٹھے سے پہونچا
پکڑے اور درمیان مین دونون پانون کے فاصلہ چہار
انگلیان کا رہوے اور نظر جائے پر سجدے کے رہوے
بعد اوسکے ثنا اور اعوذ باللہ اور بسم اللہ پڑہکر سورہ
فاتحہ تمام کرے اور آخر مین اوسکے آمین بولے بعدہ کوئی
سورہ ضم کرے اور دل کو سوا سے اللہ کے کسی طرف
نہ رکھے یا طرف معنے یا لفظون کے رکھے پیچھے ضم سورہ کے
اللہ اکبر اس طور سے کہے کہ رے اکبر کا بیچ رکوع کے

آخر ہووے وقت رکوع کے دولون پنجون سے دونون
گھٹنے پکڑ کر ہاتون کو مانند چلے کے سید ہے آور پیٹھ کو مانند
تختے کے رکھکر نظر بیبٹ پر پاؤن کے رکھے بیچ رکوع کے
تین یا پانچ مرتبہ تسبیح کہکر سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ بولتے
ہوئے اوٹھے آور سید ہا مانند ستون کے آرام سے
موافق ایک تسبیح کے کہڑے رہووے بعد اوسکے ساتھ
اللہ اکبر کے سجد یمین جھکے کہ رے اکبر کا بیچ سجدے کے
تمام ہووے جان کہ واسطے سجدے کے ایسا سید ہا بیٹھے
گو یا کسی نے پتھر بیچ پانی کے مارا آور طریق بیٹھنے کا یہی
کہ پہلے سید ہا گھٹنا زمین پر رکھے۔ پیچھے بایان گھٹنا رکھے
بعدہٗ پہلے سید ہا ہات پیچھے بایان ہات رکھے بعد اون کے
پہلے ناک پیچھے پیشانی رکھکر نظر کو ناک یا گال پر رکھے اور
سر درمیان مین ہاتون کے ایسا رکھے کہ کنکر کان سے
گرے تو ہات پر پڑے پیٹ کو رانون سے اور بازو
کو پہسلیون سے آور پنڈلیان اور کہنیان کو زمین سے
دور رکھے آور عورتان ان تمام کو ملا دیوین نہایت
عجز سے سجدہ کرے بیچ سجدے کے تین یا پانچ مرتبہ

تسبیح کہکر اللہ اکبر بولتے ہوئے اُٹھے وقت اوٹہنے کے
پہلے پیشانی پیچھے ناک اوٹھاوے بعدہٗ پہلے بایان ہات
پیچھے سیدہا ہات اوٹھاکر درمیان مین دونو سجدون کے
آرام سے موافق ایک تسبیح کے بیٹھے بعد اوسکے اوسی
طور سے دوسرا سجدہ کرے بعد دوسرے سجدے کے
پہلے بایان گھٹنا پیچھے سیدہا گھٹنا اوٹھاکر قیام مین کہڑ
رہوے بوجہ کہ اس جاۓ ایک رکعت تمام ہوئی اور
دوسری رکعت مانند رکعتِ اول کے پڑہ کر قاعدے
مین بیچ حضوری کے باادب بیٹھے اور نظر گودمین رکھے
پہونچون کو ہاتون کے زانوؤن پر ایسا رکھے کہ سرا اونگلیونکا
کنارے پر گھٹنون کے رہوے اور اُنگلیان آپسمین
نہ ملی نہ بہت کشادہ رہوین طرف قبلہ کے سرہاتھ پاؤن
کے اونگلیون کا رہوے بعد قاعدے کے التحیات
اس طور سے پڑہے اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوٰتُ
وَالطَّيِّبَاتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ
وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا
وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ

لا الہ الا اللہ واشہد ان محمداً عبدہٗ ورسولہٗ اللھم صل علی محمد وعلی آل محمد کما صلیت علی ابراہیم وعلی آل ابراہیم انک حمید مجید اللھم بارک علی محمد وعلی آل محمد کما بارکت علی ابراہیم وعلی آل ابراہیم انک حمید مجید اللھم اغفرلی ولوالدی ولجمیع المومنین والمومنات والمسلمین والمسلمات الاحیاء منہم والاموات انک مجیب الدعوات برحمتک یا ارحم الراحمین ط بعد اوس کے پہلے سید ہے طرف السلام علیکم ورحمۃ اللہ پھر بائین طرف سلام بولکر منھ پھرا وے وقت سلام کے اگر اکیلا ہے فرشتون کے ساتھ کراما کاتبین کے نیت کرے اور اگر امام ہے مقتدیون کے ساتھ فرشتون کے اور مقتدیان امام کے اور بازوالون کے اور فرشتون کی نیت کرین اللہ تعالی نماز مومنون کی اس طور سے ادا کروا وے۔ نماز مین اونیس[19] مکروہ ہین۔ پہلا[1] مکروہ سید ہے بائین طرف دیکھنا۔ دوسرا[2] مکروہ پیشانی سے مٹی یا غبار پونچنا۔ تیسرا[3]

نماز مین اونیس مکروہ ہین

مکروہ پگڑی کے پھیر پر یا ٹوپی پر سجدہ کرنا۔ چوتھا [4] مکروہ
باوجود کپڑون کے اور پگڑی ٹوپی کے ننگے انگ اور
ننگے سر نماز پڑہنا۔ پانچوان [5] مکروہ سر یا کاندہون پر کپڑا ڈالکر
دو پلو لٹکے ہوئے نماز پڑہنا۔ چھٹا [6] مکروہ ہاتھ کمر پر رکھکر کھڑے رہنا۔
ساتوان [7] مکروہ جماعت سے جدا کھڑے رہنا۔ اٹھوان [8] مکروہ
بایان ہات سیدہے ہات پر رکھنا۔ نوان [9] مکروہ انگلیان ہات
پاؤن کے توڑنا۔ دسوان [10] مکروہ آنکھین اوٹھا کر آسمان
دیکھنا۔ گیارہوان [11] مکروہ کپڑے سے یا کسی چیز سے کھیلنا
بارہوان [12] مکروہ جائے سجدے کے کنکرے سرکانا۔
تیرہوان [13] مکروہ بیچ سجدے کے کہنیان زمین پر رکھنا چودہوان [14] مکروہ
تصویر جاندار کی چہت پر یا زمین پر یا بازو پر یا سامنے
ہونا پندرہوان [15] مکروہ نزدیک پاخانے کے نماز پڑہنا
سولوان [16] مکروہ سیدہے پاؤن پر بے عذر بیٹھنا سترہوان [17]
مکروہ مانند عورتون کے چوتڑون پر بیٹھنا اٹھارہوان [18] مکروہ
آگے التحیات کے بسم اللہ پڑہنا اونیسوان [19] مکروہ جان بوجھکر
کوئی سنت نماز کی نکرنا کہ جان کہ سنت کو کسی نے اگر اہانت
سے نہ کیا وہ کافر ہوا

نماز بائیس چیزونسے توٹتی ہے

نماز بائیس[۲۲] چیزونسے توٹتی ہے

پھلی[۱] چیز کسیکو السلام علیکم بولنا - دوسری[۲] چیز جواب سلام کا دینا - تیسری[۳] چیز تھوڑی یا بہت بات کرنا - چوتھی[۴] چیز واسطے دنیاکے رونا پانچوین[۵] چیز واسطے اوسی دنیا کے پکارنا چھٹی[۶] چیز واسطے اوسی کے اُف کرنا ساتوین[۷] چیز واسطے اوسی کے آہ بھرنا آٹھوین[۸] چیز کچھہ کہانا - نوین[۹] چیز کچھہ پینا - دسوین[۱۰] چیز کوئی بات کا جواب دینا - گیارھوین[۱۱] چیز بعیذ رکھارنا بارھوین[۱۲] چیز اللہ سے دنیا کی مُراد مانگنا - تیرھوین[۱۳] چیز منھہ طرف سے قبلہ کے پھیرنا چودھوین[۱۴] چیز نماز کا کوئی رکن نکرنا یعنے قیام یا رکوع یا سجدہ چھوڑ دینا - پندرھوین[۱۵] چیز قرارت نہ پڑہنا یعنے کلام اللہ سے کچھہ نہ پڑہنا - سولوین[۱۶] چیز ناف سے گھٹنے تک اکثر عضو کا کہلنا یعنے بہت سے ران یا بہت گھٹنا یا دوسرا بدن دیکھنا - ستروین[۱۷] چیز کلام اللہ دیکھکر پڑہنا - اٹھاروین[۱۸] چیز اپنے امام کے سیوائے دوسریکو بتانا - اونسوین[۱۹] چیز - ایک رکن مین تین حرکت کرنا یعنے تمام قیام یا تمام رکوع یا دوسرے رکنو نمین ایک ہاتھہ سے تین[۳] مرتبہ کچھہ کام کرنا یعنے پگڑی

یا کپڑا درست کرنا - بیسوین چیز دونون ہاتون سے ایک مرتبہ کچھہ کام کرنا - اکیسوین چیز ایسی حرکت کرنا کہ دوسرا دیکھنے والا سمجھے نماز مین نہین ہے بائیسوین چیز خندہ کرنا جاننا کہ ہنسنا تین قسم پر ہی ایک قہقہہ دوسرا خندہ تیسرا تبسم - قہقہہ وہ ہے کہ آواز ہسنے والے کا بازو والا سُنے اوس سے وضو جاتا ہے - خندہ وہ ہے کہ ہنسنے والا اپنا آواز آپ سُنے اوس سے نماز جاتی ہے - تبسم وہ ہے کہ آپ بھی نہ سُنے یعنے لبون مین مسکراوے اوس سے نہ وضو جاتا نہ نماز جاتی بوجہ کہ رات دن مین سترا رکعت پڑھنا فرض ہے فجر کو دو رکعت ظہر کو چار رکعت عصر کو چار رکعت - مغرب کو تین رکعت عشا کو چار رکعت وقت فجر کا ابتدا، صبح صادق سے آفتاب نکلے تک ہے ابتدا صبح صادق کی چار گھڑی رات سے ہوتی ہے - لاکن - روشنی ہوئی پر پڑھنا مستحب ہے وقت ظہر کا ابتدا آفتاب ڈھلنے سے سایہ ہر شئے کا سیوائے سایہ اصلی کے دو برابر ہوئی تک ہے - سایہ اصلی وہ کہ وقت سر پہ ہوئے آفتاب کے زمین پر پڑے - جاڑون کے

رات دنمین سترا رکعت فرض

بیان اوقات نماز

دنون مین سایه اصلی طرف شمال کے پڑتا ہے اور بعضے
دنون مین دہوپ کے نہین پڑتا ہے لاکن سوائے سایه
اصلی کے سایه اول مین پڑہنا مستحب ہے اور وقت
عصر کا بعد دو سایه کے آفتاب ڈوبے تک ہے لاکن زرد
ہوئے پر آفتاپ کے پڑہنا کراہیت ہے اور وقت مغرب کا
بعد آفتاب ڈوبے کے شفق ڈوبے تک ہے جاآن کہ بعد
آفتاب ڈوبے کے سرخی ہوتی ہے بعد سرخی کے سفیدی
ہوتی ہے اوس سفیدی کو شفق کہتے ہین دو گھڑی رات تک
شفق رہتی ہے۔ لاکن بہت تارے نکلے پڑہنا کراہیت ہے
اور وقت عشا کا بعد سفیدی ڈوبے کے سفیدی تک صبح
صادق کی ہے لاکن چھ گھڑی رات سے پھر رات تک پڑہنا
مستحب ہے جاآن کہ نماز عیدین کے اور جمعه کی اور وتر کی

نیت نماز عیدین

واجب ہے نیت عیدین کی یه ہے دو رکعت نماز
واجب پڑہنا ہون مین اس عید الفطر کی یا اس عید الضحی
کی سات چھ تکبیرون کے پیچہے اس امام کے واسطے الله

نیت جمعه

تعالی کے اور نیت جمعه یه ہے دو رکعت نماز پڑہتا ہون
مین اس جمعه کی بدلے مین فرض ظہر کے پیچہے اس امام کے

نیت وتر

واسطے اللہ تعالی کے اور نیت وتر کی یہہ ہے تین رکعت نماز واجب الوتر کی پڑہتا ہون مین واسطے اللہ تعالی کے تیسری رکعت مین بعد ضم سورہ کے دونون ہاتھ کانون تک اٹھا کر تکبیر کہکر پھر ہات باندہے بعدہٗ دعاء قنوت اس طور سے پڑہے اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْتَعِیْنُکَ وَنَسْتَغْفِرُکَ وَنُؤْمِنُ بِکَ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْکَ وَنُثْنِیْ عَلَیْکَ الْخَیْرَ وَنَشْکُرُکَ وَلَا نَکْفُرُکَ وَنَخْلَعُ وَنَتْرُکُ مَنْ یَّفْجُرُکَ اَللّٰھُمَّ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَلَکَ نُصَلِّیْ وَنَسْجُدُ وَاِلَیْکَ نَسْعٰی وَنَحْفِدُ وَنَرْجُوْ رَحْمَتَکَ وَنَخْشٰی عَذَابَکَ اِنَّ عَذَابَکَ بِالْکُفَّارِ مُلْحِقٌ بعد دعا قنوت کے رکوع کرکے نماز تمام کرے جان کہ سنت دو قسم پر ہے ایک موکدہ دوسرے غیر موکدہ موکدہ وہی ہے کہ نبی ہمارے صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تمام عمر پڑہے ہووین ایک دو مرتبہ نہ پڑہے ہووین غیر موکدہ وہ ہے کہ تمام عمر مین ایک دو مرتبہ پڑہے ہووین رات دن مین سنت موکدہ کی بارہ رکعت ہین دو رکعت آگے فجر کے چار رکعت

رات دن مین سنت موکدہ بارہ رکعت ہین

آگے ظہر کے دو رکعت بعد ظہر کے دو رکعت بعد مغرب کے
دو رکعت بعد عشا کے بیچ جمعہ کے دس رکعت موکدہ ہین
چار رکعت آگے جمعہ کے چھہ رکعت بعد جمعہ کے رات
دن مین سنت غیر موکدہ کی آٹھ رکعت ہین چار رکعت آگے
عصر کے چار رکعت آگے عشا کے سنت موکدہ کا نہ پڑھنے والا
گنہگار ہے اور آخرت مین عذاب کے سزاوار ہے۔
واسطے سنت غیر موکدہ کے مختار ہے پڑھے یا نہ پڑھے
لاکن نہ پڑھنے والا ثواب عظیم کا چھوڑنے والا ہے سجدہ
سہو کے پانچ سبب پہلا سبب تاخیر فرض کرنا یعنے بعد
تکبیر تحریمہ کے دیر سے قرات شروع کرنا یا بعد قرات کے
ٹھہر کر رکوع کرنا یا دوسرے کوئی فرض کو دیر کرنا دوسرا سبب
دو مرتبہ بھولے سے رکن ادا کرنا یعنے دو قیام یا دو رکوع
یا تین سجدہ کرنا تیسرا سبب رکن کی تقدیم تاخیر کرنا یعنے
بعد تکبیر تحریمہ کے پہلے رکوع کرنا بعد قیام کرنا یا پہلے سجدہ
کرنا بعد رکوع کرنا یا اور کسی رکن کو آگے پیچھے کرنا چوتھا
سبب دو مرتبہ واجب کو ادا کرنا یعنے دو مرتبہ سورہ
الحمد کا پڑھنا۔ یا نماز فرض مین دو مرتبہ بیچ کا قاعدہ بیٹھنا

سجدہ سہو کے پانچ سبب

یا اور کوئی واجب کو دو مرتبہ ادا کرنا - پانچواں سبب ترکِ
واجب کرنا - الحمد کا سورہ پڑھنا یا ضم سورہ نکرنا یا بیچ کا قاعدہ
نمازِ فرض کا نہ بیٹھنا یا قرارت پکار کر پڑھنے کی جائے آہستہ
پڑھنا یا آہستہ پڑھنے کی جائے پکار کر پڑھنا یا سوائے اونکے
اور کوئی واجب چھوڑ دینا تمام ان صورتوں مین سجدۂ سہو
آتا ہے سجدہ سہو کا اس طور سے ادا کرے کہ قاعدۂ آخر مین
بعد اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ پڑھنے کے
امام ایکطرف سلام پھیرے اور اکیلا دو طرف سلام پھیر کر
دو سجدہ کرے بعد سجدون کے پھر ابتدا سے التحیات پڑھکر
سلام پھیرے اللہ تعالی اپنے رحم سے اس نماز کو مانند نماز بے
سہو کے قبول کرتا ہے جاننا کہ سہو امام کا مقتدیون تمام پر ہے
سہو مقتدیونکا امام پر نہین بلکہ طفیل سے امام کے معاف ہے

نماز قصر کے تین سبب

نماز قصر کے ۳ تین سبب - سفر مین حکم آدھی نماز پڑھنے کا ہے
قصر نام اوسکا ہے پہلا سبب ارادہ سفر کا تین دن کے راہ
کا ہووے دوسرا سبب اپنی بستی کے گھر دیکھنا موقوف
ہووین یعنے اپنے گھر سے سفر کو نکلے دس یا پانچ قدم پر وقت
نماز کا آیا اوس جا قصر نہ پڑھے یا سفر سے آتے وقت -

اپنی بستی کے گہر دیکھنے لگے وہان سے قصر موقوف ہے تیسرا سبب
رہنے والا امام مُسافر کا ہووے یعنے اگر بستی والا امام مسافر
ہووے مُسافر تابعداری سے امام کے نماز تمام کری اور اگر مسافر امام
رہنے والونکا ہوا اپنے قصر پڑہے مقتدیان بعد سلام پہیرنے
امام کے باقی نماز تمام کرلین کوئی سفر مین قصر نہ پڑہا نہایت گناہ
مین گرا کسواسطے کہ اوس نے اللہ تعالی کے حکم سے مُنہ پہیرا

اقامت کے دو سبب

اقامت کے دو سبب یعنے قصر موقوف ہونے کی دو سبب
پہلا سبب مُسافر اپنے گہر کو پُہنچے دوسرا سبب کسی جاے
پندرہ دن رہنے کی نیت کرے اگر کوئی اندر پندرہ دنکے جانا ہو نکلا
لاکن برسون مہینون نکلے نہین جاتا ہے قصر پڑہتے رہے جان کہ فرض
دو قسم پر ہے ۔ ایک فرض عین دوسرا فرض کفایہ فرض عین وہ ہی جبتک ہر ہر
شخص اپنی ذات سی نہ کری ادا نہین ہوتا ہے مانند نماز روزے کے

فرض کفایہ

فرض کفایہ وہ ہے جماعت ہی یا گہر سے ایک شخص ادا کری سب پر سے ادا ہوے
مانند جواب چہیکنے کے اور جواب سلام کے اور پوچہنی بیمار کے
اور نماز جنازے کے یعنے جماعت مین کسی نے چہینک کر
الحمد للہ بولا یا کسی نے جماعت پر سلام کہا ایک سنے جواب
دیا سب پر سے فرض ادا ہوا یا جماعت سے ایک نے

واسطے پوچھنے بیمار کے گیا سب پرسے ادا کیا اسیطور نماز جنازہ ایک نے جماعت سے جا کر پڑھا سب کے ذمہ کی ادا کیا ۔

بیان غسل میت

بیان غسل میت کا

غسل میت مستحب ہے کہ نہلانے والا میت کا خویش نزدیک کا ہووے یعنے باپ یا بھائی یا بیٹا ہووے اور باوضو ہووے اگر اوسے علم نہلانے کا نہین ہے ۔ دوسرا کوئی پرہیزگار نہلاوے پہلے عود تختے کو دلا کر میت کو اوپر اوس کے سلا کر تمام کپڑے اوس میت کے اوتار کر لنگے ناف سے گھٹنے تک ڈھانپ کر نہلانا شروع کرے اور سوا اسے نہلانیوالون کے دوسرے نہ دیکھین نہلاتے تک عود جلاوے اور غفرانک یا رحمان بولتے رہے بیر کے پتے ڈالکر پانی گرم کرے اگر نہ ملین سادہ پانی کفایت کرتا ہے پہلے ایک ڈھیلے سے استنجے کی جاے کو صاف کرے بعدنین یا پانچ یا سات ڈھیلے سے پاخانہ کی جائے کو صاف کر کر کپڑا ہاتون کو لپیٹ کر استنجے پاخانہ کی جائے دہو کر وضو کراوے بغیر منہ مین اور ناک مین پانی ڈالنے کے لاکن مستحب ہے کہ کپڑا گیلا اونگلی پر لپیٹ کر دانتون پر پھراوے اور سوراخ

ناک کے اسی طور سے صاف کرے بعد وضو کے اگر بال ڈاڑہی کے
اور سر کے ہووین لعاب سے چہال گلخیر و کی دہووے
وگرنہ صابون کفایت کرتا ہے بعدہ کروٹ کرے اوپر
بائین مونڈھے کے اور دہووے سیدہا طرف تمام اوسکا
اِس طور سے کہ پانی تختے تک پُہنچے بعد اوسکے کروٹ
کرے اوپر سیدہے مونڈھے کے اور دہووے بایان
طرف تمام اوس کا بعدہ ٹیکا پیچہے دیکر آہستہ پیٹ ملے
اگر پاخانے کے یا پیشاب کے جائے سے کچھ نکلے اوسے
دہووے پہر دوبارہ اوضو نہ کراوے اگر میت پہولی ہی
فقط پانی پیٹ پر ڈالے بعد اوس کے موافق ترتیب
سابق کے تین مرتبہ کروٹ کرے ہر کروٹ مین تین تین
یا پانچ پانچ یا سات سات مرتبہ پانی ڈالے بوجہ کہ زیادہ
سات مرتبہ سے کراہیت ہے بعد غسل کے کفن پہناوے
ایسے کپڑے کا کہ عید اور جمعہ کو پہنتا تہا جان کہ مرد کو کفن سُنت
تین کپڑے ہین ایک کفنی دوسرے ازار تیسرا لفافہ
کفنی گلے سے ٹخنون تک ازار اور لفافہ سر سے پاؤن تک
اور عورتون کو پانچ کپڑے سوائے ان تین کے دو کپڑے

بیان کفن میت

اور ہین ایک سر بند دوسرا سینہ بند درازی سر بند کی دو گز شرعی اور چوڑائی ایک بالش درازی سینہ بند کی تین گز اور چوڑائی بغل سے ران تک اگر کفن سنت نہ ملے مرد کو کفن کفایت دو کپڑے ایک ازار دوسری لفافہ اور عورت کو تین کپڑے ایک کفنی دوسرے ازار تیسرا لفافہ اور اگر پھر بھی نہ ملے کفن ضرور جتنا کہ پاوے دیوے اگر کفن مطلق نہ ملے میت کو بیچ گھانس خوشبو کے یعنے روسہ وغیرہ کے لپیٹے جان کہ پہلے لفافہ اوپر اوس کے ازار اوپر اوس کے کفنی بچھا کر میت کو اوپر اوس کے سُلا کر خوشبو لگاوے یعنے عطر ملے بعدہٗ کافور سات جگہہ لگاوے ایک پیشانی دو ہتیلیان دو گھٹنے دو پنجے پانون کے بعدہٗ پہلے ازار بائین طرف سے پیچھے سیدہے طرف سے لپیٹ کر بعد اوس کے لفافہ اوسی طور سے لپیٹے بعدہٗ تین جاے باندہے ایک اوپر سر کے دوسرا نہ بیچ کمر کے تیسرا نیچے پانون کے اور عورتون کو بعد کفنی پہنانے کے بال سر کے دو حصے کر کر چہاتی پر ڈال کر پیچھے اوس کے سر بند یعنے دامنی اوپر سر کے اوڑا کر دونو پلوون سے دونو طرف سے بال لپیٹے

بیان نماز جنازہ

پیچھے اوس کے سینہ بند پیچھے اوس کے لفافہ لپیٹ کر تین جا بگہ باندہے اور نماز موافق ترتیب لکھے ہوئے کے پڑہے بوجکہ نیت نماز جنازہ کی فرض ہے۔ اگر جنازہ مرد کا ہے برابر سینہ کے کھڑے رہے اگر جنازہ عورت کا ہے برابر سر کے کھڑے رہے اور نیت یون کرے نماز پڑہتا ہون مین اس جنازہ کی ساتھ چار تکبیرون کے اور دعا واسطے اس میت کے اگر امام ہووے پیچھے اس امام کے بولے واسطے اللہ تعالیٰ کے اللہ اکبر بولکر ہاتھ باندہے بعد اوس کے ثنا پڑہے یعنے سُبحانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبارَكَ اسْمُكَ وَتَعالىٰ جَدُّكَ وَجَلَّ ثَناؤُكَ وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ پڑہے بعد اوس کے پھر بغیر ہاتھ اوٹھانے کے اللہ اکبر بول کر درود کہ بعد التحیات ہے تمام پڑہے پھر بغیر ہاتھ اوٹھانے کے اللہ اکبر بول کر پھ دعا پڑہے اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنا وَمَيِّتِنا وَشاهِدِنا وَغائِبِنا وَصَغِيْرِنا وَكَبِيْرِنا وَذَكَرِنا وَاُنْثانا اَللّٰهُمَّ مَنْ اَحْيَيْتَهٗ مِنّا فَاَحْيِهٖ عَلَى الْاِسْلامِ وَمَنْ تَوَفَّيْتَهٗ مِنّا فَتَوَفَّهٗ عَلَى الْاِيْمانِ ط بعد اس دعا کے پھر اللہ اکبر بولکر سلام پھیرے نماز جنازہ تمام ہوئی۔ اگر جنازہ لڑکے کا ہے

یہہ دعا پڑہے اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ لَنَا فَرَطًا وَّاجْعَلْهُ لَنَا اَجْرًا وَّذُخْرًا وَّاجْعَلْهُ لَنَا شَافِعًا وَّمُشَفَّعًا اور اگر جنازہ لڑکی کا ہے تو یون پڑہے اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا لَنَا فَرَطًا وَّاجْعَلْهَا لَنَا اَجْرًا وَّذُخْرًا وَّاجْعَلْهَا لَنَا شَافِعَةً وَّمُشَفَّعَةً

بیان روزہ ہاے رمضان

بیان روزے ماہ رمضان المبارک کا

جان کہ روزے تمام ماہ رمضان کے اور نیتین اون کے فرض ہین نیت یہہ ہے نَوَیْتُ اَنْ اَصُوْمَ غَدًا فَرْضًا مِّنْ شَهْرِ رَمَضَانَ الْمُبَارَكِ لِلّٰهِ تَعَالٰی یا یون کہے روزہ رکہنا ہون مین فرض اس ماہ رمضان کا واسطے اللہ تعالی کے جان کہ بعد آدھی رات کے ساتوان حصہ رات کا باقی رہے تک سحر کرنا سنت ہے ساتوان حصہ رات کا چہار گہڑی ہوتی ہے بعضے دراز راتون مین سوا یا ساڑہے چار گہڑی ہوتی ہے لاکن قریب ساتوین حصہ کے کہانا کہانے سے سنت نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بخوبی ادا ہوتی ہے پس وہان سی کہ صبح صادق شروع ہے آفتاب ڈوبے تک تین چیزین حرام ہین ایک چیز کچہہ کہانا دوسری چیز کچہہ پینا تیسری چیز جماع کرنا جب یقین ہوا کہ آفتاب ڈوبا

مختار ہے کسی چیز سے افطار کرے کہ وقت افطار کا ہے
نبت افطار کی شرط نہین ہے بلکہ فاتحہ پڑھے ہے اور شکر اللہ کا
کرے اور دعا مانگے کہ وقت قبولیت کا ہے کوئی جان
بوجھ کر بیچ روزہ کے اِن تین چیزون سے ایک چیز کیا
یعنے کچھ کہایا یا کچھ پیا یا جماع کیا اوس پر قضا اوس روزے
کی اور کفارہ آیا یعنے ایک غلام یا ایک باندی آزاد کرے
اور ایک روزہ قضا کا رکھے ۔ اور اگر باندی غلام میسر نہین تو
ساٹھ غریبون کو پیٹ بھر کہانا کھلاوے اور ایک روزہ
رکھے اور اگر قدرت کہانا کہلانے کی نہین تو ساٹھ روزے پے
در پے رکہے اور روزہ قضا کا رکھے اگر کوئی مٹی یا کنکرے
یا موتی یا سیپی سوائے اِن کے جو چیز کہ نہین کہانے کی ہے
کھایا یا غرغرہ کیا یا ہاتھ سے شہوت باہر نکالا یعنے انزال
کیا روزہ گیا لاکن بغیر کفارہ کی قضا روزہ لازم پڑا اور اگر کسی نے
بھولے سے پیٹ بھر کر کہایا یا تہوڑا میٹ کہانا کہایا یا پانی پیا یا تہوڑے
خود بخود چہوٹ گیا یا خواب مین جماع سے انزال کیا
روزہ نہین گیا اور اگر کسی نے کہانے کی چیزون سے
زبان پر رکھا ۔ لاکن حلق تک نہین پھونچا تو روزہ مکروہ ہوا

یا کسی نے روٹی چابکر لڑکے کو کھلایا وقت ضرورت کے جائز آیا اور اگر کسی نے حجامت کیا یعنے فصد لیا جو کون سے سرنگیون سے لہو نکالا یا سرمہ آنکھون مین لگایا یا تیل سر مین ڈالا یا خوشبو سونگا ان تمام صورتون مین روزہ نہین گیا اور کچھ گناہ نہین ہوا بجو امت محمد صلے اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم سے یہہ دعا بعد کہنے یا سننے اذان کے پڑہیگا

دعا بعد از اذان

اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَالصَّلٰوةِ الْقَائِمَةِ اٰتِ مُحَمَّدَنِ الْوَسِيْلَةَ وَالْفَضِيْلَةَ وَالدَّرَجَةَ الرَّفِيْعَةَ وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَنِ الَّذِيْ وَعَدْتَّهٗ دامن شفاعت مین لپٹا رہیگا گوش دل سے سن اور پھول ایمان کی

بیان شفاعت کبریٰ

اعتقاد کے ہاتھہ سے چن کہ دن قیامت کے جلال سے اللہ جل جلالہ کے لوح اور قلم اور عرش سے فرش تک کل مخلوقین اور ملائکین و مقربین اور مرسلین مکملین لرزان اور ترسان رہینگے کسی کو قدرت دم مارنے کی نہین رہیگی اوس وقت سید المرسلین صلوۃ اللہ علیہ و آلہ وسلم بیچ مقام محمود کے سجدہ ادا کرینگے اور ثنائے الٰہی

بجا لاوینگے۔ پس اللہ جل جلالہ ساتھ رحم تمام کے کلام رحمت العالمین سے کریگا اور فرماویگا اے رسول میرے اور اے مقبول میرے سر اوٹھا اور مانگ کیا مانگتا ہے اے حبیب میرے اور اے محبوب میرے ہر کوئی رضا میری چہتا ہے مین رضا تیری چہتا ہون اوس وقت شفیع المذنبین پہلے شفاعت جبرئیل علیہ السّلام کی اور جمیع ملائکہ کی کر کر بعدہٗ ساتھ امت اپنے تمام امتونکے شفاعت کرینگے بمجرد کلام کرنے اللہ جل جلالہ نے ساتھ خیر الانام کے تمام مخلوق اور ملائکہ اور مرسلین کو تسکین خاطر ہوگی جان کہ تسکین خاطر کُل کی شفاعت کُل کی ہے سبب پہلے شفاعت جبرئیل علیہ السّلام کا یہہ ہے کہ اس دار دنیا مین جبرئیل علیہ السّلام نے سیدالمرسلین صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم سے عہد و پیمان کئے ہین اور عرض کئے ہین اے سیّد و اے محبوبِ خدا دن قیامتکے پہلے شفاعت واسطے جبرئیل کے جناب باری مین کلام کیجیے۔ بعدہٗ جمیع ملائکہ مقربین اور مخلوق کی شفاعت کیجیے اے وہ لوگون کہ دم امت محمّدی صلی اللہ علیہ آلہ وسلم

کا مارتے ہو لازم کہ فرمان سے اون کے ہرگز نہ سر پھیرو
اور شرع سے سر مو تجاوز نکرو اور نمازِ پنجگانہ ادا کرو اور
جان و مال اپنا اُنپر فدا کرو اور محبت میں اون کے مرو کہ دن
قیامت کے شفاعت بین اون کے رہو پس یہ مسکین بے
تسکین کہ نعلین بردار سیدّ المرسلین صلے اللہ علیہ و آلہ
وسلّم کا ہے چند مسئلہ ضرور یہ نماز کیواسطے یاد کرنے
لڑکوں کے تحریر کرکر نام اس کا صورت نماز
رکھا ہے آلٰہا خدا یا غفور ارحیما طفیل سے صورت محمدی
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَیْہٖ وَاٰلِہٖ صورت
نماز کو قبول کرکر اس مسکین کو اور والدین کو اور
برادران اور اقربا اور محبان اور کاتبان اور
ناظران اور قاریان کو اور کُل مُسلمین اور مسلمات
کو اور مومنین اور مومنات کو دامن بین شفاعت
حضرت سیّد المرسلین صلّے اللہ علیہ و آلہٖ وسلّم کے
لپیٹ آمین ثم آمین بیچ تاریخ دوسری محرم الحرام
کے کہ سنہ ۱۲۵۴ بارہ سو چوپن ہجری نبوی صلے اللہ
علیہ و آلہ وسلّم گذرے تھے کہ نقش صورتِ نماز کا

پردہ بطون سے صفحہ ظاہر پر اوٹھا تمت تمام شد
محمدؐ گر نہ ہووے کس ہووے نہ ہووے ہر دو عالم را وجودی
صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وآلہ واصحابہ وسلم
دائما کثیرا کثیرا
ط

تجوید الحروف

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ا ب ت ث ج ح
قلب اخفا اظہار

خ د ذ ر ز س
اخفا ادغام بے غنہ اخفا

ش ص ض ط ظ
اخفا اخفا

ع غ ف ق ك

اظہار اخفا اخفا

ل م ن و ھ

ادغام باغنہ ادغام باغنہ

ء ی ب

اظہار

والسلام

رسالہ قرارت موسوم بہ دوائر التجوید

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام

علیٰ رسولہٖ محمدٍ وّ آلہٖ واصحابہٖ اجمعین

بعد حمد وصلوٰۃ کے فقیر مسکین چند دوائر قرارت کے واسطے تفہیم بچون کے تحریر کیا ہے

لازم ہے کہ ہر بزرگ کو کہ اپنی خوردونکو یاد دلا کر موافق اسکے قرارت درست کراوین

مانند اللہ اکبر کے اور نصر اللہ والفتح کے

مانند بسم اللہ الرحمن الرحیم اور الحمد للہ رب العالمین

مانند من بعد وانت حل بھذا البلد کے

مانند فمن یعمل مثقال ذرۃ خیرا یرہ کے باقی واو میم نون کی مثال قیاس کرا اوپر اسکے

مانند ان [illegible] اور ولم یکن لہ کفوا احد کے باقی دو مثالان [illegible]

مانند وامنھم من خوف اور کفوا احد کے باقی دس مثالان [illegible]

جان کہ یہہ قطرہ قرارت کا ہے اور دریائے عظیم

قاعدہ اخفا بعد نون ساکن اور تنوین کے

مانند
فَاَمَّا مَنْ طَغٰی
اور کَاْسًا دِهَاقًا کے
باقی اٹھائیس مثالاں قیاس کر
اوپر اس کے

قاعدہ تفخیم را ماقبل حرف زبر کے

مانند
یا ارحم الراحمین
اور یا رب العالمین
کے اور باقی دو مثال قیاس
کر اوپر اس کے

اور ہووے باریک

مانند
وَفِرْعَوْنَ
اور
وَنَمَارِقُ
کے

آگے ہے وصلے اللہ تعالی علے خیر خلقہ محمد
وآلہ واصحابہ اجمعین

رسالۂ قرارت موسوم بہ قواعد التجوید

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَیْرِ الْمُرْسَلِیْنَ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ

قاعدہ قلب بعد نونِ ساکن اور نونِ تنوین کے **ب** آوے تو نون کے تئین بدل میم سے کرتے ہین اور باغنہ پڑھتے ہین مانند مِنْ بَعْدِ وَاَنْتَ حِلٌّ بِھٰذَا الْبَلَدِ کے

قاعدہ ادغام باغنہ بعد نونِ ساکن اور نونِ تنوین کے یومن مین سے کوئی حرف آوے تو نون کے تئین بدل اُس حرف سے کرتے ہین اور باغنہ پڑھتے ہین مانند فَمَنْ یَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّۃٍ خَیْرًا یَّرَہٗ کے

قاعدہ ادغام بے غنہ بعد نونِ ساکن اور نون تنوین کے ر یا ل آوے نون کے تئین بدل ر سے یا ل سے کرتے ہین اور بغیر غنہ کے پڑھتے ہین مانند اَنْ رَّاٰہُ اسْتَغْنٰی وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ کُفُوًا اَحَدٌ کے

قاعدہ اظہار بعد نونِ ساکن اور نونِ تنوین کے ء اور ھ اور ح اور خ اور ع اور غ ان چھے حرفوں مین سے

کوئی حرف آوے نون کے تئیں ظاہر کرتے ہین اور پڑھتے ہین مانند
وَاٰمَنَھُمْ مِّنْ خَوْفٍ ۞ کُفُوًا اَحَدٌ کے قاعدہ
اخفا بعد نون ساکن اور نونِ تنوین کے ت ث
ج د ذ ز س ش ص ض ط ظ
ف ق ك اِن پندرہ حرفون سے کوئی حرف
آوے نون کے تئین اخفا کرتے ہین یعنے پوشیدہ کر کر سات
غنہ کے پڑھتے ہین مانند فَاَمَّا مَنْ طَغٰی ۞ وَکَاْسًا
دِھَاقًا کے قاعدہ تفخیم ماقبل لفظ مبارک اللہ کے پیش
آوے یا زبر آوے لفظ مبارک کے تئین پُر پڑھتے ہین مانند
اَللّٰہُ اَکْبَرُ ۞ نَصْرُ اللّٰہِ وَالْفَتْحُ کے قاعدہ ترقیق ماقبل
لفظ مبارک کے زیر آوے یا خود زیردار ہووے لفظ مبارک کے
تئین باریک پڑھتے ہین مانند بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۞ کے قاعدہ تفخیم را
ماقبل حرف را کے پیش یا زبر ہووے یا خود پیش دار ہووے
یا زبر دار ہووے پُر پڑھتے ہین مانند یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ
یَا رَبَّ الْعٰلَمِیْنَ کے قاعدہ ترقیق را ماقبل حرف
را کے زیر ہووے یا خود زیر دار ہووے باریک

پڑھتے ہین مانند فِرعَون وَنَمارِق کے وَصلّے اللہُ
تَعالٰی عَلےٰ خَیرِ خَلقِہٖ سَیّدِنا مُحَمَّدٍ وَ اٰلِہٖ
وَاَصحَابِہٖ اَجمَعِینَ بِرَحمَتِکَ یَا اَرحَمَ
(الرّاحِمِینَ)

رسالہ قرارت موسوم بہ ہدایت القُرّاء

بسم اللہ الرّحمٰن الرّحیم

اَلحَمدُ لِلّٰہِ رَبِّ العَالَمِینَ الصَّلوٰۃُ وَالسَّلامُ عَلےٰ
خَیرِ المُرسَلِینَ مُحَمَّدٍ وَ اٰلِہٖ وَاَصحَابِہٖ اَجمَعِینَ
بعد حمد وصلوٰۃ کے اے تلاوت کرنیوالے قرآن شریف کے
اللہ تعالیٰ نے تعریف مین اور توصیف مین تیرے
حدیث قدسی فرمایا ہے۔ جو چاہے کہ میرے سے بوسطہ
باتین کرے پس وہ کلام شریف پڑھے اسواسطے فقیر مسکین نے
چند قواعد قرائت کے ساتھ سہل طریق کے بیان کیا ہی
لازم ہے قاری کے تئین کہ موافق اوس کے قرارت پڑھے
تاکہ نرمی سے باتین خدا ئے باری سے کرے اے قاری
نون اوپر دو قسم کے ہے ایک نون ساکن جزم دار کے
تئین کہتے ہین مانند آنْ کے دوسری نون تنوین دو پیش

دو زبر دو زیر کے تنوین کہتے ہین مانند بَ کے تمام اٹھائیس ۲۸
حرف ہین اون مین سے ب بعد اون دو نو نون کے
آوے نون کے تنوین بدل میم سے کرتے ہین او ر سات
غنّہ کے پڑھتے ہین غنّہ وہ ہے کہ آواز طرف ناک کے جاوے
مانند مِنْم بعدِ وَ انتَ حِلٌّم بِهٰذا البَلَدِ
کے اسے قاعدہ قلب کہتے ہین باقی رہے ستائیس ۲۷
حرف اون مین سے ی و م ن کہ مجموع اونکا
یو مِن ہوتا ہے بعد اِن دو نون نو نون کے
آوے ادغام سات غنہ کے کرتے ہین یعنے نون کے
تنوین بدل اوس حرف سے کرتے ہین اور باغنہ
پڑھتے ہین مانند فَمَنْ یَّعمَل مثقالَ ذرّۃٍ خیرًا
یَّرَہٗ کے باقی چھ ۶ مثالان قیاس کر اور اِسکے
اِسے قاعدہ ادغام کہتے ہین باقی رہے تئیس ۲۳ حرف
اون مین سے ر ل بعد اون دو نون نو نون کے
آوے نون کے تنوین بدل ر سے کرتے ہین اور ر
مین ادغام کرتے ہین اور بغیر غنہ کے پڑھتے ہین مانند
اَنْ رَّاٰہُ اسْتَغْنٰی کے یا نون کے تنوین بدل لام سے

کرتے ہین اور لام مین ادغام کرتے ہین یہان بھی بغیر
غنہ کے پڑھتے ہین مانند وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ کُفُوًا
اَحَدٌ کے اگر ساری اور لام یُؤْمِنُ مین
شریک ہووے مجموع اوس کا یَرْمَلُوْنَ ہوتا ہے
اسے قاعدہ یَرْمَلُوْنَ کہتے ہین باقی رہے اکیس ۲۱
حرف اون مین سے ۶ اور ھ اور ح اور خ
اور ع اور غ ان حرفون کو حرف حلقی کہتے
ہین بعد اون دو نون نو نون کے آوے اون دونو
کو ظاہر کرتے ہین اور پڑھتے ہین مانند وَ اٰمَنَهُمْ
مِنْ خَوْفٍ اور کُفُوًا اَحَدٌ کے باقی ونس ۱۵
مثالان قیاس کر اوپر اس کے اسے قاعدہ اظہار کہتے
ہین باقی رہے پندرہ حرف ت ث ج د
ذ ز س ش ص ض ط ظ ف
ق ك اِن پندرہ حرفون سے بعد اون دونو
نونون کے کوئی حرف آوے نون کے تئین اخفا کرتے ہین
یعنے پوشیدہ کر کر سات غنہ کے پڑھتے ہین مانند
فَاَمَّا مَنْ طَغٰی اور وَ کَاْسًا دِهَاقًا

کے باقی اٹھائیس مثالان قیاس کرا وپر اسکے اسے قاعدہ
اخفا کہتے ہین اسے قاری لفظ مبارک اللہ دل سے
تیرے جاری ماقبل اوس کے پیش یا زبر آوے لفظ کے
تین پر پڑھتے ہین مانند اَللّٰہُ اَکْبَرُ اور نَصْرُ اللّٰہِ وَالْفَتْحُ
کے اسے قاعدہ تفخیم کہتے ہین اگر ماقبل اوس کے زیر آوے
یا خود زیر دار ہووے لفظ مبارک کے تین باریک
پڑھتے ہین مانند بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ کے اور
اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ کے اسے قاعدہ
ترقیق کہتے ہین اور اسی طور سے حال حرف ر کا ہے
کہ ماقبل اُس کے پیش ہووے یا زبر ہووے یا خود پیش دار
ہووے یا زبر دار ہووے پُر پڑھتے ہین مانند
یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ اور یَا رَبَّ الْعٰلَمِیْنَ کے
باقی دو مثالان قیاس کرا وپر اس کے اس قاعدہ کے تین
بھی تفخیم کہتے ہین اگر ماقبل حرف ر ی کے زیر ہووے
یا خود زیر دار ہووے باریک پڑھتے ہین مانند وَ فِرْعَوْنَ
اور وَ نَمَارِقُ کے اس قاعدہ کے تین بھی ترقیق
کہتے ہین اسے قاری اللہ تعالیٰ نے کلام شریف مین

فرمایا ہے پڑہو تم قرآن شریف کو سات آہستگی کے یعنے
علم قراءت کے تئین تحقیق کرکر حرف اور مدّ اور تشدید
بخوبی ادا کرو اور رضائے الٰہی مین ڈوبو آے قاری
جو تحریر فقیر کی ہے الف بے قرائت کی ہے اسپر
قناعت نہ کرکر بحر قراءت مین غوطہ مارکر موتی کمالکے تئین بیچ ہاتھ کے
لاکر شب و روز بیچ قرائت کلام مجید کے رہو اور عمر اپنی بیچ
اوس کے آخر کرو تا کہ شفاعت سے کلام شریف کے
دن قیامت کے نجات پاؤ وصلی اللہ تعالیٰ
علیٰ خیر خلقہٖ محمدٍ وّآلہٖ واصحابہٖ
اجمعین برحمتک یا ارحم الراحمین ط

خُطب

الخطبة الاولیٰ لیوم الجمعه

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ ط اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ
الْاَرْضَ ط وَخَلَقَ اٰدَمَ عَلٰی صُوْرَتِہٖ ط اَیْ
عَلٰی صُوْرَۃٍ جَمِیْلَۃٍ شَرِیْفَۃٍ نَجِیْبَۃٍ ط لِاَنَّہٗ
خَلِیْفَۃُ اللّٰہِ ط وَ اللَّازِمُ لِلْخِلَافَۃِ الْاِمْرُ اٰتِیَۃً

الجمالِ و الکمالِ هذا هو الخالقُ العظیمُ الذی
وصف اللہ تعالیٰ حبیبہ صلی اللہ تعالیٰ
علیہ و آلہ وصحبہ وسلم بہ حیث
قال فی کلامہ القدیم و انک لعلی
خلق عظیم ط الخلقُ العظیمُ ھی عکوسُ الاسماء
والصفات التی انطبعت فی مراۃ المحمدیۃ
صلی اللہ علیہ و آلہ وصحبہ وسلم
وظھر فیہ الکمالاتُ القدیمۃ الوجوبیۃ
الربوبیۃ ط لانہ صار محمد صلی اللہ
علیہ و آلہ وصحبہ وسلم فی دار الدنیا
محبًا ومحبوبًا وفی دار الآخرۃ محبوبًا
صرفًا فللہ در من قال فی حقہ ؎
بلغ العلیٰ بکمالہ ٭ کشف الدجیٰ بجمالہ
حسنت جمیع خصالہ ٭ صلوا علیہ
وآلہ ؎ شفیعٌ مطاعٌ نبیٌ کریمٌ ٭ قسیمٌ
جسیمٌ نسیمٌ وسیمٌ ٭ ایھا الناس اعلموا
وافھموا ان نبیکم ورسولکم خیر خلق اللہ

لا شریک لہ لاحد فی مرتبتہ عند اللہ
بل ھو حبیب اللہ لھذا قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ و آلہ وصحبہ وسلم
لی مع اللہ وقت لا یسعنی فیہ ملک
مقرب و لا نبی مرسل۔ تقبل اللہ تعالی
دعاء آدم بسببہ و نجی نوح نبی اللہ بمددہ
و کان النار بردا و سلاما علی خلیلہ
لقوتہ و خرج موسی کلیم اللہ من البحر بنظرہ
فاتبعوا شریعۃ نبیکم و اسلکو الطریقۃ رسولکم
طریق النبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم
علی قسمین القسم الاول اعتقادی و القسم
الثانی عملی۔ و الاعتقادی انما ھو منحصر
فی مذھب اھل السنۃ و الجماعۃ لاخلاف
فیہ قدر راس شعرۃ۔ و کلہ حق حق
حق فالازم علی الناس کلھم ان یعتقد وا
موافق اعتقاداتھم لانہ لاسبب للنجاۃ
و الفلاح الا ھو و العمل منحصر فی اجتہاد

اَلْاَئِمَّةِ الْاَرْبَعَةِ وَهُمْ كُلُّهُمْ عَلَى الْحَقِّ ط فَاتَّبِعْ لِمَنْ شِئْتَ مِنْ هٰؤُلَاءِ الْاَرْبَعَةِ وَاعْمَلْ عَلٰى حُكْمِهٖ وَكُنْ فِيْ مُحَبَّةِ الثَّلَاثَةِ الْبَاقِيَةِ لِمُحَبَّةِ اِمَامِكَ - فَبَعْدَ الْاِعْتِقَادِ لَابُدَّ مِنَ الْعَمَلِ الْكَامِلِ عَلَى الشَّرِيْعَةِ الْمُصْطَفَوِيَّةِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ وَهُوَ اَدَاءُ الصَّلَوٰتِ الْخَمْسَةِ وَصِيَامُ شَهْرِ رَمَضَانَ وَاَدَاءُ الزَّكٰوةِ عَلٰى صَاحِبِ النِّصَابِ وَالْحَجُّ مِنْ اَحْسَنِ الْوُجُوْهِ اِذَا اسْتَطَعْتُمْ اِلَيْهِ سَبِيْلًا ط وَبَعْدَهٗ سُلُوْكُ طَرِيْقِ الصُّوْفِيَّةِ يَعْنِيْ ذِكْرُ اللّٰهِ تَعَالٰى مِنَ الْقَلْبِ وَاللِّسَانِ مُوَافِقُ اِرْشَادِ صَاحِبِ الْاِرْشَادِ لِاَنَّ الْفَنَاءَ وَالْبَقَاءَ وَقُرْبَ اللّٰهِ تَعَالٰى وَمُحَبَّةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ عَلٰى دَرَجَةِ الْكَمَالِ لَا يَحْصُلُ اِلَّا بِهٖ وَالذَّاكِرُ كَذَا يَصِلُ اِلَى الْاِيْمَانِ الْحَقِيْقِيِّ - وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ ط

اَلْخُطْبَةُ الثَّانِيَةُ لِيَوْمِ الْجُمُعَةِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ط اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ قَدَّرَ لَنَا الْاِيْمَانَ ط اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ مُحَمَّدٍ وَاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهِ الَّذِيْنَ

هُدَىٰ وَنَاطِرِيْقِ الْاِسْلَامِ وَالْاِحْسَانِ خُصُوْصًا عَلٰى
اَفْضَلِ الصَّحَابَةِ بِالتَّحْقِيْقِ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ حَضْرَتِ اَبِىْ بَكْرِ
نِ الصِّدِّيْقِ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ ثُمَّ السَّلَامُ مِنَ الْمَلِكِ
الْعَلَّامِ عَلٰى قَاتِلِ الْكَفَرَةِ وَالْمُرْتَابِ مَنْ كَانَ رَأْيُهُ مُوَافِقًا
لِلْوَحْيِ وَالْكِتَابِ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ حَضْرَتِ عُمَرَ ابْنِ الْخَطَّابِ
رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ ثُمَّ السَّلَامُ مِنَ الْمَلِكِ الْعَلَّامِ عَلٰى
جَامِعِ الْقُرْاٰنِ كَامِلِ الْحَيَاءِ وَالْاِيْمَانِ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ
حَضْرَتِ عُثْمَانَ ابْنِ عَفَّانَ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ ثُمَّ السَّلَامُ
مِنَ الْمَلِكِ الْعَلَّامِ عَلٰى اَسَدِ اللّٰهِ الْغَالِبِ مَظْهَرِ الْعَجَائِبِ وَالْغَرَائِبِ
اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ حَضْرَتِ عَلِىِّ بْنِ اَبِىْ طَالِبٍ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ
وَعَلَى الْعَشَرَةِ الْبَاقِيَةِ الْمُبَشَّرَةِ الَّذِيْنَ بَايَعُوْهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَاٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمْ ثُمَّ السَّلَامُ
عَلَى الْعَمَّيْنِ الشَّرِيْفَيْنِ بَيْنَ النَّاسِ حَمْزَةَ وَالْعَبَّاسِ رَضِىَ اللّٰهُ
تَعَالٰى عَنْهُمَا وَثُمَّ السَّلَامُ عَلٰى اُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُسْلِمِيْنَ
حَضْرَتِ خَدِيْجَةِ الْكُبْرٰى وَحَضْرَتِ عَائِشَةِ الصِّدِّيْقَةِ
رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا وَعَلٰى بَاقِيَةِ الْاَزْوَاجِ الْمُطَهَّرَاتِ
رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُنَّ ثُمَّ السَّلَامُ عَلٰى بِنْتِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ

تعالیٰ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم الّتی قال علیہ السلام فی حقہا
الفاطمۃ بضعۃ منّی رضی اللہ تعالیٰ عنہا ثم السلام علے
الامامین الہمامین امیر المؤمنین حضرت الحسن
المجتبیٰ وامیر المؤمنین حضرت الحسین شہید وادی
کربلا رضی اللہ تعالیٰ عنہما ثم السلام علے جمیع الصحابۃ
والتابعین وعلے تبع التابعین رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین

دعائے سلطان الزمان بخواند

اللّٰہم انصر من نصر دین محمد وشریعتہ صلے اللہ علیہ
وآلہ واصحابہ وسلم واخذل من خذل دین محمد
وطریقتہ سہ بار بخواند عباد اللہ رحمکم اللہ
صلّوا صلوٰۃ الجمعۃ واذکروا اللہ فانّ ذکر اللہ
اعلیٰ واولیٰ وافضل واکرم واکبر ۔

تمت

ومن کلامہ الشریف مدظلہم العالی

منہہ سیں بولو بت نہ بچاؤ خدا کیواسطے
دور سیں آئے تمہاری ہم لقا کیواسطے

لطف فرماؤ کرم کی تم کرو ہم پر نگاہ
خدمت شاہی ہیں آئے ہم دعا کیواسطے

مت کہو ای جان مسکیں چل نکل جا دور ہو
دل پھنسا ہے زلف ہیں کالی بلا کیواسطے

ایضاً قصیده منه مدظله و زاد فیضه

ای محمد جانِ من بر تو فدا — آمدی از بحرِ وحدت خوش لقا

گر لقای تو نبودی در جهان — کے شدی اہلِ جہان اہل امان

گر نبودی ذات تو بر من عیان — ذات من معدوم بودی در جہان

ما عدم بودیم فانی در عدم — بوے تو دادہ نشانی از قدم

خوش خرامیدی تو از کتم عدم — خوش نہادی بر سر ہستی قدم

این کرشمہ از کجا آوردہ — ذاتِ حق را تو نمایان کردہ

کنت کنزاً را ظہوری آمدی — ایکہ تو از فہم ما بالاتری

شاد بودی در حریم کبریا — آمدی بر ما عیان را زخفا

سرِ مکنون را تو کردی بر عیان — بی نشان را دادہ بر ما نشان

شاد باد اے سرورِ عالی مقام — از طفیلِ جاہِ تو یابم مرام

این عجب کاری کہ مسکین را نبی
غوطہ دادی در وجود خارجی

تمام شد جلد اوّل لذاتِ مسکین

بعدہ آغاز جلد ثانی

الا بذکر اللہ تطمئن القلوب ط

الحمد للہ مجموعہ ملفوظات سیدنا و مرشدنا حضرت محمد نعیم المعروف بہ
مسکین شاہ صاحب قبلہ مدظلہ و زاد فیضہ المسمیٰ بہ

طمانیۃ القلوب فی ذکر المحبوب

المعروف بنام تاریخی

لذات مسکین

۱۳۱۱ھ

جلد ثانی

مشتمل بر بست رسائل مفصلۂ ذیل

المراقبات	رسالہ ارشادیہ	قرب محبوب	رسالہ سلوک
رمز محبوب	شان محبوب	جلوۂ محبوب	طریق محبوب
دیدار یار	تجلی دلدار	امر معروف	نہی منکر
حواس خمسہ	دکان شیرینی	قال صحیح	مست ناز
نسبت خاص	ناز و نیاز	زیر و بم	برزخ محمدی

خادم حضرت ایشان فقیر مسکین ابوطاہر محمد عبدالقادر کان اللہ لہ بکمال صحت بقالب طبع در رسانید

در مطبع مفید دکن حیدرآباد دکن طبع شد
سنہ ۱۳۱۲

فہرست جلد ثانی لذّات مسکین

تمت

أَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ

الحمد للہ والمنۃ کہ این متبرک مجموعہ تمامی مسائل وارشادات میسّرہ من ملفوظات حضرت پیر و مرشد قدوۃ السالکین زبدۃ العارفین شیخ زمان قطب جہان قلزم جذبات عمان حالات منبع فیوضات سرمدی مقتدائے طریقہ نقشبندی مجددی خلیفۂ خدا چراغ راہ ہدی نائب خیر البشر مجدد مائۃ رابعۃ العشر پیر دستگیر روشن ضمیر سیدنا و شیخنا و مولانا و مرشدنا حضرت **محمد نعیم** المعروف بہ **مسکین شاہ** صاحب قبلہ ادام اللہ تعالے علی رؤسنا ظلہم العالے ما کُرّرت الایّام و اللّیالی ـ المسمّٰی بہ

طُمَانِینَۃُ الْقُلُوْبِ فِیْ ذِکْرِ الْمَحْبُوْبِ

المعروف بنام تاریخی

لذّاتِ مسکین
۱۳۱۱ھ

جلد ثانی

کمینہ غلامان و کمترین خاکروبان و سگِ گرگین آستانہ فیض نشانہ حضرت ایشان قلبی و روحی و مہجتی فداہٗ فقیر حقیر مسکین ابو طاہر محمد عبد القادر رزقنی اللہ تعالیٰ من برکاتہ و نفعنی اللہ عن کمالاتہ و جعلنی اللہ سبحانہ فی الدارین من عبید خدمتہ و احیانی اللہ تعالیٰ و اماتنی و حشرنی فی رضائہ و حبّہ و رحم اللہ عبداً قال آمین ـ بنظر کثرت شوق یاران طریقہ بغرض فائدۂ عام بکمال تصحیح و تنقیح و تمام تہذیب و ترتیب بقالب طبع در رسانید ـ

در مطبع مفید دکن بلدۂ حیدرآباد طبع شد

المراقبات للسلوک النقشبندیۃ المجددیۃ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ وحدہٗ الصلوٰۃ والسلام علیٰ من لا نبی بعدہٗ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ الذین حصلوا القرب وسعدہٗ. بعد حمد وصلوٰۃ کے فقیر محمد نعیم معروف ساتہ مسکین شاہ کے مراقبات نقشبندیہ مجددیہ رحمہم اللہ تعالیٰ کے تئیں ساتہ زبان ہندی کے جسطور سے کہ طالبونکو تعلیم کیا ہے بیچ اس مختصر کے تحریر کرتا ہے اللہ تعالیٰ بغیر کم و زیادتی کے ساتہ حاصل ہونے احوالکے یاد کرنے کی ہدایت دیوے اور استقامت بیچ اسکے کرامت فرما دیوے آمین یارب العالمین و یا خیر الناصرین۔

مراقبۂ احدیت آنکھیں بند کر کر زبان تالو کو لگا کر دل کی طرف متوجہ ہو کر دل کو اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ کر کر اللہ اللہ ذکر کرنا اور مرشد کی تصویر کو سامنے جما کر ایسا خیال کرنا کہ اللہ تعالیٰ

کے وہاں سے فیض مرشد کی لطیفۂ دل پر آتا ہے مرشد کے لطیفۂ دل سے میری لطیفۂ دل پر آتا ہے۔
اسی طور سے لطیفۂ روح سے اللہ اللہ ذکر کرنا اور ایسا خیال کرنا کہ اللہ تعالیٰ کی وہاں سے فیض مرشد کے لطیفۂ روح پر آتا ہے مرشد کے لطیفۂ روح سے میری لطیفۂ روح پر آتا ہے
اسی طور سے لطیفۂ سری سے اللہ اللہ ذکر کرنا اور ایسا خیال کرنا کہ اللہ تعالیٰ کے وہاں سے فیض مرشد کے لطیفۂ سری پر آتا ہے۔ مرشد کے لطیفۂ سری سے میرے لطیفۂ سری پر آتا ہے۔
اسی طور سے لطیفۂ خفی سے اللہ اللہ ذکر کرنا اور ایسا خیال کرنا کہ اللہ تعالیٰ کے وہاں سے فیض مرشد کے لطیفۂ خفی پر آتا ہے۔ مرشد کے لطیفۂ خفی سے میرے لطیفۂ خفی پر آتا ہے۔
اسی طور سے لطیفۂ اخفیٰ سے اللہ اللہ ذکر کرنا اور ایسا خیال کرنا کہ اللہ تعالیٰ کی وہاں سے فیض مرشد کی لطیفۂ اخفیٰ پر آتا ہے مرشد کے لطیفہ اخفیٰ سے میری لطیفۂ اخفیٰ پر آتا ہے۔
اسی طور سے لطیفۂ نفسی سے اللہ اللہ ذکر کرنا اور ایسا خیال کرنا کہ اللہ تعالیٰ کے وہاں سے فیض مرشد کے لطیفۂ نفسی پر آتا ہے مرشد کے لطیفۂ نفسی سے میرے لطیفۂ نفسی پر آتا ہے۔
اسی طور سے لطیفۂ قالب سے کہ جسے سُلطان الاذکار کہتے ہیں اللہ اللہ ذکر کرنا اور ایسا خیال کرنا کہ اللہ تعالیٰ کے وہاں سے فیض مرشد کے لطیفۂ قالب پر آتا ہے مرشد کے لطیفۂ قالب سے میرے لطیفۂ قالب پر آتا ہے۔
ذکر نفی اثبات کا ساتھ بند کرنے دم کے کلمہ لا کے تئیں ناف سے اٹھا کر

لطیفہ نفسی تک پہنچا کر اِلّا اللہ کے تئین سینہ پر بازو پر تصور کر کر اِلّا اللہ کے تئین لطیفہ روح سے
لیکر تمام لطیفوں پر سے گذار کر لطیفہ قلب پر ضرب کرنا۔ معنی کلمۂ طیبہ کے اس طور سے خیال کرنا نہیں ہے
کوئی مقصود سوائے ذات پاک کے تین یا پانچ پر یا زیادہ اس سے ہو سکے لیکن طاق پر دم چھوڑنا
وقت چھوڑنے دم کے محمد رسول اللہ دل سے اور زبان سے کہنا۔ بعد تھوڑے ذکر کے الٰہی مقصود من توئی
و رضائے تو۔ محبت و معرفت خود بدہ۔ اس دعا کو ساتھ عجز و انکساری کے مانگنا۔

مراقبہ معیت ساتھ ذکر نفی اثبات کے معنی اس آیہ شریفہ کے وَهُوَ مَعَكُمْ أَيْنَمَا كُنْتُمْ اللہ تعالیٰ
ساتھ ہمارے ہے اس طور کہ شان کو اسکے سزاوار ہے اُس ذات سے فیض آتا ہے مرشد کے لطیفہ قالب پر
وہاں سے فیض آتا ہے میرے لطیفہ قالب پر۔ مراقبہ ہر لطیفہ کا ساتھ ذکر اسم ذات کے اس طرح سے تصور کرنا

مراقبہ لطیفہ قلبی تجلیات افعالیہ الٰہیہ سے فیض آتا ہے اوپر دل مبارک حضرت محمد رسول اللہ
صلی اللہ علیہ و آلہ و صحبہ وسلم وہاں سے فیض آتا ہے اوپر دل مبارک حضرت آدم علیہ السلام کے وہاں سے
فیض آتا ہے بواسطہ دل مبارک پیران کبار کے اور بواسطہ دل مبارک پیر میرے کے اوپر دل میرے کے

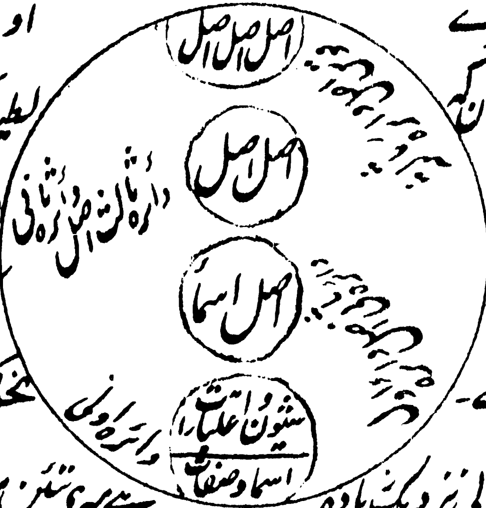
مراقبہ لطیفہ روحی تجلیات صفات ثبوتیہ الٰہیہ سے فیض آتا ہے اوپر روح مبارک حضرت
محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ و صحبہ وسلم کے وہاں سے فیض آتا ہے اوپر روح مبارک حضرت نوح
اور حضرت ابراہیم علیہما السلام کے وہاں سے فیض آتا ہے بواسطہ روح مبارک پیران کبار کے اور بواسطہ
روح مبارک پیر میرے کے اوپر روح میرے کے۔

مراقبہ لطیفہ سری تجلیات شیونات ذاتیہ الٰہیہ سے فیض آتا ہے اوپر سری مبارک حضرت محمد
رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ و صحبہ وسلم کے وہاں سے فیض آتا ہے اوپر سری مبارک حضرت موسیٰ علیہ السلام

کو وہانسی فیض آتا ہی بواسطہ سرّی مبارک پیران کبار کی اور بواسطہ سرّی مبارک پیر میری اوپر سرّی میری کی

مراقبہ لطیفہ خفی تجلیات صفات سلبیہ الٰہیہ سی فیض آتا ہی اوپر خفی مبارک حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم کی وہانسی فیض آتا ہی اوپر خفی مبارک حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وہانسی فیض آتا ہی بواسطۂ خفی مبارک پیران کبار کی اور بواسطہ خفی مبارک پیر میرے اوپر خفی میرے کے۔

مراقبہ لطیفۂ اخفیٰ تجلیات شان جامع الٰہیہ سی فیض آتا ہی اوپر اخفیٰ مبارک حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم کی وہانسی فیض آتا ہی بواسطہ اخفیٰ مبارک پیران کبار کی اور بواسطہ اخفیٰ مبارک پیر میرے اوپر اخفیٰ میرے کے



مراقبہ اقربیت جان کہ لطیفہ نفسی میں سارے تین دائرے ہیں۔ دائرہ اول میں **مراقبہ اقربیت** اسطور سی کرنا میں دائرہ اول میں ہوں جو اقربیت کا ہے۔ **نحن اقرب الیہ من حبل الورید** اللہ تعالیٰ نزدیک یادہ ہے میری تئین میری سے اس ذات سے فیض آتا ہی مرشد کی لطیفہ نفسی پر معہ دائرہ اول وہانسے فیض آتا ہی میری لطیفہ نفسی پر معہ دائرہ اول معہ لطائف خمسہ عالم امر۔

مراقبہ محبت میں دائرہ ثانی میں ہوں جو اصل ہی دائرہ اول کا یحبہم ویحبونہ دوست رکھتا ہی اللہ تعالیٰ ہماری تئین اور دوست رکھتی ہیں ہم اللہ تعالیٰ کی تئین اس ذات سے فیض آتا ہی مرشد کے لطیفہ نفسی پر معہ دو دائرہ وہان سی فیض آتا ہی میری لطیفہ نفسی پر

معہ دو دائرہ معہ لطائف خمسہ عالم امر۔

مراقبہ محبت مین دائرہ ثالث مین ہون جو اصل ہی دائرہ ثانی کا یُحِبُّہُم وَیُحِبُّونَہٗ دوست رکھتا ہی اللہ تعالیٰ ہماری تئین اور دوست رکھتی ہین ہم اللہ تعالیٰ کی تئین اُس ذات سی فیض آتا ہی مرشد کے لطیفۂ نفسی پر معہ سہ دائرہ وہانسی فیض آتا ہی میری لطیفۂ نفسی پر معہ سہ دائرہ معہ لطائف خمسہ عالم امر

مراقبہ محبت مین قوس مین ہون جو اصل ہی دائرہ ثالث کی یُحِبُّہُم وَیُحِبُّونَہٗ دوست رکھتا ہی اللہ تعالیٰ ہماری تئین اور دوست رکھتی ہین ہم اللہ تعالیٰ کی تئین اُس ذات سی فیض آتا ہی مرشد کے لطیفۂ نفسی پر معہ قوس معہ دوائر ثلثہ وہانسی فیض آتا ہی میری لطیفۂ نفسی پر معہ قوس معہ دوائر ثلثہ معہ لطائف خمسہ عالم امر۔

مراقبہ اسم ظاہر ھُوَ الظَّاھِرُ وہ ذات جو مسمی ہی اسم ظاہر کا اُس ذات سی فیض آتا ہی مرشد کے لطیفۂ نفسی پر معہ قوس معہ دوائر ثلثہ وہان سی فیض آتا ہی میری لطیفۂ نفسی پر معہ قوس معہ دوائر ثلثہ معہ لطائف خمسہ عالم امر۔

مراقبہ اسم باطن ھُوَ الْبَاطِنُ وہ ذات جو مسمی ہی اسم باطن کا اُس ذات سی فیض آتا ہی مرشد کے عناصر ثلثہ پر سوای عنصر خاک کی وہانسی فیض آتا ہی میری عناصر ثلثہ پر سوای عنصر خاک کے۔

مراقبہ کمالات نبوت وہ ذات جو منشا ہی کمالات نبوت کا مُعَرّا ہی جمیع اعتبارات سابقہ سے اور مُبَرّا ہی ہمہ تعینات سی اُس ذات سی فیض آتا ہی مرشد کے عنصر خاک پر معہ عناصر ثلثہ وہان سے فیض آتا ہی میرے عنصر خاک پر معہ عناصر ثلثہ۔

مراقبہ کمالات رسالت وہ ذات ہی جو منشا کمالات رسالت کا اُس ذات سی فیض آتا ہی

مرشد کی ہیئت وحدانی پر وہاں سے فیض آتا ہی میری ہیئت وحدانی پر۔

مراقبہ کمالات اولوالعزم وہ ذات جو منشا ہی کمالات اولوالعزم کا اُس ذات سی فیض آتا ہی مرشد کی ہیئت وحدانی پر وہان سی فیض آتا ہی میری ہیئت وحدانی پر۔

مراقبہ حقیقت کعبہ وہ ذات جو حقیقت کعبہ ہی مسجود لہ جمیع ممکنات اُس ذات سی فیض آتا ہی مرشد کی ہیئت وحدانی پر وہان سی فیض آتا ہے میری ہیئت وحدانی پر۔

مراقبہ حقیقت قرآن وہ ذات جو حقیقت قرآن ہی مبدأ وسعت بیچون حضرت ذات اُس ذات سی فیض آتا ہی مرشد کی ہیئت وحدانی پر وہاں سی فیض آتا ہی میری ہیئت وحدانی پر

مراقبہ حقیقت صلوۃ وہ ذات جو حقیقت صلوۃ ہی کمال وسعت بیچون حضرت ذات اُس ذات سے فیض آتا ہے مرشد کی ہیئت وحدانی پر وہان سی فیض آتا ہے میری ہیئت وحدانی پر۔

مراقبہ معبودیت صرفہ وہ ذات جو معبودیت صرفہ ہی اُس ذات سی فیض آتا ہے مرشد کی ہیئت وحدانی پر وہاں سے فیض آتا ہی میری ہیئت وحدانی پر۔

مراقبہ حقیقت ابراہیمی علیہ السلام وہ ذات جو منشا ہی حقیقت ابراہیمی کا اُنسیت ذات کے ساتھ ذات کے اُس ذات سے فیض آتا ہی مرشد کی ہیئت وحدانی پر وہان سے فیض آتا ہی میری ہیئت وحدانی پر۔

مراقبہ حقیقت موسوی وہ ذات جو منشا ہی حقیقت موسوی علیہ السلام کا محبِ ذات اُس ذات سی فیض آتا ہی مرشد کی ہیئت وحدانی پر وہاں سی فیض آتا ہی میری ہیئت وحدانی پر۔

مراقبۂ حقیقت محمدی وہ ذات جو منشا ہے حقیقت محمدی کا محب و محبوب خود اُس ذات سے فیض آتا ہے مرشد کی ہیئت وحدانی پر وہاں سے فیض آتا ہے میری ہیئت وحدانی پر۔

مراقبۂ حقیقت احمدی وہ ذات جو منشا ہے حقیقت احمدی کا محبوب خود اُس ذات سے فیض آتا ہے مرشد کی ہیئت وحدانی پر وہاں سے فیض آتا ہے میری ہیئت وحدانی پر۔

مراقبۂ حب صرفہ وہ ذات جو منشا ہے حب صرفہ کا اُس ذات سے فیض آتا ہے مرشد کی ہیئت وحدانی پر وہاں سے فیض آتا ہے میری ہیئت وحدانی پر۔

مراقبۂ لاتعین وہ ذات جو لاتعین ہے اُس ذات سے فیض آتا ہے مرشد کی ہیئت وحدانی پر وہاں سے فیض آتا ہے میری ہیئت وحدانی پر۔

خاتمہ مراقبات سلوک نقشبندیہ

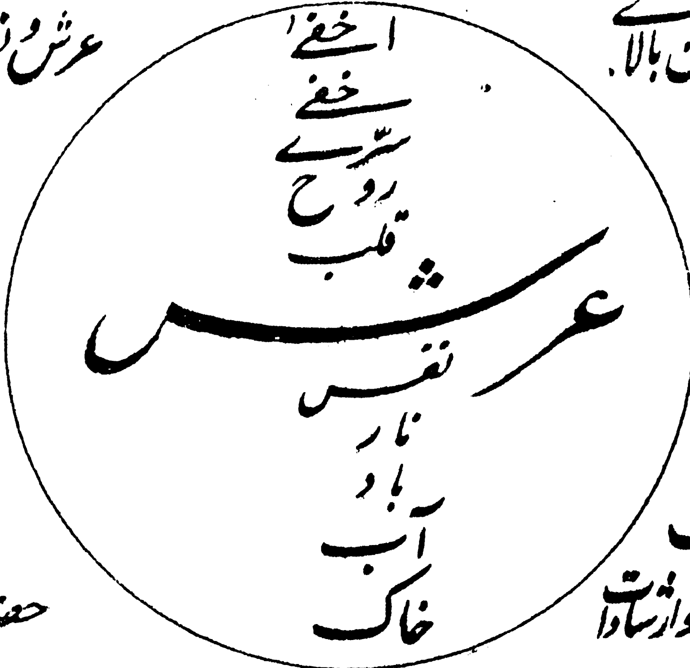
مجددیہ رحمہم اللہ تعالیٰ بیچ تاریخ گیارہویں رجب المرجب ۱۲۷۶ھ بارہ سو چہتر
ہجری نبوی کی تھی کہ اتمام کو پہونچی اللہ تعالیٰ تصدق سے نعلین
مبارک حبیب اپنی صلوٰت اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وصحبہ اجمعین مقبول
قلوب پیران کبار رحمہم اللہ کرے آمین ثم آمین
تاریخ این رسالہ ارشاد شدہ است
۱۲۷۶

رسالۂ ارشادیہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی خیر المرسلین محمد صلی اللہ علیہ وسلم و علی آلہ و اصحابہ اجمعین **اما بعد** فقیر حقیر بے تسکین محمد نعیم المعروف به **مسکین شاہ** از پیروان طریقۂ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ مظہریہ و یکے از غلامانِ جناب شیخ زمان قطبِ دوران قوت ارباب ایمان تقویت اصحاب ایقان پیر و مرشدی فداہ قلبی و روحی حضرت شاہ سعد اللہ صاحب دام اللہ افاضتہم کہ ہرگاہ باستفادہ جناب کرامت مآب از مراقبات و مکاشفات و واردات و واقعات سرمایہ بے سر و سامانی بہم رسانید حکم عالی صادر گردید کہ رسالۂ موجز الاملا مبسوط الاشارہ درین طریقۂ عالیہ انشا سازد تا برادرانِ دینی را فائدہ حاصل آید اگرچہ این بے بضاعت استطاعت این امر نداشت و غیر از امتثال امر جلیل القدر چارہ ہم ندانست پس بر طبق ارشادِ مکرمت بنیاد

بدین عنوان اساس تحریر نہاد واللہ الموفق بالاتمام از تعلیمات و تلقینات
حضرت پیر و مرشدی فداہ قلبی و روحی کہ این درویش بے خویش کمرارادت
را بر میان جان بستہ در حلقہ بگوشان صدق اعتقاد در آمدہ و روزگاری چند
در مشق توجہات طریقہ عالیہ **نقشبندیہ** گزراندہ بدین حال سمت ارشاد
پذیرفتہ کہ انسان مرکب از لطائف عشرہ است **پنج** از عالم **امر** و پنج
از عالم **خلق** عالم امر آنکہ از امر کن پیدا شدہ۔ و عالم خلق آنکہ ظہورش بتدریج
آمد۔ عالم امر فوق عرش۔ و عالم خلق تحت عرش۔ لطائف عالم امر **قلب**
روح و سری و خفی و اخفی۔ و لطائف عالم خلق لطیفہ **نفس** و
خاک و **آب** و **باد** و **نار**۔ ارشاد دائرہ امکان عبارت از ہر دو عالم است
نصف عالی آن بالائے عرش و نصف سافل



آن تحت عرش
بایں صورت
پس این فقیر
راہر قدر کہ ضعفائی
لطائف عشرہ
بتوجہات و ارشادات حضرت پیر و مرشدی
فداہ قلبی و روحی بہم رسیدہ بعرض و اظہار خواہد آورد ارشاد

که محل قلب زیر پستان چپ بفاصلهٔ دو انگشت مائل به پهلو ست زبان بکام
چسپانیده مفهوم اسم مبارک **الله** که بیچون و بیچگونه و بے شبه و بے نمونه است ملحوظ
خاطر داشته متوجه بدل باشد و دل را متوجه باو سبحانه دارد و در ذکر اسم ذات از
زبان خیال مستغرق باشد اما زمان دخول توجه ذکر را موقوف داشته باینطور
متوجه باشد که فیض از باری تعالیٰ بر قلب شیخ من مے آید و از آنجا بر قلب من
میرسد چونکه چندی درویش بنجویش مورد توجهات قلبی حضرت پیر و مرشدی
فداه قلبی و روحی مانده دید که فرحتے عجیب بر قلب و حرکتے درو پیدا آمد
و ذکر اسم ذات یعنی **اَللهُ اَللهُ** جاری گردید و مشاهده میکرد که از قلب مقدسه
حضرت پیر و مرشدی فداه قلبی و روحی مثل امواج دریا بر قلبم میرسد و بسان
ترشح نمناک در حالت استغراق تلذذے و فرحتے از آن بر باطن من بر
میخورد پس باید که صورت شیخ را بالحاظ فیض فیضان حقیقی روبروی خود
یا درون دلِ خود یا خود را بصورت شیخ تصور نماید این هر سه را ذکر رابطه
گویند و بے این ذکر رابطه فتح الباب بطون نمیگردد و هر قدر که ذکر رابطه پُر
علو پایه سلوک علو ـ و این فقیر را ذکر رابطه آنقدر غلو کرد که گاهے ذکر بے فکر
شیخ سر نمیزد بلکه در هر شی غیر صورت شیخ نمے بیند و آخر الامر خود را از خویش
برکنار می یافت مصرع فانی شدم بشیخ و مرادم حصول شد ۔ نور این لطیفه در
عالم مثال **معصفرین** است ارشاد که محل **لطیفه روح** زیر پستان

راست بفاصلهٔ دو انگشت هست باید که باو متوجه باشد بتوجهات حضرت پیر و مرشدی
فداه قلبی و روحی حرکتے در وے پدید آمد و ذکر اسم ذات جاری گردید و این فقیر را
از قوت لطیفهٔ قلب جسم ناصفهٔ دستِ یسار و از قوت لطیفهٔ روح جسم ناصفهٔ
دست یمین بحرکت آمد ارشاد که فیض از باری تعالیٰ بر لطیفهٔ روح شیخ و از آنجا
بر لطیفهٔ روح خود تصور کند نور این لطیفه در عالم مثال احمر (سرخ) ست ارشاد
که محل لطیفهٔ سری برابر پستان چپ جانبِ وسطِ سینه بفاصلهٔ دو انگشت است
متوجه باشد در آن هم بتوجه حضرت پیر و مرشدی فداه قلبی و روحی حرکتے
پدید آمد و ذکر اسم ذات جاری گردید ارشاد که فیض از باریتعالیٰ بر لطیفهٔ سری شیخ و از آنجا بر لطیفه
سری خود تصور کند نور این لطیفه در عالم مثال ابیض (سفید) است ارشاد که
محل لطیفهٔ خفی برابر پستان راست بفاصلهٔ دو انگشت طرف وسط سینه
است بتوجه حضرت پیر و مرشدی فداه قلبی و روحی درین هم حرکتے پدید آمد
و ذکر اسم ذات جاری گردید ارشاد که فیض از باری تعالیٰ بر لطیفهٔ خفی شیخ
و از آنجا بر لطیفهٔ خفی خود تصور کند نور این لطیفه در عالم مثال اسود (سیاه) است
ارشاد که محل لطیفهٔ اخفی که الطف و احسن و اصل لطائف عالم امر و اقرب
ست بذات حضرت او سبحانه در میان لطائف کالزجاج در وسط سینه
است بتوجه حضرت پیر و مرشدی فداه قلبی و روحی در آن هم حرکتے پدید
آمد و ذکر اسم ذات جاری گردید ارشاد که فیض از باریتعالیٰ بر لطیفهٔ اخفی

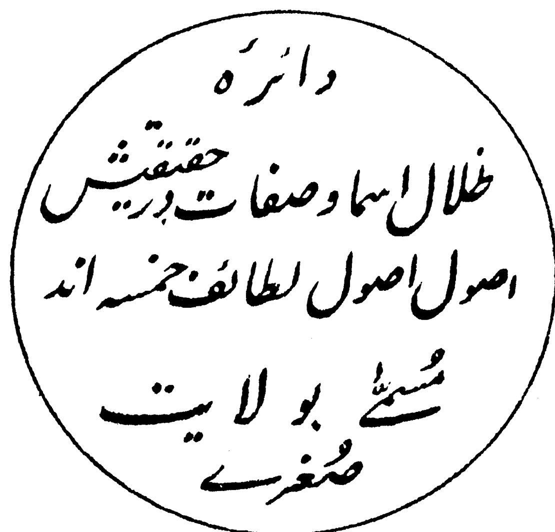
شیخ و از آنجا بر لطیفہ اخفے خود تصور کند نور این لطیفہ در عالم مثال اخضر است **ارشاد** این زمان بہ لطائفیکہ فوق عرش سبز ست جانب اصلِ خویش جذبے و عروجے واقع میشود برصاحبش گرمی و بیتابی و بیہوشی ظاہر میگردد **ارشاد** اصل لطیفۂ روح فوق لطیفۂ قلب و اصل لطیفۂ سری فوق لطیفۂ روح و اصل لطیفہ خفی فوق لطیفہ سری و اصل لطیفۂ اخفے فوق لطیفہ خفی و تا بدائرہ امکان منتہی گشتہ و ہریک اینہا بحسب مدارج خویش الطف و اقرب بجناب ایزدی ہستند **ارشاد** کہ محل **لطیفۂ نفسی** در وسط پیشانی ست در آن ہم بتوجہ حضرت پیرو مرشدی فداہ قلبی و روحی حرکتے پدید آمد و ذکر اسم ذات جارے گردید **ارشاد** کہ فیض از باری تعالیٰ بر لطیفۂ نفسی شیخ و از آنجا بر لطیفۂ نفسی خود تصور کند و نور این لطیفہ در عالم مثال مایل بہ ابیض ست و پستر توجہ متبرکہ حضرت پیر و مرشدی فداہ قلبی و روحی بر لطیفۂ قالب فقیر گردید و در آن ہم از سرتا پا حرکتے پدید آمد و از ہر بُن مو ذکر اسم ذات جاری گردید این را سلطان الاذکار گویند **ارشاد** کہ فیض از باری تعالیٰ بر لطیفۂ قالب شیخ و از آنجا بر لطیفۂ قالب خود تصور کند و نور سلطان الاذکار برین فقیر چنان متجلی گردید کہ چادر سرمائی مائل بہ سبزی از سرتا پاست و بجریان اسم ذات از ہر بُن مو مثل بوطہ ہاے

سفید که از لمعهٔ آن عالمی روشن ارشاد که بزرگان طریقهٔ عالیه
نقشبندیه رحمهم الله تعالے اذکار مقرره را باشرائط مسطوره در شبانه روز
بست وپنجهزار امر فرموده اند باین طریق که از هر لطیفه هزار هزار کرت تا
لطیفهٔ سبعه و باز از سر گیرد تا بست وپنجهزار رساند و به ثبوت این
فقیر پیوست که درین طریقهٔ عالیه بعد از صحت اعتقاد واتباع سنت
حبیب رب العباد استلزام توجه شیخ ودوام اذکار شرط است که بغیر
از توجه شیخ الکشاف بطون محال چنانکه حافظ شیراز میفرماید بیت
آنان که خاک را بنظر کیمیا کنند ٭ آیا بود که گوشهٔ چشمی بما کنند
ارشاد مراقبهٔ احدیت در دائرهٔ امکان بدینطریق میباید که از ذات آن
مسمّٰی باسم مبارک الله بیچون وبیچگونه وبے شبهه وبے نمونه فیض بر لطیفهٔ
قلب ویا بر لطیفهٔ روح ویا بر لطیفهٔ سری ویا بر لطیفهٔ خفی ویا بر لطیفهٔ اخفی
ویا بر لطیفهٔ نفسی ویا بر لطیفهٔ قالب می آید ارشاد که ذکر نفی واثبات که نفس
را زیر ناف حبس کرده و لا را از آنجا برداشته تا بلطیفهٔ نفسی بکشد
و اِلٰهَ را از آنجا بر کتف راست آورده اِلّا الله را از لطیفهٔ
روح وخفی واخفی وسری گذرانده بر لطیفهٔ قلب ضرب نماید تا اثر
ذکر در هر بن مو برسد اما سر و دیگر اعضا را حرکت نده معنی کلمهٔ طیبه
را ملحوظ خاطر دارد یعنی نیست هیچ مقصودی بجز ذات پاک نیستی خویش

واثبات ہستی ذاتِ پاک او تعالیٰ بکند و برہمین طریق تا مقدور نفس را بر عدد طاق سہ یا پنج یا ہفت فرو گذارد و بعدہ ہمین دستور از سر گیرد و وقت فرو گذاشتن نفس اسم مبارک محمدؐ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ضم نماید و لحاظ عدد طاق را **وقوف عددی** گویند اما وقوف قلبی ضرور اگر حصر نفس ضرر کند بے حصرش نفی اثبات کند والا آنرا تا مقدور کہ تواند بدرازی رساند آنرا قلش سہ مرتبہ تا اکثرش کہ نہایتے ندارد و بعد ذکر این ملحوظ دارد کہ خدایا مقصود من توئی و رضائے تو محبت و معرفت خود بدہ این را بازگشت گویند **ارشاد** از صبح صادق تا نزدیک زوال ذکر اسم ذات واز زوال تا بصبح دیگر ذکر نفی و اثبات این ہر دو ذکر تا شار بست و پنجہزار است **ارشاد** ذکر بے فکر در سلوک این طریقہ مفید نیست وقتیکہ مزاج از کثرت ذکر بکاہلی رسد فکر بے ذکر مفید است **ارشاد** انوار و تجلیات را بیرون باطن خویش دیدن سیر آفاقی گویند و سیر آفاقی تا عرش ست و اندرون باطن خویش دیدن سیر انفسی خوانند و سیر انفسی بالائے عرش تا بدائرہ امکان و این فقیر را انوار لطائف گاہے در مقام خویش مشاہدہ افتاد و گاہے بشکل دائرہ از بطون بجانب فوق و اطرافش نور ہر لطیفہ و گاہے ہمہ یکجا و گاہے بصورت دو دعودی کہ در مجمرانداز ند و اکثری بایں طور عروجے

واقع شد کہ اوّل متوجہ بہ لطیفۂ قلب گردیدہ و بعدہ بطرف لطیفۂ رُوح
و بعدہ بطرف لطیفۂ سِری و بعدہ بطرف لطیفہ خفی و بعدہ بطرف لطیفہ
اخفیٰ و بعدہ بطرف لطیفۂ نفسی چونکہ این ہمہ لطائف در ذکر اسمِ ذات
بخوبی جاری گردید بلطیفۂ قالب متوجہ شد و آنہم از سر تا پا بحرکت آمد و ذکر
جاری گردید و در بحر استغراق مستغرق گشت و ہمدران استغراق عروج
مسطورہ واقع شد و وقوع عروج گاہے بانوار لطائف و گاہے بران آن
و در ہر دو صورت اشیائیکہ در عروج مشاہدہ مے افتد بے قید عدم
و وجود انوار لطائف منکشف میگردد و در وقت عروج سیر آفاقی و انفسی
ہر دو تمام میشوند گاہے نزول بر مقام خویش و گاہے از آن ہم تنزل
میکند و درین وقت باین فقیر اکثر رویت صحیحہ مشاہدہ میشد کہ ہرگز
خلاف آن ممکن نبود بلکہ ہر امریکہ در پیش مے آمد زمان خفتنی در دل
تصور دیدہ مے خسپید و سبحانہ تعالیٰ از رویت صحیحہ بظہور می آورد و تشریح
اینہمہ انکشاف و وقوع حالات این فقیر محض باظہار شکر معطی مطلق
و احسان توجہات حضرت پیر و مرشدی برحق و ترغیب طالب صادق
روزے از مشاہدۂ انوار لطائف و رویت صحیحہ بخدمت حضرت پیر و
مرشدی فداہ قلبی و روحی اتفاق عرض افتاد کہ بر صفائی لطائف
دلیلی استوار ست یا نہ ارشاد فرمودند کہ دلیل اقوی توجہ الی اللہ

است بلکہ توجہ باین عوارض کہ سالک را پیش مے آیند از مقصود حقیقی
باز ماندن ست و ہرگاہ کہ استقامت توجہ اسلے اللہ در ذکر نفی و اثبات
خواہ بہ بے خطرگی و خواہ بکم خطرگی تا چہار ساعت برسد مراقبہ معیت
در دائرہ ثانی کہ عبارت از ظلال اسما و صفات است میکنند آن را
ولایتِ صغری میگویند



ارشاد مراقبہ معیت یعنی مفہوم کریمہ وَهُوَ مَعَكُمْ أَيْنَمَا كُنْتُمْ
در لحاظ دارد یعنی اللہ تعالے با ماست چنانکہ بشان او سزاوار است و
از ان ذات فیض بر لطیفہ قالب خود تصور کند کہ مورد فیضان درین
مراقبہ لطیفہ قالب ست و باید کہ معیت او تعالے با ہر لطیفہ و با ہر بُن
مُو و با ہر ذرہ از ذرات ممکنات تصور کند **ارشاد** فقرا معیت او
تعالے بذات میدانند و علما از علم او و پیران طریقۂ ما رحمہم اللہ تعالے معیت او تعالیٰ را
چنانکہ بشان او کہ بیچون و بیچگونہ است معیت او نیز بیچون و بے چگونہ میدانند

ارشاد مراقبۂ معیت با ذکر نفی اثبات میکنند ارشاد مراقبۂ احدیت
از صبح صادق تا باستوا و بعد از آن مراقبۂ معیت از استوا تا صبح دیگر
ارشاد در مراقبۂ معیت لحاظ این امور مشروط یکے لحاظ معنی ذکر دوم لحاظ
آیۃ سوم توجہ بہ قلب چہارم توجہ قلبی باو تعالے کہ مبدأ فیض ست پنجم
دفع خواطر ششم رابطہ در ثبوت این فقیر رسید کہ بدفع خواطر و جمعیت
خاطر ذکر کثیر و التزام صحبت شیخ کبیر مع رابطہ حکم اکسیر دارد و درین مراقبہ
توحید وجودی و ذوق و شوق و آہ و نالہ و استغراق و بیخودی و
دوام حضور و توجہ وغیرہ حاصل میشود و این فقیر را باین ہمہ حالات
قوتے مثل ارض و سما در قلب مفہوم میگردید چنانکہ ہر عقدہ کہ پیش مے آمد
بمجرد توجہ او تعالے از فضل خویش حل میفرمود اما از خدا غیر از خدا خواستن
موجب انفعال و با دراک فقیر رسید کہ از قوت لطیفۂ قلب قوت لطیفۂ
روح صد چند و از آن قوت لطیفۂ سری صد چند و از ان قوت لطیفۂ
خفی صد چند و از آن قوت لطیفۂ اخفی صد چند اما از انجا کہ لطیفۂ قلبی
بعالم خلق نزدیک و لطائف دیگر بسبب لطافت خویش از عالم خلق بعید
قوت قلبی مفہوم سالک میگردد و قوت لطائف دیگر مفہوم نمیگردد و در
ثبوت فقیر چون لطائف عالم امر کہ بذوق و شوق و عشق او تعالے در
ذات سالک بخوبی تصرف نمایند بعد اضمحلال لطائف بعالم خلق کہ عناصر

است بر ہمان تصرف خویش باقی میمانند وفیض آنہا در عالم خلق کہ فیض
ارواح نامند باقی میماند بمصداق قول بزرگان اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰہِ لَا
یَمُوْتُوْنَ حافظ شیرازی مے فرماید **بیت** ہرگز نمیرد آنکہ دلش زندہ شد
بعشق ثبت ست بر جریدۂ عالم دوام ما **ارشاد** مراقبہ احدیت و
معیت اصل سلوک اند کسیکہ این را بخوبی و بدرستی بکند سلوک آن قوی
میگردد **ارشاد** کسے را کہ قوت توجہ منظور باشد استقامت این ہردو
مراقبہ زیادہ کند و مدت آن تا سہ سال شمار کردہ اند حضرت پیر و مرشدی
فداہ قلبی و روحی باین **فقیر** مراقبہ ہر لطیفہ علیحدہ علیحدہ بدین طور ارشاد
فرمودند **ارشاد** مراقبہ لطیفۂ قلبی کہ از تجلیات افعالیہ الٰہیہ بر قلب مبارک
حضرت محمد رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم فیض مے آید
واز آنجا بر دل مبارک حضرت آدم علیہ السلام واز آنجا بواسطہ پیران کبار
و بواسطۂ شیخ من بر دل من بفیض توجہ حضرت پیر و مرشدی فداہ قلبی
و روحی باین مراقبہ متبرکہ فیض بخاطر فاطر طاری گردید بالفرض اگر
کسے را زندگانی ہزار سالہ بہم رسد خطور ماسوی اللّٰہ در دلش مخطور نگردد
واز غلبات حالات افعال خویش و افعال جمیع ممکنات را معدوم مطلق
داند این را فنای قلبی خوانند واگر افعال خویش و افعال جمیع ممکنات را
ناشی از فعل او سبحانہ تعالیٰ داند این را بقائے قلبی نامند و ولایت

ترجمہ
تحقیق کہ دوستان
خدا نہیں مرتے
ہین ۱۲

این لطیفہ زیر قدم حضرت آدم علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام ہست ہرکرا احوال
این لطیفہ از احوال لطائف دیگر غالب آید آنرا آدمی المشرب گویند ارشاد مراقبہ
لطیفۂ روح اینکہ از تجلیات صفات ثبوتیہ الٓہیہ بر روح مبارک حضرت
محمد صلعم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم فیض مے آید و
از آنجا بر ارواح مبارک حضرت نوح وحضرت ابراہیم علیہما السلام واز آنجا
بواسطۂ پیرانِ کبار وبواسطۂ شیخ من بر رُوح من وباین مراقبۂ عالیہ در
بحر فیض مستغرق میگردد وکسیکہ از غلبات حالات صفات خویش وصفات
ممکنات را معدوم دید آنرا فنائے روح میگویند وقایم مقامش صفات
ثبوتیۂ باریتعالےٰ دید آنرا بقائے لطیفۂ رُوح میگویند وولایت این
لطیفہ زیر قدم حضرت ابراہیم علی نبینا وعلیہ السلام ست پس ہرکرا
احوال این لطیفہ از لطائف دیگر غالب آید آنرا ابراہیمی المشرب گویند
ارشاد مراقبہ لطیفۂ سرّی اینکہ از تجلیات شیونات ذاتیہ الٓہیہ بر سرّی
مبارک حضرت محمد صلعم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم فیض می آید
واز آنجا بر سری مبارک حضرت موسیٰ علی نبینا وعلیہ السلام واز آنجا
بواسطۂ پیران کبار وبواسطۂ شیخ من بر سرّی من وکسیکہ از غلبات
حالات ذات خویش وذات ممکنات را معدوم یافت آنرا فنائے لطیفۂ
سرّی میگویند وبقائے لطیفہ سری دیدن ذات حق ست بجائے آن

و ولایت این لطیفہ زیر قدم حضرت موسیٰ علی نبینا و علیہ الصلوٰۃ و السلام ست پس ہر کرا احوال این لطیفہ از لطائف دیگر غالب آید آنرا موسوی المشرب میگویند ارشاد مراقبہ لطیفۂ خفی اینکہ از تجلیات صفات سلبیہ الٰہیہ بر خفی مبارک حضرت محمد صلعم رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم فیض مے آید و از آنجا بر خفی مبارک حضرت عیسیٰ علی نبینا و علیہ السلام و از آنجا بواسطۂ پیران کبار و بواسطۂ شیخ من بر خفی من و کسیکہ در صفات سلبیہ او تعالیٰ فانی گردید آن را فنائے لطیفۂ خفی گویند و بقائے لطیفۂ خفی باقی بودن بہ آن و ولایت این لطیفہ زیر قدم حضرت عیسیٰ علی نبینا و علیہ السلام ست پس ہر کرا احوال این لطیفہ از لطائف دیگر غالب آید آنرا عیسوی المشرب گویند ارشاد مراقبہ لطیفۂ اخفےٰ اینکہ از تجلیات شان جامع الٰہیہ بر اخفےٰ مبارک حضرت محمد صلعم رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم فیض مے آید و از آنجا بواسطۂ پیران کبار و بواسطۂ شیخ من بر اخفےٰ من فنائے لطیفۂ اخفےٰ گذشتن از اخلاق ذمیمہ خود ست و بقائے لطیفۂ اخفےٰ متخلق باخلاق او سبحانہٗ جل شانہٗ شدن و ولایت این لطیفہ زیر قدم مبارک حضرت محمد صلعم رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم ست پس ہر کرا احوال این لطیفہ از لطائف

دیگر غالب آید آنرا محمدی المشرب گویند بر طبق ارشاد حضرت پیر و مرشدی فداہ قلبی و روحی رسالۂ موجزہ در تشریح دو مراقبہ بنا بر مبتدیان این طریقۂ عالیہ بتاریخ ہفدہم ماہ جمادے الثانی ۱۲۵۷ سنہ ہجرے مقدسہ باتمام رسید۔ او تعالیٰ از فضل خویش قبول جناب کرامت مآب گرداناد آمین ثم آمین

بیت

محمد از تو مے خواہم خدارا
الٰہی از تو عشقِ مصطفےٰ را

ومن کلامہ الشریف ظلہ علی رؤس الخادمین وعمہم فیضہ فی العالمین

در بحر تحیر چو حباب است دل ما
سانی نے غلط از گریہ چو آب است دل ما

ای دائے بشد عمر بجائے نرسیدیم
در ہستی دو روزہ بخواب است دلِ ما

آن جام الست کہ رسید است بدستم
دانند بزرگان کہ خطاب است دلِ ما

گر من نروم بر در میخانہ عجب نیست
مدہوش از ان جام شراب است دلِ ما

گر تیر غذنگم زنی افسوس نباشد
بر آتش روی تو کباب است دلِ ما

در شرع روان حاجت تلقین نماند است
از مصحف روی تو کتاب است دلِ ما

مسکین چہ توان کرد کہ خود را نمود است
این عالم ناسوت حجاب است دلِ ما

رسالہ موسوم بہ قرب محبوب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ المصطفیٰ وآلہ وصحبہ المجتبیٰ اما بعد مراد از وقت کہ در لی مع اللہ وقت لا یسعنی فیہ ملک مقرب ولا نبی مرسل۔ واقع وقت مستمر ست نہ وقت شاذ ان کانت الوقت الشاذ مرادا لزم النقص فی من تبیغ المحبّ زیراکہ محب نہ مے خواہد کہ محبوب من از من جدا شود پس وقت شاذ دال بر جدائی محبوب ست گاہے وصل و گاہے فصل آین تصور در ذات محمدی بعید از مرتبہ محمدی ست صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم تعین اول کہ متقابل لاتعین ست و آئینہ داری او بر و پس وجود مطلق کہ محبوب برحق ست مستجمع جمیع صفات کمالات ومنزہ از جمیع نقصانات ست تعین اول کہ حقیقت محمدیست صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم آئینہ داری آن کمالات میکند خلق محمدی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم کنایت از آن کمالات ست کہ در آئینہ محمدی جلوہ گر شدہ ست صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم در ذات احدیت بطریق اصلیت و در ذات احمدی بطریق ظلیت موافق فرمودہ مولانا رومی رحمۃ اللہ علیہ بیت جود میجوید گدایان و ضعاف ٭ ہمچو خوبان کآئینہ جویند صاف ٭ روی احسان از گدا پیدا شود

روی خوبان ز آئینه زیبا شود ٭ محبوبان و دلبران آئینه را در بر گرفته هر آن و هر
زمان نظارگی جمال خویش نموده و در بحر وصل غوطه زن میباشند ای یار جانی
وای عاشق لاثانی نکته عجیب و غریب بشنو و سر مواز الله اذ او بیرون مشو تا وقتیکه
محبوب بذات خود بر خود آشفته و عاشق نشود دیگرے از کجا پیدا آید که بر وی آشفته
و عاشق گردد پس محبوب حقیقی آئینه محمدی را صلی الله علیه و آله و صحبه و سلم
روبروی خود کشیده نظارگی جمال خویش نموده از آشفتگی تمام فرمود أنا
المحبوب و أنا الموجود و أنا المقصود و أنا المطلوب این مقام نیز از قرب
احمدیست صلی الله علیه و آله و صحبه و سلم آگاه باش و هوش دار که تعین از مقابل
شدن لاتعین گزیری نیست و یکدم از همدمی ای سکینه نه ازین جهت فرمودند آن
فخر عالم صلی الله علیه و آله و صحبه و سلم لی مع الله وقت لا یسعنی فیه ملک
مقرب و لا نبی مرسل یعنی مرا همیشه با محبوب خود وقت خاص ست که نمی گنجد
در آن وقت ملک مقرب و نبی مرسل فهم کن ای یار جانی بیا بمیدان لاثانی این وقت
خاص مستتر مقصود بر باطن و عالم امر محمدیست صلی الله علیه و آله و صحبه و سلم که محبوب
کبریائیست ظاهر محمدی صلی الله علیه و آله و صحبه و سلم که عالم خلق ست مستغرق در
عاشقیت حق ست بیت ای ظاهر تو عاشق و معشوق باطن ست ٭ روی ترا که دید
بگو کیتو ساکن ست ٭ آمدم بر سر مطلب وجه عروج جسم مبارک محبوب در شب معراج آن
بود که آن جسم مبارک به لباس محبت یعنی عاشقیت مزین بود و آنرا در بحر معشوقیت

غوطه داده مثل باطن محبوب گردانیده هر دو را عین یکدیگر ساخته رحمت عالمیان
را سبب راحت و آسایش امت گردانیده بعد نزول تمام از شب گشت عالی
مقام مخاطب به امت مرحومه شده از زبان دُر فشان و رحمت نشان ارشاد فرمودند
مَن رَاٰنِی فَقَد رَاَی الحَق بهر این گفت احمد مختار پس آنان که از وقت مذکوره
الصدر وقت خاص تصور نموده اند مراد شان وقت معراج شریف باشد که ظاهر شریف در
آن وقت بزیور خصوصیت آن چنان مشرف و مزین گشته بود که کسے را در آن وقت
از ملک مقرب و یا نبی مرسل دخلے نبود یار بود و دلدار بود موافق شعر هندی

بیت کیا کام جگ کی جھگڑے سے دلدار بھلا اور آپ بھلی ؛ اغیار سے خلوت
خالی ہو بس یار بھلا اور آپ بھلے ؛ خوشا نصیب آشفتگان جمال محمدی
و گرفتاران کمال احمدی صلی اللہ علیه و آله وصحبه وسلم که در یکدیدار
از مرتبه محبوبیت یار سرفراز گردیده صاحب راز و صاحب اسرار شده
به غمخواری محبوب برسند یعنی محبوب غمخوار ایشان میباشد که دیگری را
در آن مرتبه نشانی و گمانی نیست ـ الحمد للہ علی مراتبهم رضی اللہ تعالی
عنهم ـ پس وقت استمراری و وقت شاذ در ذات محمدی صلی اللہ
علیه و آله وصحبه وسلم جمع اند ـ وصلی اللہ تعالے علی خیر خلقه محمد
و آله وصحبه وسلم

رسالہ سلوک

موسوم بہ بنام تاریخی

لذت القلوب

۱۲۹۹ھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی اعطانا القرب والمعرفۃ بحبیبہ الصلٰوۃ والسلام علی نبیہ محمد و آلہ واصحابہ اجمعین

اما بعد فقیر حقیر از سر تا پا تقصیر و مظہر قول سعدی بے نظیر۔ من آنم کہ من دانم اگر خوبی نفس خبیثم را داگر دانم مردمان مانند تیر از من بگریزند و تا روز حشر برین گدا چشم وا کردہ نہ بینند چہ کند و چہ گوید کہ از خود خبری ندارد پس احوال محبوب را چسان بزبان آرد بیت

اگہ از خویشتن چو نیست چنین۔ چہ خبر دارد از چنان و چنین

باوجود این بے خبری خبرے از محبوب حقیقی و آثرے از مطلوب تحقیقی بگوید و بجوید خود را در بحر ندامت غرق کردن ست و احوال محبوب را متفرق نمودن پس چہ کند کہ دل قرار نمیگیرد و زبان سکونت نپذیرد

هرچند میخواهد که خلعتِ کلَّ لِسَانِی را در بر گیرد لاکن طَالَ لِسَانِی
غلبه میکند و میگوید که چیزے در احوال نگار نگار آمی سالکِ راهِ صفا
و اے طالب خدا بدان و بفهم که اَلطُّرُقُ اِلَی اللّٰهِ بِعَدَدِ اَنفَاسِ
خَلقِ اللّٰهِ نسبتے که بینَ الرَّبِّ والعبد ثابت ست چون آن نسبت
قوت یافت صاحب نسبت مطلوب را دریافت ازاینجا حضرت
مُوسیٰ علی نبینا و علیه السلام در مقدمه راعی که داعی خدا بود مخاطب
بعتاب گردید و مانند بید بلرزید **بیت** تو براے وصل کردن آمدی
نے براے فصل کردن آمدی تا توانی پا منه اندر فراق
اَبغَضُ الاَشیَاءِ عِندِی الطَّلَاق چونکه عروس نسبت ضعیف و نحیف
به وصال محبوب جلوه گر گردید نسبتهاے درویشان و طرقهاے محبوبان
را چه بیان کند و چه نوع تشریح دهد که همه شاهراه اند و موصل
به شهنشاه آمی سالکِ راهِ صفا و اے طالب خدا بدانکه طریقه نقشبندیه
و قادریه و چشتیه و سهروردیه و کبرویه و طیفوریه و رفاعیه و طبقاتیه
و دیگر طرق که اند کلهم حق اند و موصل بحق همه صاحبانِ طریقه مدارج
قرب و مقاماتِ عظیمه راطے نموده بمقام نهایت الوصال رسیده
دقیقه از دقایق کمال فرو نگذاشته اند کمال طریقه را براتباع شرع
منحصر داشته اصل کار را در اتیان احکام شریعت انگاشته ظاهر اً د

و باطناً فانی الشیخ بوده مستغرق بجمال محبوب حقیقی گشته اند با وجود کمال
وتکمیل فیما بین یکدیگر فانی و عاشق جانی بودند گویا کلهم اوراق یک شیرازه
و مجموعه شان بی اندازه لذات سالکِ راه صفا و آی طالب خدا با وجود
حلقه بگوشی پیران طریقه و بزرگان شریفه سلسله عالیه خود گرفتاری و
آشفتگی همه دوستانِ خدا امر ضروری و لابدی که بغیر این انکشاف
بطون و انصراف کمون محال پس قول مجتهدان دین و بزرگان
اهل یقین شکر الله تعالی سعیهم چه زیبا آمد کَرَامَاتُ الْاَوْلِیَاءِ حَقٌّ
یعنی کرامات اولیا رحمة الله علیهم ظل معجزات انبیا علیهم الصلوة والسلام
اند مبادا انکار ظل موجب انکار اصل گردیده سم قاتل شده بموت
ابدی رساند آی جان من وی جانان من بگوش جان بشنو و
آگاه باش اَلَا اِنَّ حِزْبَ اللهِ هُمُ الْغَالِبُوْنَ حزب الله اولیاء
الله اند رحمهم الله که ندا فَاذْكُرُوْنِیْ اَذْكُرْكُمْ بگوش جان شان
رسیده استیلاء ذکر بجدی رسانیده اند که نسبت ذاکر و مذکور را
از میان برداشته دلق احدیت و بیهوشی را پوشیده **بیت**
محرم این هوش جز بیهوش نیست ؛ مرزبان را مشتری جز گوش نیست
کمر بند معیت را بر کمر بسته تاج اقربیت را بر سر نهاده گلو بند یُحِبُّهُمْ
وَ یُحِبُّوْنَهٗ را در گلو بسته به کحل مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغٰی

مستحل گردیدہ از شمشیر لا ہستی خود و ہستی جمیع ممکنات را بریدہ پیش
نگاہ شاہنشاہ مسند آرائے وجوب وجود در خود بود در بود خاضر
مے شوند خدا نیستند لاکن ز خدا جدا نیستند **بیت**
مردان خدا خدا نباشند ﴿ لاکن ز خدا جدا نباشند ﴾
با وجود بندگی کار خداوندی میکنند بے اختیار بہ کلام مَا اَعْظَمَ
شَانِیْ لَیْسَ فِیْ جُبَّتِیْ سِوَی اللہِ لَیْسَ فِی الدَّارِ غَیْرُہٗ
دَیَّارٌ متکلم مے شوند حتے کہ دم انا الموجود مے زنند آول سر نیاز
بر آستانۂ ایشان دار سجدہ خود را در میدان طریقت آر **فرد**
راہ راست ست با تو گفتم این ﴿ بر وائے سالک طریق یقین
وقتیکہ این فقیر را مسمی بہ محمد نعیم المشتہر بہ مسکین ہوس راہ یقین
من طرق شیران دین و محبان متین و مقوم شریعت خاتم النبیین
پیدا شد **فرد** مو مسکین ہوسی داشت کہ در کعبہ رسد ﴿ دست در پائے کبوتر
زد و ناگاہ رسید ﴾ چنگل طلب بدامن فیض فیاض زمان قطب دوران
سیدنا و مولانا و مرشدنا حضرت شاہ سعد اللہ صاحب قبلہ قدس
اللہ سرہ العزیز زد چونکہ فضل خدائے ذی الجلال و الکمال شامل
حال خود داشت قبولش فرمودہ فاتحہ بارواح طیبہ خواجگان نقشبند
رحمہم اللہ خواندہ اَسْتَغْفِرُ اللہَ رَبِّیْ اِلیٰ آخرہ سہ مرتبہ

ایمان مجمل و ایمان مفصل یکیک مرتبہ۔ کلمۂ طیبہ دو مرتبہ۔ یکے کلمۂ شریعت دیگر کلمۂ طریقت۔ و کلمۂ توحید یک مرتبہ ارشاد نمودہ تلقین ذکر فرمودند

و حضرت ایشان را ارادتے بمراد اللہ حضرت شاہ عبد اللہ المعروف بہ غلام علی شاہ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ۔

و حضرت ایشان را استفادتی بماہ مبین حضرت شمس الدین حبیب اللہ میرزا مظہر جان جانان شہید رحمۃ اللہ علیہ۔

و حضرت ایشان را کرامتے بآل محمد حضرت نور محمد بدوانی رحمۃ اللہ علیہ

و حضرت ایشانرا اشرافتے بہ فیض بخش باطن حضرت حافظ محمد محسن رحمۃ اللہ علیہ

و حضرت ایشانرا حمایتی بحامی دین حضرت شیخ سیف الدین رحمۃ اللہ علیہ

و حضرت ایشان را عنایتی بہ شاہ مخدوم یعنی حضرت خواجہ محمد معصوم رح

و حضرت ایشان را فصاحتے بہ معدن یقین حضرت مجدد دین حضرت شیخ احمد سرہندی فاروقی رحمۃ اللہ علیہ۔

و حضرت ایشان را الطافے بہ قطب اللہ حضرت خواجہ باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ

و حضرت ایشان را اشرافتے بہ خانۂ دل روشنگی حضرت خواجہ محمد امکنگی رحمۃ اللہ علیہ۔

و حضرت ایشان را سماحتے بہ دلریش حضرت خواجہ محمد درویش رحمۃ اللہ علیہ

و حضرت ایشان را لجاجتے بہ ذات عابد حضرت خواجہ محمد زاہد رحمۃ اللہ علیہ

وحضرت ایشان را استمدادی بہ ذاکر اللہ حضرت خواجہ عبید اللہ احرار رحمۃ اللہ علیہ۔
وحضرت ایشان را انشراحے بہ شیخ مرغوب حضرت خواجہ محمد یعقوب چرخی رحمۃ اللہ علیہ۔
وحضرت ایشان را افتتاحے بہ شاہد دین حضرت خواجہ علاؤ الدین عطار رحمۃ اللہ علیہ۔
وحضرت ایشان را نسبتے بہ مقوم الدین حضرت خواجہ بہاؤ الدین نقشبند مشکلکشا رحمۃ اللہ علیہ۔
وحضرت ایشانرا قربتی بہ مظہر جمال و جلال حضرت خواجہ امیر کلال رحمۃ اللہ علیہ
وحضرت ایشان را نزہتے بہ حق شناسی حضرت خواجہ محمد بابا سماسی رحمۃ اللہ علیہ۔
وحضرت ایشان را استعانتے بہ منظور رحمان حضرت خواجہ عزیزان علی رامیتنی رحمۃ اللہ علیہ۔
وحضرت ایشان را ہدایتے بہ فنا فی المعبود حضرت خواجہ محمود انجیر فغنوی رحمۃ اللہ علیہ۔
وحضرت ایشان را اشراقے بہ خواجہ متعارف حضرت خواجہ محمد عارف ریوگری رحمۃ اللہ علیہ۔

وحضرت ایشان را مرحمتے بہ پیر صادق حضرت خواجہ عبدالخالق غجدوانی رحمۃ اللہ علیہ۔

وحضرت ایشان را استفتاحے بہ مطیع سبحانی حضرت خواجہ ابو یوسف ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ۔

وحضرت ایشان را فتوحے بہ واصل ابدی حضرت خواجہ ابوعلی فارمدی رحمۃ اللہ علیہ۔

وحضرت ایشان را اشراقے بہ خلق رحمانی حضرت خواجہ ابوالقاسم گرگانی رحمۃ اللہ علیہ۔

وحضرت ایشان را فیضے بہ شاہ زمانی حضرت خواجہ ابوالحسن خرقانی رحمۃ اللہ علیہ۔

وحضرت ایشان را التفاتے بہ سالکان طریق حامی حضرت خواجہ بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ۔

وحضرت ایشان را انبساطے بہ مرشد حاذق حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالےٰ عنہ۔

وحضرت امام را انصباغے بآنکہ بر شرق وغرب حاکم حضرت امام قاسم بن محمد بن ابی بکر رضی اللہ تعالےٰ عنہم۔

وحضرت امام را تصورے بہ معدن قرآنِ عربی حضرت سلمان فارسی

رضے اللہ تعالےٰ عنہ۔

وحضرت سلمان را حرمتے از مسند آرا ے محب و محبوب اکبر حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالےٰ عنہ۔

وحضرت صدیق را یقینے بہ سید الانبیا وحبیب خدا حضرت محمدؐ مصطفےٰ واحمدؐ مجتبےٰ صلّی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم۔

وحضرت حبیب را صلّی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم بمقتضاے حدیث قدسی کُنْتُ کَنْزًا مَخْفِیًّا فَاَحْبَبْتُ اَنْ اُعْرَفَ کنز ذاتی از پردۂ غیب الغیب سر بر آوردہ بہ دریاے محبت غوطہ زدہ ذرانۂ میم را از ان کشیدہ احمدؐ گردانیدہ کمالات ذاتی وشیونی وصفاتی واعتباری را درو منعکس گردانیدہ قابلیت اولی نام نہادہ بوے ظلیت باونار سانیدہ در دائرہ اصل جا دادہ از خلعت محبوبیت صرفہ سرفراز گردانید و باز میم دیگر را بجاے الف احمدؐ نہادہ نام پاکش محمدؐ گردانیدہ محبوب انعکاسی در پردہ انعکاس آمد از وسمۂ محب ومحبوبیت ذاتیہ چہرہ اش را آرایش داد آسایش جمیع ممکنات را منحصر بر ستایش او ساخت حتّٰے کہ ذرہ از ذرات جہان را بے واسطۂ آفتاب روے محمدؐی صلّی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وبارک وسلم در بارگاہ ایزدی بار نہ داد ز دیگرے در

محبت ذاتی سرو کار نہ خوش گفت آنکہ گفت ؎

مَن بیدلِ بجمالِ تو عجب حیرانم اللہ اللہ چہ جمال ست بدین بوالعجبی

یعنی بر جمالِ ایزدی ہمچنانکہ حیرت وا منگیر عقل ست بر جمال محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم حیرت در حیرت و فرحت در فرحت بو العجبی یعنی دیدہ کہ از جمال محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم مشرف گردید ہمان زمان بہ مرتبۂ محبوبیت رسید۔ ای جانِ من وی جانانِ من بگوشِ جان بشنو وآگاہ باش کہ ایزد متعال بشان حبیبِ ذی الکمالِ والجمالِ ارشاد فرمود وَاِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْمٍ خلقِ عظیم کنایۃ از آن کمالِ ذاتی کہ منعکس در جمال محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم ست کہ مورد حدیثِ شریف کُلُّھُمْ یَطْلُبُ رِضَائِیْ وَاَنَا اَطْلُبُ رِضَاکَ یعنی رضائے محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عینِ رضائے احدیست و نیز حدیث قدسی بشان محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وارد ست لَوْلَاکَ لِمَا خَلَقْتُ الْاَفْلَاکَ وَلِمَا اَظْھَرْتُ الرُّبُوْبِیَّۃَ یعنے اگر وے محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم درمیان نبودے برائے چہ افلاک را پیدا و برائے چہ ربوبیت را ہویدا کردمے خوش گفت آنکہ گفت ؎ زلف تو ہر دو جانب خون ریز عاشقانست چیزے نمیتوان گفت روئے تو درمیان ست چونکہ عاشق صادق

روح تحقیق سیر مہر...
روح خلق عظیم ...

راکشتہ کمی و قامتش را بزیور مُوتُوا قبل اَن تموتُوا مرصع نسازی
بمرتبۂ معشوقیت صرفہ نرسانی آی عاشق جانی جمال محمدی صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم درنزاکت لاثانی ست وبرای سالکان محمدی
المشرب بوصال سبحانی سُبحانَ اللہِ وَالحمدُ لِلّٰہ جمال محمدی
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عجب جمالی ست ذوجہتین جہتی بحق وجہتی
بخلق جہت ثانی بمقام عاشقیت رحمانی وجہت اولی درمحبوبیت
مولی کہ ازہمہ اولی از جہت ثانی امت خود را کہ بفخر خیر الامم مفخر اند
جذب فرمودہ بمرتبہ عاشقیت رسانیدہ ازانجا بمقام محبوبیت صرفہ
کہ متعلق بجہت اُولی ست مشرف میفرمایند ۵

ای ظاہر تو عاشق ومعشوق طینت ہا ٭ روی ترا کہ دید بگو تو ساکن ست
آرزوی انبیا صلوات اللہ علیہم اجمعین باوجود اصلیت بہ تبعیت او
بود ہمین وجہ بود تا امت نشوی ازاولش خاص او مشرف نہ گردی
ای جان من وای جانان من بگوش جان بشنو وآگاہ باش بمقتضای
حدیث شریف اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللہُ نُوری روی محمدی صلی
اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم وحقیقت احمدی صلوات اللہ تعالی علیہ وآلہ وصحبہ
وسلم ظہور اول ست وتمود اکمل ومرکز جمیع موجودات ومنودات
واصل ورا اصل چہ حقیقت مرسلین وچہ حقیقت ملائکہ مقربین ہمہ

ظلالِ او بیند و آو حقیقت الحقایق ست پس ظل را بغیر لحوق باصل و
اجزا، دائرہ را بے توجہ ہر گز چارہ نہ حافظ شیراز رحمۃ اللہ علیہ فرماید ؂
خیال روئے تو در ہر طریق ہمرہ ماست نسیم موئے تو پیوند جانِ آگہ ماست
انبیا را و لوا العزم پناہ او جویند - ملائکہ مقربین ثناءِ او خوانند ؂
ہمہ انبیا در پناہِ تو اند مقیم درِ بارگاہِ تو اند
پس بندۂ مسکین و ذرۂ بے تسکین را جز عجز دامنگیر بیان و در تحریر
عیان نیست فلا ختم بالصلوٰتِ والتسلیماتِ علیہِ
وَالِہٖ وَصَحبِہٖ اجمعین ای جانِ من و ای جانانِ من بگوش
جان بشنو و آگاہ باش پیر کسی ست کہ ظاہرش باحکامِ شرع آراستہ
و دست باطنش از ماسوے اللہ برداشتہ منازلاتِ سلوک و مقامات
عروج بواسطہ شیخ کامل و مکمل طی نمودہ باشد ہر قدر کہ جذبِ قوی
دارد موجب تربیتش و احوالش فرحت بخش صورتش ممد سلوک و
سیر صحبتش انقطاع کنندۂ غیر چون نظر بصیرت بجمالِ مبارکش افتد توجہ
الی اللہ پیدا و نعرہ باطن بے اختیار ہویدا شود وَھٰذَا مَقبُولُ حَبِیبِ
اللہِ وَھٰذَا مِن رِّجَالِ اللہِ وَھٰذَا اَھلُ اللہِ وَھٰذَا اَفنَا
فِی اللہِ کامل شخصے ست کہ عروجش اعظم و مکمل مردیست کہ نزولش اکمل
واتم باشد حتے کہ مثل عوام کوچہ گرد و بازار روزد مَالِھٰذَا الرَّسُولِ

یَاکُلُ الطَّعَامَ وَیَمْشِیْ فِی الْاَسْوَاقِ کہ در شان آقائے او نازل است
فیضیاب باشد شخصیکہ متصف باین صفت باشد عزیزالوجود وکبریت
احمر در بودست طالبان صادق وعاشقان فائق را لازم وضرور کہ
رجوع باین طبیب حاذق نمایند وعلاج امراض باطن کنند تا نجاتے از
گرفتاری ماسوی اللہ یابند ودر اطاعتِ او چنان کوشند کہ خود را
کالمیت بدست او دارند ودر حرکات وسکنات فنائے او باشند
مولانائے رومی رحمۃ اللہ علیہ فرماید ؎ چون گرفتی پیر ہین تسلیم شو،
ہمچو موسے زیر حکم خضر رو، دقیقہ از دقائق آدابش فرو نگذارند ودر ابطہ
را اصل آداب دانند وہرچہ بروست فرع اوست باید کہ از فرع نیز دست
برداشتہ نباشد چنانکہ روبروے او دو زانو باادب سر فرو ہشتہ
چشم سر بستہ خود را عاجز ترین غلامانِ او دانستہ بنشینند وخطرۂ غیرا
در دل نگذارند مولانا رومی رحمۃ اللہ علیہ فرماید ؎
دل نگہدارید اے بے حاصلان در حضورِ حضرتِ صاحب دلان
در تذکرۃ الاولیا منقول ست کہ حضرت خواجہ بایزید بسطامی رحمۃ اللہ
علیہ ہر روز در خدمت امام ہمام حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالی عنہ
حاضر میشدند مدتے یکسال منقضی گشت ارشاد فرمودند اے بایزید کتابے
از طاقچہ بیار بعرض رسانیدند طاقچہ نمیدانم کتاب از کجا آرم ارشاد فرمودند

چندین مدت مدید بر تو گذشت طاقچۂ دیوانخانہ ما را ندیدی عرض کردند استند
کہ بدیدن طاقچہ حاضر نمے شوم بلکہ برائے نظارگی قلب مبارک سید
السالکین یعنے نبیرۂ حضرت امام زین العابدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ
از یک نظر خوش اثر کارش چنان تمام فرمودند کہ بایزید ہمان زمان
بدریائے محبت رحمان غوطہ زدہ بہ کلام لَیْسَ فِی جُبَّتِیْ سِوَی اللّٰہ
مترنم گردید پس آداب شیخ لا ریب باید کہ سایۂ خود بر ذات او بلکہ
بر صفات او نیندازند و آز مطہرۂ او وضو نسازند و پیالۂ آب را لب خود
نرسانند و آواز خود را بمقتضائے لَا تَرْفَعُوْٓا اَصْوَاتَکُمْ فَوْقَ
صَوْتِ النَّبِیِّ بر آواز او بلند نہ سازند ای جان من با وجود این آداب
نظر بر خوشنودی او باید داشت در لہو و لعب وحشت و منت کہ
ممنوع شرع نباشد مرتکبش پایبند آز ذکر گفتن و فکر نمودن آن را بہتر
دانند۔ منقول ست روزے سواری مبارک محبوب شاہ دین و معشوق
عاشق متین حضرت نظام الدین اولیا رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ میرفت
وجہ ملقب بودن اولیا آن بود کہ طالب صادق را از نظر اول بمرتبۂ
ولایت رسانیدے و از رقیت ماسوے اللہ آزادی بخشیدے
صوفی بجمال یوسفی بر سواری مبارکش گذشت از آنجا کہ عتبہ
بوسان آن والا زمان بینندۂ وحدت در کثرت و دانندۂ تنزیہ

در تشبیہ و یا بندہ تجلی صوری بودند نظر پاکش کہ متصف بہ بصارت
یعقوبی بود بر جمال یوسفی افتاد با وجود قدرت استادہ کردن آفتاب
و مہتاب خواستند کہ استادہ شود استادہ نشد و ہمراہِ رکاب والا
امیر خسرو رحمۃ اللہ علیہ کہ یکے از خادمان آن صاحب زمان
بودند بود خطرۂ معشوقی در آئینہ دل خسروی منعکس گردید تاج
مبارک خود بر انگشت سبابہ نہادہ پاے کوبان و آز خود پرستان
بل بلھم بل بلھم کلام بے معنی بزبان گویان در میدان
استرضاے شیخ آمدند صوفی در گرداب صافی افتادہ متحیر شدہ
باستاد آز خوشنودی تمام انشراحِ صدرِ شیخ گردید ہمان زمان
خسرو را بمرتبۂ قطبیت رسانید اے جان من حتی المقدور سر مو
خلاف او نجویند نہ ظاہراً نہ باطناً مال و اموال زن و فرزند مادر
و پدر را قربان او سازند رضای محبوب در رضاے او و سخطِ
محبوب در سخطِ او دانند آورا روپوش فعل خدا بلکہ فعلِ او مستہلک
در فعلِ الٰہ یابند در سایۂ عاطفت او چنان زندگانی نمایند کہ غبار
ملال بر دامن جمال او نہ نشیند مبادا تازیانۂ الفراق بینی
و بینک بزند و مرض باطن طول کشیدہ بموتِ ابدی ساند
امی جان من بگوشِ جان بشنو طالبے در صحبت کامل و مکمل رشد

خویش و آثار فیض بر ظاہر و باطن نیافت با نکسار تمام رُو بروے
آن فیض بخش خاص و عام معروضہ نمودہ باید دریافت اگر از زبان
مبارک کہ مترجم کلامِ رحمان ست بشارتِ مقامات یافت آن را
کَاَنْوَحْيٍ دانستہ بدانکہ مامورست سرگرم باشد بمنزلِ مقصود خواہد
رسید اَی جانِ من بگوش جان بشنو و آگاہ باش مسلکِ صاحبانِ
مقاماتِ عظیمہ و راجلان منازلِ طریقہ دو اند یکے صاحب کشف عیناً
باشد و یا وجداً و دیگر بے کشف نہ عیناً و نہ وجداً ہر دو قاطعانِ رہ
اند وَاللَّذَّاتُ مُفَارِقٌ بَیْنَہُمَا یعنی یکے بالذت و دیگرے بے
لذت آخر تیرِ سعیِ شان بر ہدفِ مقصود خواہد رسید اگر شخص بشارتِ
مقامات ندادو نفر مود کہ قسمتِ تو بجاے دیگرست میتواند کہ لباسِ
صبر بر قامت طلب بپوشد و منتظر آبِ رحمت باشد والا بشیخ دیگر رجوع
کند و شیخ اول را بچشم حقارت نہ بیند اگر از تقدیراتِ ایزدی تخریبات
سرمدی میانِ پیر و مرید مفارقتِ صوری و مبائنتِ معنوی افتاد
قناعت بر نعمتِ باطنی کہ از و یافتہ است ناکردہ بشیخ دیگر رجوع
نمودہ کارِ خود را باتمام باید رسانید۔ اَی جانِ من و ہی جاناں من
طالبیکہ باوجود دریافت رشدِ خویش و آثارِ فیض از شیخ خود برگردیدہ
بہ شیخ دیگر رجوع کرد خوب نکرد غالباً طوقِ ادبار بگردنِ حالِ او افتد و در

آخرش قیل و قال۔ ای جان من و ای جانان من طالب صادق کہ طلبش
بانتہا رسیدہ است کہ دامنگیر شیخ کامل مکمل گردید مولانا ے روم رحمۃ اللہ علیہ
در حقش میفرماید ؎ شیخ کامل بود و طالب منتہی ٭
مرد چابک بود و مرکب درگہی ٭ بنظر اول آن مے یابد کہ دیگران
در مدت مدید بعشر عشیر آن نرسند۔ ای جان من بگوش جان بشنو
و آگاہ باش نقد عمر کہ در کیسۂ ہستی تو نہادہ اند عجب نقدیست
توصیفش از تقریر بیرون ست و تعریفش از تحریر افزون۔
لازم کہ نتیجۂ صرفش جز وحدانیت الٰہ و محبت حضرت رسول خدا
صلی اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم دیگر نباشد مولانا ے روم
رحمۃ اللہ علیہ مے فرماید ؎ نقد را دادم زر قلب استدم
شاد شادان سوے جانان میروم ٭ پس دامن پیر را از بس تحقیق
و تدقیق باید گرفت مبادا بدام ناقصے بلکہ کاذبے افتد و نقد عمر در
بازار او صرف گردد جز خسارت ابدی بدست نہ مے آرد۔ مولانا
رومی رحمۃ اللہ علیہ میفرماید ؎ ای بسا ابلیس آدم روی ہست
پس بہر دستے نشاید داد دست ٭ خود را از دست خود ذبح نمودن بہتر
و پیالہ سم قاتل خوردن خوشتر از تربیت گرفتن شیخ ناقص و کمتر
سعدی شیرازی رحمۃ اللہ علیہ میفرماید ؎ ز خود بہتری جوئی و فرصت شمار

که باہم خودے گم کنی روزگار، صحبتِ ذم و نظرۂ سم و کلائمہ قبیح۔
و بیانہ فضیح چرا که نفس خبیثش از امارگی بیرون نیامده و مدعی خدائے
خود ست و ہر چہ منعکس از وست خباثت در خباثت و قباحت در
قباحت۔ اے جان من وقتیکه از شیخ خود امرے خلاف شرع
سرزد بر بشریت حمل نموده از آن گذشته اعتقاد خود را راسخ باید داشت
اگر ہمچنان کرات و مرات بظہور رسید حتی که سہو بشریت را دور گردانید
در تخلیہ تام معروضہ باید نمود اگر تشفی تمام فرمود فبہا و الا او از مرتبۂ
شیخی افتاد و تو از مرتبہ مریدی مانندِ تیر از و باید گریخت و ہدف مقصود
ہر جا که باشد بدست آرید۔ فقیر راقم عفی عنہ بفضل ایزدی سرقدہ
که منازلاتِ نقشبندی و مقامات مجددی رضی اللہ تعالےٰ
عنہم سیر و طیر نموده در معرکۂ بیان و در تحریر عیان میسازد
بعضے از کشوفہائے صحیحہ و رموزہائے لطیفہ را نیز شریک شان
میدارد امید که این دُرِ شہوار را بگوشِ جان اویزند تا از آن
ثمرۂ ایمان یابند۔

شرح مراقبۂ احدیت

منزل اوّل مراقبۂ احدیت اے جان من و ای جانانِ من بگوشِ
جان بشنو د آگاه باش اشیا که در زاویۂ ظلمات عدم معدوم و
مغموم بودند حتے که نامے و نشانے نداشتند وقتیکه آفتاب وجود

حقیقی و موجود خارجی و معبود تحقیقی بر سر ایشان تافت کلهم از
پردهٔ عدم سر بر آورده بوجود ظلیت موجود و نمود بے بود گردیده
بے اختیار از خود رفته در سجده افتاده غیر محبوب دیگر را ندانسته
متوجه باو شدند چرا متوجه باو نشوند که غیر او موجود و محبوب و
مرغوب و مطلوب نیست پس آنان که بحال خود ماندند و موجود
خارجی را مسلم داشتند مسلمان گشتند و ذی ایمان شدند و آنان که
دم از موجودیت خود زدند در ضلالت کفر افتادند و قبای کافری
بر قامت آذری پوشانیدند پس هر که از دائره اسلام و ایمان
بواسطهٔ شیخ کامل و مکمل که نائب مناب حبیب اوست صلی الله
علیه و آله و صحبه و سلم خرق حجب آفاقی و انفسی ظلمانی و نورانی
نموده بوصال محبوب حقیقی و ایمان تحقیقی مشرف گشته در زمرهٔ
اولیاء الله داخل شده به خلعت اَلَا اِنَّ اَوْلِیَاءَ اللّٰهِ لَا
خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَلَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ ۰ سرفراز شد زهے
سعادت و نجابت حزن و خوف که از لزومات فصل اند وقتیکه
فصل از تصدق پیران کبار رحمهم الله تعالے رفت و وصل جای
او گرفت حزن کجا و خوف کرا در آن زمان پرورش در جوار
رحمة للعالمین و سید المرسلین است و نیز بصدقهٔ ثقلین مراد

صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم غوطہ زنی در بحر سکینت وطمانیت
است هَنِيئًا لِأَرْبَابِ النَّعِيمِ نَعِيمُهَا ایں پیران مارحمہم
اللہ تعالی نقشبندیانند عجب نقشے زدہ اند کہ تعریفش از تحریر
وتوصیفش از تقریر بیرون ست بمقتضاے حدیث قدسی أَنَا
عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِي بِي نقش ذات مجردہ را بر نگینۂ دل
کندیدہ خواہان وصل عریانند معاملۂ شان موافق ظن ایشان لا
بیان وبے نشان حیرت دامنگیر حال اوشان بہ جاے میرسد
کہ صفات را درانجا مدخلے نیست سبحان اللہ صفاتے کہ در مقام
لاہو ولا غیرہ بودند از دائرہ ثانی سر بر آوردہ در مرکز دائرہ
اولے محو گردیدند معاذ اللہ کسے انفکاک صفات از ذات تصور
نکند بحکم اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ مطابق مطلوب ذات مجردہ
را مشہود گردانند کہ محبوب اوست نہ آنکہ در نفس الامر واقع است
اے جان من واے جانان من بگوش جان بشنو وآگاہ باش
مصداق وجود سہ اند۔ واجب الوجود۔ وممتنع الوجود۔ وممکن
الوجود۔ واجب الوجود آن کہ ہستی او بذات او وموجودیت او
واجب۔ ممتنع الوجود آنکہ عدمیت او ونابودماندنش لازم
ممکن الوجود آنکہ عدم ووجود او مساوی باشد یعنی کس نمیرسید

مبارک ہو بہشت کے لوگوں کو نعمتیں بہشت کی ۱۲

میں نزدیک گمان میرے بندے کے ہوں میری ساتھ ۱۲

آدمی اوسی کے ساتھ ہے جسکو اُسنے دوست رکھا ہے ۱۲

کہ موجود کدام ست و معدوم کہ از وجود او چیزے نمیزاید و از عدم او نقصانی
نہ مے آید ظہور و نمود و وجود او از دیگرے چونکہ در موجودیت محتاج دیگر
باشد در امورات خود بطریق اولی محتاج تر باشد پس حاجت روای جمیع
موجودات و ممکنات حبیب او ست صلی اللہ علیہ و آلہ و صحبہ و سلم کہ مرکز
جمیع موجودات و معدن جمیع جواہرات حافظ شیراز رحمۃ اللہ علیہ میفرماید

بزیر زلف دوتا چون گذر کنی بنگر کہ از یمین و یسارت چہ بیقرارانند

یعنی گنہ گاران امت و غربائے وادیہ وحشت عزلت گیر زاویہ آن گیسو
رسانند ہرگاہ نظر ایزدی بر جمال محمدی صلی اللہ علیہ و آلہ و صحبہ و سلم
افتد ہمان زمان بے گفت و شنود و بے تگ و پو آزادگی امت مرحومہ
بلکہ جمیع امم خواہد شد خوشا نصیب گرفتاران گیسوئے مبارک و
آشفتگان روے با ملاحت حافظ شیراز فرماید رحمۃ اللہ علیہ

خلاص حافظ ازان زلف تابدار مباد کہ بستگان کمند تو رستگارانند

اے جان من و ای جانان من دائرہ امکان بر دو قسم ست یکی عالم امر
الطف و دیگر عالم خلق مکدر عالم امر فوق عرش و عالم خلق تحت عرش

باین صورت

ای جان من بگوش جان بشنو
درمیان ذات و
صفات نسبت
اصلیت وظلیت
که ثابت ست
تصوراً نہ آن که
زمانا بے تصور ذات تصورِ
صفات محال صفات که در مرتبۂ ثانی

اخفی
خفی
سری
روحی
قلب
عرش
نفس
نار
باد
آب
خاک

متوارے شوند حکم ظلیت وارند سابق ترین صفات حیٌّ ست پس اَللّٰهُ حَیٌّ اصل و عَلِیْمٌ ظل او اللّٰهُ عَلِیْمٌ اصل و مُرِیْدٌ ظل او اَللّٰهُ مُرِیْدٌ اصل و قَدِیْرٌ ظل او اَللّٰهُ قَدِیْرٌ اصل و سَمِیْعٌ ظل او اَللّٰهُ سَمِیْعٌ اصل و بَصِیْرٌ ظل او اَللّٰهُ بَصِیْرٌ اصل و کَلِیْمٌ ظل او اللّٰهُ کَلِیْمٌ اصل و مُتَکَوِّنٌ ظل او وقس علی ہذہ الصفات الزائدۃ الی ظہور الفعل۔ آگاہ باش لطائف عالم امر چون که ظلال اسماو صفاتِ زائدہ وظلال افعال الٰہ اند در مرآت کن ظہور فرمودہ جلوہ گر گردیدند لطیفہ اخفےٰ ظل اول لطیفہ خفی ظل ثانی لطیفہ سر ظل ثالث لطیفہ روحی ظل رابع لطیفۂ

قلبی ظل خامس ہریک بمدارج خویش بقرب ایزدی درپیش لطائف عالم
خلق لطیفہ نفس ولطیفہ نار ولطیفہ باد ولطیفہ آب ولطیفہ خاک ہریک ازینہا
کدورتے وخساستے ودنائتے کہ دامنگیر حال دارند در گرداب بعد
افتادند ای جان من وای جانان من ہرچہ در عالم کبیر ست نمونہ آن
در عالم صغیر عالم صغیر اصل آن فرع وگوشوارۂ آن شرح لطائف عالم امر
کہ در عالم کبیر اند ظلال آنہارا در عالم صغیر جا دادہ ودیعت نہادہ راز
محبتے وجذبے پنہان داشتہ جامعیت کلی عنایت فرمودہ خلعت خلافت
در بر پوشانیدہ مسجود الیہ جمیع ممکنات گردانید سبحان اللہ عجب جامعیت
ست کہ موجب خلافت گردیدہ مرتبۂ گرو بیان راپس انداخت ازانجا
کہ جبرئیل علی نبینا وعلیہ السلام فرمود ع اگر یک سر موی برتر پرم
فروغ تجلی بسوزد پرم، ای جان من انسان کہ مرکب از لطائف اربع
عالم خلق ست حاصل خود لطیفہ نفس دارد کہ بَیْنَ الْمُحِبِّ وَالْمَحْبُوْبِ
فاصل حتے کہ دم انا الموجود میزند وخدا را نمے شناسد بلکہ دعوائے
خدائی میکند پس بدترین موجودات ومخلوقات وکمترین معقولات و
محسوسات اوست حدیث قدسی دَعْ نَفْسَکَ فَاِنَّهَا مُعَادَاةٌ
لِی ورشان او و تیغ رَجَعْنَا مِنَ الْجِهَادِ الْاَصْغَرِ اِلَی الْجِهَادِ
الْاَکْبَرِ بر جانِ او ومقابلہ ازین دشمنِ قوی امر سرسری نیست

چھوڑ دے تو نفس کو اپنے پس تحقیق کہ وہ نفس دشمن کیا گیا ہوئے میرے واسطے ۱۲

پلٹے ہم چھوٹے جہاد سے بڑے جہاد کی طرف ۱۲

از جان گذشتہ و دست از سرِ خود شستہ بر توسنِ فنا نشستہ رو بروی محمد صلی اللہ علیہ وسلم مشرب بمیدان بیاید امید فتح عظیم و ظفر جسیم ست ای جان من وی جانان من محل لطیفہ قلب زیر پستان چپ بفاصلہ دو انگشت مایل بپہلوست و محل لطیفہ روح زیر پستان راست بفاصلہ دو انگشت و محل لطیفہ سر برابر پستان چپ بفاصلہ دو انگشت بطرف سینہ و محل لطیفہ خفی برابر پستان راست بفاصلہ دو انگشت بطرف سینہ و محل لطیفہ اخفیٰ در وسطِ سینہ بر خر مہرہ سینہ و محلِ لطیفہ نفسی در وسطِ پیشانی و محل لطیفہ قالب کہ مجموعہ لطائف عشرہ است از سر تا پاست ای جان من پیران مارحمہم اللہ تعالے اطلاق قلب بر سہ چیز نمودہ اند اول مضغہ و دیگر ظلِ قلبِ حقیقی کہ ثابت بر مضغہ است و سوم حقیقت جامعہ پس چشم سربستہ زبان بکام چسپانیدہ و خود را بطرف قلب متوجہ کردہ قلب را باللہ تعالے متوجہ نمودہ مفہومش بیچون و بیچگونہ و خیال داشتہ با وجود عریانی لباس مستجمع جمیع صفات کمالات و منزہ عن جمیع نقصانات را در بر پوشانیدہ از خود و از خودی خود غافل شدہ موافق فرمودۂ حافظ شیراز رحمۃ اللہ علیہ ؎ نیست بر لوحِ دلم جز الفِ قامتِ دوست ؛ چہ کنم حرف دگر یاد نداد استادم ؛ اللہ اللہ ذکر کند و صورتِ شیخ را روبروی خود یا اندرونِ دلِ خود و یا خود را بصورت

شیخ تصور ریدہ خیال کند کہ فیض از باریتعالیٰ بر قلب شیخ می آید و از آنجا
بر قلب مِن میرسد آین را ذکر رابطہ گویند و بے ذکر رابطہ فتح باب بطون
محال و طالب عریان از حال ہر قدر کہ رابطہ پُر غلو باشد پایہ سلوک علو آید چہ مِن
ذاکر بے رابطہ غیر واصل و صاحب رابطہ اگر چہ بے ذکر باشد واصل الرابطة
شیئٌ عجیبٌ وغریبٌ فی المرتبة الاولی فناءٌ فی الشیخ
وفی المرتبة الثانیة فناءٌ فی الرسول وفی المرتبة
الثالثة فناءٌ فی اللّٰہ شیخ فنا فی الرسول باشد و رسول فنا
فی اللّٰہ حتے کہ حرکت قلبی مفہوم گردد پس بالحاظ جمیع شرائط ہر آن و ہر
زمان در بحر حرکت مستغرق باشد ای جانِ من و ای جانانِ من
امورات دینی و دنیوی منحصر بر حرکت لسانی قلب کہ بحرکت بود
یا از حرکتِ او سالک را تمیز نبود از نعمتِ دینی محروم و مختوم و قتیکہ
بحرکت آمد و حرکتش متمیز ذاکر گردید بشارت فاذکرونی
اذکرکم بگوشِ جان رسیدہ جان را تازگی و ایمان را فرحتِ بی
اندازگی بخشیدہ ای جانِ من ہنوز نسبت ذاکر و مذکور باقی ست
جزاء اذکرکم کافی چون این نسبت از میان محب و محبوب میان
بر نسبت محبوب محب را در بر گرفت و تمیز غیریت از خود رفت حضرت
شاہ شرف بو علی قلندر رحمۃ اللّٰہ علیہ میفرمایدے تو مباش اصلا کمال این

ترجمہ
پس یاد کرو مجھکو
یاد کرونگا میں
تمکو ۱۲

ست وبس ؎ رو در وگم شو وصال اینست وبس ؎ ای جان من و ای جان من و ای جانِ من متیز

از میان برخیزد نہ آنکہ غیریت عینیت گردد ہذا محال شرعی وعقلی
فالربُّ ربٌّ والعبدُ عبدٌ سُبحان اللّٰہ عجب معاملہ ایست
عجیب وغریب غیریت وعینیت ہر دو رخت بر بستند وازمحبوب
حقیقی دور تر افتادند دریجا دقیقہ ایست غیریت کہ دامنگیر سالک
بود آنرا دور نمود اگر بوی عینیت بدماغ محبوب رسد تعین غیر را عین
خود داند از مرتبہ محبوبیت فرو افتد پس نہ غیریت ماند ونہ عینیت
گرفتاران عقل عقیل الضِّد اَنِ لَا یجتمعَانِ گفتہ اند حاکمان
شرع شریف آنرا جمع فرمودہ ای جان من وای جانان من این ابتلای
واضح گردانیم کہ از پیران ما رحمہم اللّٰہ تعالیٰ رسیدہ است بگوش ہوش
استماع کنی آہن کہ در آتش خودرا سوخت غیریت را پاک سوخت
باوجود عینیت افعالی وصفاتی غیریت ذاتی ست آن گل ولایت
ست وآن ثمرۂ نبوت صاحب ولایت عینیت صفاتی وافعالی
را محمول بر ذات کردہ غائب را بر شاہد تصور دیدہ عینیت ذاتی خیال
کردہ مترنم بوحدت وجود ست صاحب نبوت کہ حدت بصر دارد غیریت ذاتی
را معائنہ فرمودہ حاکم باثنینیت ست ازانجا کہ سیّد المرسلین وخاتم النبیین
صلوات اللّٰہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ اجمعین فرمودہ اند انا بشر

ترجمہ: مین بشر ہون

مّثلکُم یُوحیٰ اِلَیَّ واو سبحانہ در قرآن مجید ارشاد فرمودہ سُبحَانَ
اَلَّذِی اَسرٰی بِعَبدِہٖ اِلی آخر و نیز کلمۂ شہادت دال برآنست
وَاَشہَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبدُہٗ وَرَسُولُہٗ شخصے بجای عبدہٗ و رسولہٗ
وحدہٗ لاشریک لہٗ گوید پا از دائرہ اسلام بیرون کشد و در تہلکہ ابدی
افتد پس صاحبان ولایت ہرچہ بگویند و بکنند مقبول و مرغوب محبوب
ست و مقلدان ایشان مردود تقلید مجتہدان دین رضی اللہ تعالیٰ
عنہم محمود خطای این بزرگواران امید ثواب دارد نہ موجب عذاب
مجنون کہ انا لیلیٰ گفت عند اللیلی و عند الناس مرفوع واز دیگری نامسموع
پس مسئلہ وحدت الوجود نفس الامری نیست بلکہ نفس الامری اثنینیت
ست کہ انبیا صلوات اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین بہ تبلیغ آن مستحق اند
از آنجا کہ فرمودہ اند لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اٰدَمُ صَفِیُّ اللّٰہِ۔ وَلَا اِلٰہَ
اِلَّا اللّٰہُ نُوحٌ نَبِیُّ اللّٰہِ۔ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اِبرَاہِیمُ خَلِیلُ اللّٰہِ
وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ دَاوٗدُ خَلِیفَۃُ اللّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ یُوسُفُ
صِدِّیقُ اللّٰہِ۔ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُوسٰی کَلِیمُ اللّٰہِ۔ وَلَا اِلٰہَ
اِلَّا اللّٰہُ عِیسٰی رُوحُ اللّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحبِہٖ وَسَلَّمَ علیٰ ہذا القیاس جمیع انبیا
صلوات اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین با وحدانیت خدا رسالت خود جمع فرمودہ اند۔

مانند تمہارے وحی اُترتی ہے طرف میرے ۱۲

۱ پاک ہے وہ پروردگار جسنے شب میں سیر کرایا اپنے بندہ کو ۱۲

وہر دو را جزءِ ایمان گردانید شخصے از ین ہر دو یکی را فرو ریزد دست از ایمانِ خود
بشوید اگر مسئلہ وحدت الوجود نفس الامری بودی انبیا صلوات اللہ علیہم
اجمعین ہرگز بر خلافِ آن حکم نکردی آہ ای جانِ من وای جانانِ من تمام
کلام مجید مملو از غینیت است ومشروح بر غیریت از آنجا کہ فرمودہ اند
وھو معکم اینما کنتم ۔ نحن اقرب الیہ من حبل
الورید ۔ یحبھم ویحبونہ ۔ یا ایھا الناس اعبدوا
ربکم الذی خلقکم الی آخرہ ۔ قل ھو اللہ احد اللہ
الصمد لم یلد ولم یولد ولم یکن لہ کفوا احد
این ہمہ ضمائر کہ راجع اند دال بر وحدت وجود اند یا بر غیریت وجود
الاثنان متغائران قضیہ مقررہ است قل بر ذاتی دال ست وہو اللہ
بر ذاتے دیگر ۔ اگر وحدت وجود بودے گنجایش قل ہو اللہ نبودی
پس سوال وجواب وثواب وعقاب مبنی بر غیریتِ وجود ست
نہ بر عینیتِ وجود اگر وحدت وجود بودے سوال از کہ شدے
وجواب از کہ طلبیدی بشارتِ ثواب کرا وخسارتِ عذاب کجا آہ ای
جانِ من وای جانانِ من علما اہل سنت وجماعت شکر اللہ تعالی
سعیہم فرمودہ اند حقایق الاشیاء ثابتۃ یعنی اشیاء مختلفۃ الحقایق اند
وماہیاتِ ایشان قائم ودائم متبدل را در او راہ نیست ۔ چنانکہ حقیقتِ

۵۱ اللہ تعالی ساتھ ہمارے ہی ہر طور سے کہ شان کو اسکے سزاوار ہے
۵۲ اللہ تعالی نزدیک زیادہ ہے میرے تئیں میرے سے ۱۲
۵۳ دوست رکھتا ہے اللہ تعالی ہمارے تئیں اور دوست رکھتے ہیں ہم اللہ تعالی کے تئیں ۱۲
۵۴ ای لوگو عبادت کرو تم تمہارے پروردگار کی جسنے تمکو پیدا کیا ۱۲
۵۵ کہ اے محمد وہ اللہ ایک ہے اللہ بے احتیاج ہے نہیں جنا اسنے اور نہ جنا گیا اور نہیں ہے واسطے اسکے برابری کرنے والا کوئی ۱۲

آب سرد و نرم و حقیقتِ آتش گرم پس ثبوت العینیة فیهما یخرج من
عقائد اہل السنة والجماعة ای جانمن او سبحانہ در قرآن مجید ارشاد فرمود
وَاللّٰهُ الْغَنِیُّ وَاَنْتُمُ الْفُقَرَاءُ غنائیتِ ذاتی و بیچونیت صفاتی
مر احدیت راست محتاجیت ذاتی و انکساریت صفاتی مر عبدیت را

ثبوت العینیة بین العبد والرب محال و فی معاملة الابدیة زوال
ای جانمن و ای جانانمن اینهمه دلائل شرعیه که شنیدی اگر راه انصاف
را پوئی و جان و ایمان را آب شرع شوئی یقین بدانی که مسئلہ وحدت
الوجود و عینیت عبد و رب حق نیست و نه نفس الامری بلکه نفس
الامری غیریت و اثنینیت ست طرفه تر معامله ایست با وجود غیریت
و اثنینیت قول صاحبانِ ولایت حق ست که غیر حق را نه می بینند و نه
شناسند و نه دانند و در دیدهٔ و دانش ایشان رضی اللّٰه تعالیٰ عنهم
حق ست پس حق را می بینند و حق را می شناسند و حق را میدانند
از آنجا که فرموده اند ؎ دیدهٔ غیر ترا نه می بیند، یک قسم صد قسم هزار قسم
دیگری میفرماید ؎ بو که بوئی بشنوم از بوی او، مست رقصم لی خبر در
کوی او، ثالثی میسراید ؎ دیده بکشا و جمال یار بین، ہر طرف ہر سو رخِ
دلدار بین، رابعی میفرماید ؎ امروز چون جمالِ تو بے پردہ ظاہرست
در حیرتم که وعدهٔ فردا برای چیست خامسے میسراید ؎ ہر چہ آید در نظر از خیر

وشر، جملہ ذات حق بوداے بے خبر، اوست درارض وسما
ولامکان، اوست در ہر ذرہ پیدا و نہان، اوست پیدا و
نہان و آشکار، جلوہ گر دست در ہر شئی نگار، سادے سے فرماید

ہر کہ ازین دیدہ درین دید ندید — دیدہ اش کور ز غفلت ہمہ او بود ندید
ہر لحظہ کہ در شوق جمال تو شدم غرق — جز روئے تو پیش نظرم جلوہ گری نیست
در صومعۂ زاہد و در خلوت صوفی — جز گوشۂ ابروئے تو محراب دعا نیست

محبوب حقیقی و مرغوب تحقیقی را کہ در پردۂ غیب الغیب مستور
و مسرور بود از سمع بہ بصر و از گوش باغوش آوردہ غیریت را
از غلبۂ احوال بہ عینیت مبدل گردانیدہ بزیور بِہٖ یَطعَمُ وَبِہٖ
یَشرَبُ وَبِہٖ یَتَکَلَّمُ وَبِہٖ یَمشِی متحلی شدہ بایمان
شہودی و گمان وجودی خرسند اند بہترین امتان ایشان اند
و خوشترین زمان درویشان اند مقبولان خدا و محبوبان رسول خدا اند
دین و دنیا از نفس نفیس ایشان قائم و اوشان در صلوٰۃ دائمی
دائم۔ حافظ شیراز رحمۃ اللہ علیہ مے فرماید ؎

روضۂ خلد برین خلوت درویشان است — مایۂ محتشمی خدمت درویشان است
قصر فردوس کہ رضوانش بدربانی رفت — منظری از چمن نزہت درویشان است
آنکہ پیشش بنہد تاج تکبر خورشید — کبریائیست کہ در حشمت درویشان است

ترجمہ
سے اللہ تعالے کے ساتھ کہاتا ہے اور اللہ تعالے کے ساتھ پیتا ہے اور اللہ تعالے کے ساتھ کلام کرتا ہے اور اللہ تعالے کے ساتھ چلتا ہے ۱۲

دولتی را که نباشد غم از آسیب زوال — بی تکلف بشنو آن دولت درویشان است

ای جانمن و ای جانانمن وهم قوم لا یشقی جلیسهم
ولا یحرم انیسهم ـ ولا یخیب مسیسهم ـ وهم
جلساء الله ـ وهم اذا ذکروا ذکر الله ـ وهم من عرفهم
وجد الله نظرهم دواء ـ وکلامهم شفاء ـ و
صحبتهم ضیاء وبهاء ـ من رای ظاهرهم خاب
وخسر ـ ومن رای باطنهم نجا وافلح ـ الهی چیست آن که
دوستان خود را کردی هر که ایشان را شناخت ترا یافت و تا ترا نیافت ایشان
را نشناخت الهی در محبت ایشان گرو و در جمیع امور باوشان پیرو دار
نه آنکه خود رو دار بحرمت حبیبه و نبیه صلی الله علیه وعلی آله واصحابه
وسلم ـ ای جانمن و ای جانانمن حدیث قدسی لا یسعنی ارضی
ولا سمائی ولکن یسعنی قلب عبدی المؤمن
وقتیکه قلب عبد مؤمن از دولت یسعنی ممتاز و سرفراز گشت
دشمنان عظیم و حاسدان جسیم از راه حواس خمسه خس و خاشاک را
آورده آنرا پر کرده مختوم میدارند و از دولت یسعنی محروم حتی که از
غلبه ظاهر کالانعام (مانند جانوروں کے) میگردد صاحب دولتی باید که به بیچونی
متوجه شده باطن را بر ظاهر غالب ساخته پا در کفر طریقت نهاده

کار را با تمام رسانیده آنعامیت را بانسانیت مبدل گرداند
و وسعت قلبی چنان حاصل نماید که بیچون در چون آرام
گیرد۔ حافظ شیراز رحمۃ اللہ علیہ مے فرماید ؎
آسمان بارِ امانت نتوانست کشید قرعۂ فال بنامِ منِ دیوانہ زدند
یعنی از حمل امانتِ بیچونی ہمہ ہا انکار کردند و ابا نمودند پس انسان
پا در میدان جرأت نہادہ آنرا برداشتہ در بحرِ ظلوماً جہولاً غوطہ زد آنچنان
ظلم برنفس خود روا داشت کہ بجز جہالت و نکارت از امانت
چیزے دیگر نیافت بلکہ حیرت را نقد وقت یافت۔ اے جانِ من
و ای جانانِ من از لطیفۂ قلب تا لطیفۂ قالب کہ مسمیٰ بسلطان
الاذکار است ذکر اسم ذات بارشاد صاحب ارشاد کند
و در بحر فرحت و لذت چنان غوطہ زند کہ نہ از خود اثرے
دارد و نہ از دیگرے خبرے۔ اے جانمن و ای جانانمن لذات
طعام دنیوی منحصر بر مضغہ انسانی و لذات انعام اخروے
منعقد بر جسم و جسمانی ؎ چون زبان گویاست بر تو مو بمو۔
مو بمو ذکرِ خدا را نیز گو۔ مو بمو کہ سالک از ذکر خدا متلذذ
میگردد نعمتیست از نعمتہای اخروی و خلعتیست از خلعتہای ایزدی این را
ولادت ثانی گویند ولادت اول از پدر و ولادت ثانی از شیخ باخبر آن

موجب زندگانی فانیه و این سبب عیش ابدیه آی جانِ من
وی جانانِ من او تعالے از قدرتِ کاملۂ خویش از جمیع عوالم
یکے عالم مثال بین الشهادت والوجوب والارواح مانند آئینه تخلیق
کرد با وجود بے بود در وصورت ہاے ہمه موجود پس نور لطیفه
قلب در عالم مثال زرد و نور لطیفۂ روح سرخ و نور لطیفۂ سری
سفید و نور لطیفۂ خفی سیاه و نور لطیفۂ اخفےٰ سبز در انکشافِ
این احقر نور لطیفۂ نفسی مائل با بیض و نور لطیفۂ قالب برین فقیر
چنان غالب که چادر سرمائی از سر تا پاست و بجریان اسم ذات
از ہر بن مو مثل بوته ہاے سفید که از لمعۂ آن عالمی روشن
آے جانِ من و ای جانانِ من اگرچه ظهورِ انوار دلیل ست بر
صفائی لطائف والا دلیل اقوی توجه الے الله ست و استقامت
بر شرع رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم آی جان من وای
جانانِ من مولانا ے رومی رحمة الله علیه مے فرماید ؎

ہر که صیقل بیش کرد و بیش دید — بیگمان صورت درو آمد پدید

ہر قدر که شمشیر باطن را با حدیت صرفه مصقل کرده مصفی و متجلی
گرداند ہمانقدر احوال و مواجید تفاصیل و تقاریب عجائبات
و غرائبات را بیش دید مِنْ کُلِّ الْعَجَائِبِ وَ الْغَرَائِبِ

نظر الوحدۃ فی الکثرۃ والتنزیہ فی التشبیہ

ہرگاہ جواہر احدیت بر شمشیر باطن برخاست کثرت آئینہ داری
او خواست پس نموداری احدیت برجاست ای جان من ممکن
در تشبیہ واجب در تنزیہ موسیٰ علی نبینا وعلیہ السلام کہ سرآمد محبان
وعاشقان بودند معروضہ نمودند رب ارنی انظر الیک
جواب آمد لن ترانی ولکن انظر الی الجبل ای موسیٰ
تنزیہ را بغیر تشبیہ دیدن نہ میتوانی بلکہ از خود درمانی وای موسیٰ
تنزیہ صرفہ را کہ می بیند سرآمد محبوبان و برآمد معشوقان حبیب
ماست ورسول ماست صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم کہ
این نعمت بی پایان واین دولت بیکران درا و ودیعت نہادہ
اند واین کرامت عظمیٰ غیر اورا نہ بخشیدہ ای جان من وی جانان
من این را بمثالی واضح ولایح میگردانم بگوش ہوش استماع فرمائی
آئینہ کہ زید را می بیند بلاشبہہ ذات اورا مے بیند وہرکہ
در آئینہ می بیند بغیر تشبیہ نہ می بیند پس آئینہ احمدی صلی
اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم کہ تعین اول ست تنزیہ صرفہ
را می بیند وغیر او صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم چہ انبیا وچہ اولیا
بغیر تشبیہ نہ می توانند دید شیخ رحمۃ اللہ علیہ ثمر خوار باغ کہن

وآسرار شمار زمین وزمن اشارۂ بہ تجلی صوری نمود وازآنجا کہ
ارشاد فرمودے بے گمان صورت دراو آمد پدید ؛ یعنی سالک
درآن زمان بصورت خود متجلی میگردد ودرین آوان صورت
مثال آن زمان بمیان آمد آئینہ قصیر باشد ویا طویل مربع
باشد یا مستطیل بہ ہیأتش مرئی متجلی میگردد فافہم
فَاِنَّھَا مَعَارِفُ دَقِیْقَۃٌ لَطِیْفَۃٌ شَرِیْفَۃٌ کسے درینجا
حلول واتحاد نہ فہمد کہ آن کفر والحادست ای جان من شئی
کہ در مرتبۂ ثانی ظہور میکند آن را تجلی می نامند پس تجلی ہرجا
کہ ظہور کند وبہر صورت کہ گیرد شئی از صرافت خود تجاوز
نمے نماید بلکہ تجلی بر صرافت خود می ماند بہ بین تاب آفتاب
ہرجا کہ افتد وبہر صورت کہ گیرد در صرافت ولطافتِ او
نمے افزاید وکسافت براو غالب نمے آید پس طالب الصوت
خود متجلی شدن بعید از نقل وعقل نہ حافظ شیراز رحمۃ اللہ علیہ
میفرماید ے ما در پیالہ عکسِ رخِ یار دیدہ ایم ؛ ای بیخبر زلذت
شرب مُدام ما ؛ ای جان من برای قوتِ قلبی ذکرِ کثیر وربط
شیخ کبیر حکم اکسیر دارد حتی کہ قوتِ ارض وسما در قلب مفہوم
می گردد وبہر عقدہ کہ متوجہ مے شوی از فضلِ ایزدی حل

میکنی لیکن از خدا غیر خدا خواستن موجب انفعال و محنت سلوک
پایمال آہی جان من وقتیکہ قالب از ہر بن مو ذاکر گردید وبہ
التذاذش رگ و ریشہ فاخر مراقبۂ احدیت کہ منزل اولست
باتمام رسید منزل دویم مراقبۂ معیت آہی جان من وہی
جانان من ہر ما تحت ظل ما فوق خودست و ما فوقش من حیث
مجموعی خود مربی او و فیض بخشی او بروپس ظل ہر چہ میگیرد از اصل
خود میگیرد ہر چہ یابد از وصل اصل و اصل از اصل اصل
الی ماشاء اللہ تعالیٰ با وجود این ہر یک ظل و اصل را با ذات
خاص نسبتے خاص دادہ و تجلیتے باختصاص بخشیدہ پس طرق من
حیث الوصل سہ آمد یکے از راہ وصول کہ وسط راہ ست و دیگر
من حیث نسبت خاص کہ اقرب بہ شہنشاہ ست و سوم من
حیث تفصیل الاسماء والصفات ہر چند راہ سوم سیرہاے عجیب
و طیرہاے غریب دارد لاکن انتہا ندارد و نیز در راہ اول و
ثالث حصول مطلوب ست و در راہ نسبتے وصول محبوب
فَافْرُقْ بَیْنَهُمَا مِنْ دِقَّةِ النَّظَرِ وَتَحَقُّقِ الْبَصَرِ مولانا
رومی رحمۃ اللہ علیہ در بحر ہر سہ وحدت غوطہ زن بود کہ فرمود
؎ مثنوی ما دکان وحدتست ؛ وحدت اندر وحدت اندر وحدتست

منزل دویم مراقبۂ معیت

و نیز ہر سہ وحدت کنایت از وحدت مبتدی و وحدت متوسط
و وحدت منتہی ست و یقین کہ قال شیخ رحمۃ اللہ علیہ بر احدیت
و وحدت و واحدیت دال ست و مصرعہ ثانی باین معانی و بیکہ
وحدت اول در وحدت ثانی و وحدت ثانی در وحدت ثالث
فانی گردید وحدت الوحدت کہ وحدت وجود ست بر نقشا ظہور
چہرۂ خود را کشود و نیز شیخ رحمۃ اللہ علیہ میفرماید کہ دکانہای جہان
اشیا متعدده و مختلفہ میدارند و دکان ما غیر وحدت چیزے ندارد
کہ در ہر گوشہ خوشۂ وحدت نہاده است و ہر کہ بر دکان ما می
آید وحدت میخرد و وحدت می برد و خانۂ خود را بوحدت پر میکند
و می گوید ؎ زسازِ مطربِ پرسوز این رسید بگوش ؛ کہ چوب و
تار و صدا تن تن ہمہ اوست ؛ ای جانِ من وای جانانِ من
شیخ ہر چند از ذاتِ مجرده دم زن و در بحر حیرت غوطہ زن لیکن طالب
در صحرائے خساست و دنائت پا درلنگ ازین سوره بآن سو
نمے یابد پس توجہ کثیر موجب عقده کشائی ذات بی نظیر نمیگردد
و از مقام لاہو گذشتہ بمرام ہو ہو نمیرسد بلکہ ذات را متجلی بہ
صفات دیده باحدیت مجموعی مشرف میگردد لیکن بسبب نا فہمی
محجوب افتادگی حال و در خود قیل و قال پس شیخ از شبہ و مثال

واز تعینات واعتبارات تسکین میفرماید ومیگوید کہ بگو وبفہم
وَهُوَ مَعَكُمْ أَيْنَمَا كُنْتُمْ یعنی اللہ تعالیٰ باماست چنانکہ
باشان او تعالیٰ سزاوارست از آن ذات فیض برقالب شیخ واز
قالب شیخ برقالب خود خیال کند باید کہ معیت او تعالیٰ را بہر بن مو
وبہر ذرات خود وذرات ممکنات تصور نماید حافظ شیرازی رحمۃ اللہ علیہ میفرماید

ما در پیالہ عکس رخ یار دیدہ ایم　　ای بیخبر ز لذت شرب مدام ما

ای جان من وای جانان من علما معیت او تعالیٰ بعلم او میدانند
وفقرا بذات او کہ مکشوف ومشہود شان ست وپیران ما رحمہم اللہ
تعالیٰ معیت بیچونی میفرمایند بقول مولانا رومی رحمۃ اللہ علیہ

اتصالے بے تکیف بے قیاس　　ہست رب الناس را با جان ناس

ای جان من وای جانان من در مراقبۂ احدیت ذکر اسم ذات
ودر مراقبۂ معیت ذکر نفی اثبات باین طریق کہ نفس را از زیر ناف
حبس کردہ ولا را از آنجا برداشتہ تا بہ لطیفۂ نفسی بکشد والٰہ را
برکتف راست تصور دیدہ الا اللہ را از لطیفۂ روحی وخفی واخفیٰ
وسری گذرانیدہ بر لطیفۂ قلب ضرب نماید تا اثر ذکر در ہر بن مو
برسد اما سر ودیگر اعضا را حرکت ندہد ذکر خیالی ست نہ لسانی
نفس را بر عدد طاق فرو گذارد وبوقت گذاشتن نفس اسم مبارک

ذکر نفی اثبات

محمّد رسول اللّٰه صلّی اللّٰه علیه وآله وصحبه وسلم صنم نماید اگر حصر
نفس ضرر نکند و اِلّا بحصرش نفی و اثبات بکند ومعنی کلمهٔ طیّبه را یعنی
نیست هیچ مقصودی بجز ذاتِ پاک ملحوظ خاطر دارد ومفهوم متوسط
که در کفر طریقت قدم نهاده نیست هیچ موجودی بجز ذاتِ پاک
ومعلوم منتهی که از تمیز دم زده نیست هیچ معبودی بجز ذات پاک نفی
اثبات ذکریست غریب وفکریست عجیب که هوش را فراموش میکند
ومحبوب را در آغوش جذب رامی شاید ومستی را بیفزاید هذا
طَوقُ سُکرٍ فی عُنُقِ صَحوٍ هر قدر که فنا مے کند بقا را سببی
وغنا را علتی وقت غلوش بیخش از ناف تا به تحت الثری فرو میرود
وسرش از لطیفهٔ نفسی سر بر آورده تا به فلک الافلاک و از فلک الافلاک
تا بدائرهٔ امکان منتهی شده همه را تحتِ لا آورده فنا می سازد
پس سالک در بحرِ وجوب غوطه خورده غیر محبوبِ حقیقی وموجود خارجی
دیگری نه مے بیند و نه مے شناسد ونمیداند بقول قایلی بیت
بدریای شهادت گر نهنگِ لا بر آرد هو — تیمم فرض گردد نوح را در عین طوفانش
نوح که دانندهٔ نفس الامری ویا بندهٔ عبدیتِ خویش ومخلوقیت در بشر
باوجود اصلیت وضو که کنایت از اثنینیت ست در آوان طوفان
تیمم که اشارت از وحدتِ وجود ست فرض میگردد یعنی از غلبه

احوال اصل مغلوب و دستور فرع غالب و مشہور وقتیکہ احوال فرد
نشست و بکلیت رخت بربست اصل برخاست و جائے خود
گرفت نہ مے بینی کہ بلبل باغ کہن و سرور زمین و زمن چہ مے
سراید انا بشر مثلکم یوحی الیّ مولانا رومے رحمۃ اللہ علیہ
مے فرماید ؎ گرچہ قرآن از لب پیغمبرست ؛ ہر کہ گوید حق نگفتہ
کافرست ؛ اے جان من و ای جانان من صوفیہ رحمۃ اللہ علیہم
دو فریق اند۔ فریقے بوحدت وجود۔ و فریقے بوحدت شہود و وحدت
وجود یعنی ہمہ اوست و وحدت شہود یعنی ہمہ ازوست۔ اے
جان من و ای جانان من بگوش ہوش بشنو و منزل مقصود را
براہ انصاف رو و در سرا مر دقیق شدہ صاف صاف شو وحدت
وجود گفتن و شنیدن و دانستن بعید از عقل و نقل وحدت وجود
گردیدن و شدن و بودن جنسیت بی نشان و زیوری ست
بیکران کہ غیر محبوب را نہ مے دہند محبوب مردی ست کہ ہستی
خود را فنا کردہ قبائے بشری را دریدہ زیور احدیت را پوشیدہ
و ثمرۂ وجوبیت را خوردہ در دیدہ و دانشش غیر وحدت نماندہ
وحدت میداند و وحدت میگوید و وحدت مے شنود ؎
زیور محبوب وحدت آمدہ من بجز وحدت بکثرت نامدہ

کثرتِ مخلوق را نا دیده ام	من بجز وحدت دگر ناخوانده ام
وحدتِ محبوب دارم در کنار	وحدت محبوب یارم در کنار
ای که وحدت آمده ایمان ما	بر همان وحدت فدا شد جان ما
وحدتم جانِ جهان را پر کند	وحدتم هر دو زمان را پر کند
وحدتم از یارِ من دلدارِ من	وحدتم هر جا بود غمخوار من
وحدتم آرم ز جانان بر خورم	وحدتم دارم ز جانان سر برم
وحدتم در وحدتم در وحدتم	هر زمان در وحدتم در وحدتم
وحدتم هر جا بود مولائے من	وحدتم هر آن بود سودائے من
قبل ازین فرمود مولای زمان	شاد باد ارواح او در آن جهان
مثنویِ ما دکانِ وحدت ست	وحدت اندر وحدت اندر وحدت ست
من بجز وحدت ندانم هیچ شئے	من بجز وحدت نخوانم هیچ شئے
وحدتے دارم نهان و ظاهرم	وحدتے دارم لهٰذا آن من طاهرم
وحدتم آمد قبائے جان و تن	وحدتم آمد نهالی زان چمن
من به بطن مادرم وحدت نهان	چون شدم ظاهر همان وحدت عیان
من بوحدت شیر مادر خورده ام	من چه وحدت بر دهانِ آورده ام
ای شباب من ز وحدت شاد شد	این زمان پیرم ازان آباد شد
وحدتم در نزع جانِ من شود	وحدتم در گورستانِ من شود

وحدتم در حشر دارم پیش و پس | وحدتم در وحدتم این بس ہوس
مسکن مسکین وحدت شد عیان | معدن مسکین وحدت بے نشان
حمد للہ من کمان وحدتم | حمد للہ من نشان وحدتم
حمد للہ من شنای وحدتم | حمد للہ من ہمائے وحدتم
حمد للہ من فنائے وحدتم | حمد للہ من بقائے وحدتم

ای یارِ جانی وای عاشقِ لاثانی محبوب تو در خارج موجود فردیت و بیچونیت زیور محبوبیت بقول علمائے مجتہدین رضی اللہ تعالٰے عنہم لاضد له و لاند له و لامثل له یعنی در خارج مثلے ندارد و نہ ضد بذاتِ خود و بصفاتِ حقیقیۂ خود در خارج موجود و موجودیتِ او خود بخود و عالم در پردۂ عدم بے قیل و قال بوجود ظلیت در وہم و خیال بمثالے واضح و لایح گردانیم ہوش دار و گوش را بر آن آر شخصے در آئینہ و بیرون آن موجود ست مگر در آئینہ بوجود ظلیت در وہم وخیال و بیرونش بوجود اصلیت درہمہ حال ای جان من وای جانانِ من ہرچہ از وجود و لوازم و توابع او ثابت کنی بر ہر دو ثابت آید مگر بر وجود خارجی بر طریق اصلیت و بر وجود ذہنی بطریق ظلیت و قبل اثبات آن ذات عین

در عین تو او ست در او ست نہ غیر و غیریت در او ست و تشخص
از ملبوس مستعار خود در کمال انفعال حتے کہ خود را عریان می
بیند و عریان مے داند و عریان مے یابد پس وجدانش حکم عریانے
میکند و مے گوید کہ ہمہ او ست یقین کہ مستعاری وہم از مالکی
زند و قدم در راہِ صاحبی نہد دال بر سفاہت ست و مآل بر
قباحت ای جانِ من تعدد ذہنی مزاحم وحدت خارجی میگردد
پس نظر بخارج ہمہ او ست گفتن بعید نہ از عقل و نہ از نقل بلکہ
معنے ہیچو نی ہمین ست و دعوت اسلام برین وحدت الشہود
یعنے ہمہ از و ست آنچہ علماے اہل حق یعنی علماے سنت و
جماعت شکر اللہ تعالے سعیہم ارشاد فرمودہ اند اَللّٰہُ خَالِقٌ
وَمَا سِوَی اللّٰہِ مَخْلُوْقٌ نسبت خالقیت و مخلوقیت کہ بین
الرب والعبد ثابت نمودہ اند چہ بلا زیبا کردہ اند پس گوہر ایمان
وجوہر ایقان ہمین ست و اتفاق انبیا صلوات اللہ تعالے
علیہم اجمعین برین ست چون کہ اولیا رامت رحمۃ اللہ تعالے
علیہم قدم کہ در طریقت مے زنند و راہِ قرب را مے پویند
حتے کہ وصل عریان میجویند بجاے میرسند کہ غیر جمال محبوب
حقیقی و کمال مطلوب تحقیقی دیگرے مشہود نمے گردد و در

نظر بصیرت محمود نمے آید و آصفی میفرماید ؎

در بزم وصال تو بہنگام تماشا ٭ نظارہ ز جنبیدن مژگان گلہ دارد

از جنبیدن مژگان خیال خویش کہ درپیش ست با وجود بود خود را نابود کردہ گو ہر موجودیت را نثار بر جمال یار مے سازند و مشاہد و لدار میباشند در آن زمان شہود شہود او و بود بود او و پس ما سوی اللہ موجود لیکن در نظر سالک مستور و مغلوب بروز شہود آفتاب ست نہ نمود ستارہ پس بیچارہ سالک کہ ابن الوقت ست با وجود موجودیت ستارہ بعدومیت رفتہ و گفتہ کہ نیست ہیچ موجودے بجز ذات پاک موافق فرمودہ عارفے و سالکی ؎

صوفی ابن الوقت باشد ہر زمان ٭ آن ابوالوقت ست نادر در جہان

یعنی ابن الوقت مغلوب الاحوال ست و ابوالوقت غالب شاہ بازی ست کہ نظرش تیز بین ست و تابع نبین باشہود آفتاب ستارہ ہا را مے بیند و مے گوید و اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ پس اللہ موجود ست و ما سوے اللہ نیز و آن دید تحقیقیست نہ تقلیدی و نہ احوالی بلکہ نفس الامری ای یار جانی وی عاشق لاثانی چون کہ در مراقبہ معیت پردۂ ظلال روپوش جمال یار ست آہ و نالہ ذوق و شوق بے تابی و

بیہوشی صداے عاشق زارست ۵

عاشقانرا سہ نشان است ای پسر ٭ آہ سرد و رنگ زرد و چشم تر

قریب موت ظاہری نموداری این نشانی ست پس عاشق صادق کہ در بحر مُوْتُوْا قَبْلَ اَنْ تَمُوْتُوْا مستغرق ست نشانہاے مسطورہ را مستحق ترست ای یار جانی وای عاشق لاثانی اگرچہ در مراقبۂ احدیت مبدأ فیض ذاتی ست کہ مستجمع جمیع صفات کمالات ست و منزّہ عن جمیع نقصانات ست لاکن توجہ سالک اولاً و ثانیاً بطریق ادب طرف فوق ست و مورد فیض لطائف سبعہ حافظ شیراز رحمۃ اللہ علیہ مے فرماید ۵

تیمار غریبان سبب ذکر جمیل ست ٭ جانان مگر این قاعدہ در شہر شما نیست

یعنی جانانِ من جمیل مطلق ست و موصوف بصفات برحق تیمار غریبی لزوم آن جمیلی و آلحق کہ تیمار غریبے را بیچونیت حقیقی و استغنائیت تحقیقی چہ رسد ای یار جانی وای عاشق لاثانی اگرچہ مقامات بیچونی و منازلات رہنمونی نظر بہ بیچونی غیر منتہی لاکن بنظر سالک منتہی مولانا رومی رحمۃ اللہ علیہ

مست بادۂ بیچونے مے فرماید ۵

گر بریزی بحر را در کوزۂ ٭ چند گنجد قسمت یک روزۂ

چیست ---

لہٰذا پیران ما رحمۃ اللہ تعالےٰ علیہم ارشاد فرمودہ اند در مراقبۂ احدیت توجہ سالک کہ بطرف فوق بود مضمحل شدہ احاطۂ شش جہت نماید گویا دائرۂ مراقبۂ معیت را با تمام رسانید مولانا رومی میفرماید

من چگونہ ہوش دارم پیش وپس · گر نباشد نورِ یارم ہم نفس
نور او در یمین و یسر تحت و فوق · بر سرم بر گردنم چون تاج و طوق

ای یار جانی وای عاشق لاثانی مرتبۂ نبوت کہ اقرب ترین مقامات ست مبدا فیضش ذات بحت کہ اعلیٰ ترین تعینات ست مرتبۂ ولایت کہ فنا و بقاے افعالی وصفاتی ست ماتحت مرتبۂ نبوت ظل نبوت ست پس ولایت نبی زیر قدم نبی میگویند کنایت ازین معانیست پس پیران ما رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم مراقبات لطایف خمسۂ عالم امر در دائرہ ثانے کہ دائرۂ ظلال اسماء و صفات ست و ظہور معیت محبوب بیچون ہم در اینجاست میفرمایند۔ مراقبہ لطیفۂ قلبی از تجلیات افعالیہ الٰہیہ فیض مے آید بر قلب مبارک حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم و از آنجا فیض مے آید بر قلب مبارک حضرت آدم علیہ السلام و از آنجا فیض مے آید بواسطۂ قلب مبارک پیران کبار و بواسطۂ قلب مبارک پیر من بر قلب من وقتیکہ از غلبات احوال

مراقبہ لطیفہ قلبی

افعال خویش و افعال جمیع ممکنات را معدوم یافت و خطورات
غیر غیر مفہوم و غیر معلوم حتی عمر ہزار سالہ بد ہند بیت
غیر تو ہرگز ندارم ای خدا پس چرا در دل گذارم ای خدا
درینوقت از دولتِ فنائی قلبی مشرف گردید و بقائے لطیفہ
قلبی نظارگی جمال افعال محبوبی و ولایت این لطیفہ زیر قدم مبارک
حضرت آدم علی نبینا و علیہ السلام ست پس درین زمان
سالک ذی امان از خلعت آدمی المشرب مشرف گردید۔

مراقبہ لطیفۂ روحی۔ از تجلیات صفات ثبوتیہ الٰہیہ فیض مے آید
بر روح مبارک حضرت محمدؐ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ و صحبہ وسلم
و از آنجا فیض مے آید بر روح مبارک حضرت نوحؑ و حضرت
ابراہیم علیہما السلام و از آنجا فیض مے آید بواسطۂ روح مبارک
پیران کبار و بواسطہ روح مبارک پیر من بر روح من چون سالک
بیچارہ درین وقت کہ ابن الوقت ست از سکر وقت صفات
خویش و صفات جمیع ممکنات را مسلوب و غیر محسوب می بیند
بُشریٰ لہ ھذا افناءٔ روحی وقتیکہ جمال صفات اللہ کہ
کمالش لا ھو و لا غیرہ است متجلی گردد ھذا ابقاءٔ روحی
و ولایت این لطیفہ زیر قدم مبارک حضرت ابراہیم علی نبینا و

مراقبہ لطیفۂ روحی

علیہ السلام ست پس ہر کرا احوال این لطیفہ از لطائف دیگر غالب
آید آن را ابراہیمی المشرب گویند۔ مراقبہ لطیفہ سری از تجلیات
شیونات ذاتیہ الٰہیہ فیض مے آید بر سری مبارک حضرت محمدؐ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم واز آنجا فیض مے آید
بر سری مبارک حضرت موسیٰ علیہ السلام واز آنجا فیض می آید
بواسطہ سری مبارک پیران کبار و بواسطہ سری مبارک پیر من
بر سری من وقتیکہ سالک گوہر وجود ظلی ووہمی را بر جمال
محبوب خارجی نثار کرد مولانا رومی رحمۃ اللہ علیہ میفرماید بیت

جملہ عالم خود عرض بودند تا اندرین معنی بیامد ہل أتیٰ

ھذا فناء سر ہے و دیدن جمال یار در ہر بار در سر واظہار
لبشرٰی لہ ھذا بقاء سر ہے ولایت این لطیفہ زیر قدم
مبارک حضرت موسیٰ علی نبینا و علیہ السلام ست ہر کرا احوال
این لطیفہ از لطائف دیگر غالب آید آن را موسوی المشرب
میگویند۔ مراقبہ لطیفہ خفی از تجلیات صفات سلبیہ الٰہیہ فیض
مے آید بر خفی مبارک حضرت محمدؐ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
وصحبہ وسلم واز آنجا فیض مے آید بر خفی مبارک حضرت عیسیٰ
علی نبینا و علیہ السلام واز آنجا فیض مے آید بواسطہ خفی مبارک

مراقبہ لطیفۂ سری

مراقبہ لطیفۂ خفی

پیران کبار و بواسطۂ خفی مبارک پیر من بر خفی من آمی یار جانی و آے
عاشق لاثانی ظهور تجلیات از صفات سلبیہ معنی ندارد کہ الضدان
لایجتمعان لیکن از آنجا کہ جزء ثانی مفید تنزیہ سبحانی ست ظهورات
و تجلیات را معنے لاثانی ست بیت در نمک ادفتاد چیزی شد
نمک ؛ این سخن احسن ترین از مردمک ؛ هٰذا فناءُ الخفے
و در آن فنا خلعت بقا یافتن بشریٰ لہ ہذا بقائے خفی و ولایت این
لطیفہ زیر قدم مبارک حضرت عیسیٰ علیہ السلام ست پس ہر کرا
احوال این لطیفہ از لطائف دیگر غالب آید آن را عیسوی المشرب
میگویند - مراقبہ لطیفۂ اخفے از تجلیات شان جامع الٰہیہ فیض

مراقبۂ لطیفۂ اخفیٰ

مے آید بر اخفے مبارک حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ
وصحبہ وسلم و از آن جا فیض مے آید بواسطۂ اخفے مبارک پیران
کبار و بواسطۂ اخفے مبارک پیر من بر خفی من مولانا رومیؒ میفرماید
مصراع او جمیلست و یحب للجمال ؛ یعنے شان جامع مطلق کہ جمال
حق ست آئینہ جمال محمدی را روبروے خود کشیدہ نظارگی
جمال و کمال خویش میفرماید کُلُّهُمْ يَطْلُبُوْنَ رِضَائِيْ وَ اَنَا
اَطْلُبُ رِضَاكَ خوشا نصیب گرفتار ان رضائے
محمدی و آشفتگان گیسوئے احمدی صلے اللہ علیہ وآلہ وصحبہ

وسلم و نیز مولانا رومی رحمۃ اللہ علیہ مے فرماید **بیت**

جو دسے جوید گدایان ضعاف ہمچو خوبان کا یینہ جوید صاف

رُوئے خوبان زآیینہ زیبا شود روئ احسان از گدا پیدا شود

مولانا رحمۃ اللہ علیہ شیخ زمن کہ ثمر خوار شجرۂ معنی کہن اند از جود

ذاتِ احد و از گدایان ذاتِ محمدی صلّی اللہ علیہ وآلہ و

صحبہ وسلم کہ ملبس بلباس عبدیت اند از ضعفا کنایت فرمودہ اند

پس محبوبِ حقیقی آیینہ ذات محمدی را رو بروئے خود کشیدہ روئے

کُنْتُ کَنْزاً مَخْفِیًّا فَاَحْبَبْتُ اَنْ اُعْرَفَ را زیبا فرمود حتی

کہ ظہور ربوبیت و صمدیت و محبوبیت فنا لطیفۂ اخفے گذشتن از

اخلاق ذمیمہ در دیۂ خودست و بقائے او متخلق باخلاق حمیدہ یعنی

اخلاق محمدیہ صلّی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم بشرٰی لہ و آلایت این

لطیفہ زیرِ قدمِ مُبارک حضرت محمد رسُول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہ

وصحبہ وسلم ست پس ہر کرا احوال این لطیفہ از لطائف دیگر غالب

آید آن را محمدی المشرب گویند۔ مراقبۂ اقربیت۔ اے جانِ من

مراقبۂ اقربیت

و اے جانانِ من لطیفۂ نفسی خلاصۂ عالم خلق کہ مہجور از حق ست کدورتے

و دنائتے و خساستے کہ دامنگیر حال خود دارد از قیل و قال بیرون ست

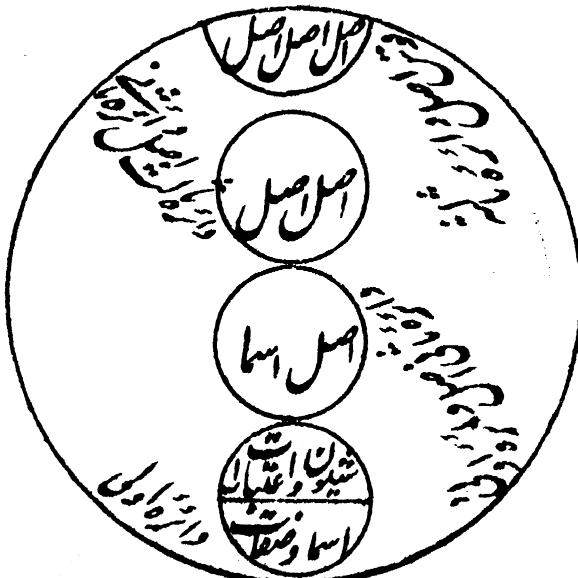
حتی کہ دم اَنَا الْمَوْجُوْد میزند و سر آنا نیست را بفلک الافلاک میرساند

بلکہ از آن ہم بالا مے رود و میگوید کہ اَنَا مَعْبُوْدٌ وَ اَنَا مَوْجُوْدٌ
پس جاے او صاحب طریقہ رحمہم اللہ تعالےٰ در وسط پیشانی
قرار دادہ سہ دائرہ و یک قوس در متضمن فرمودہ اند دائرہ
اوّل را مصقلۂ اقربیت صاف میفرمایند باین طریق من در
دائرۂ اول ہستم کہ دائرۂ اقربیت ست نَحْنُ اَقْرَبُ
اِلَیْہِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِیْدِ اللہ تعالےٰ نزدیک ترست
بہ من از من از آن ذات فیض مے آید بر لطیفۂ نفسی من مع دائرۂ
اوّل مع لطائف خمسۂ عالم امر سعدی شیرازی رحمۃ اللہ علیہ این
قال را برحال خود دال فرمودہ اند بیت دوست نزدیک تر
از من بمن ست ٭ این عجب ترکہ من از وی دورم ٭ من کہ دم
انا میزنم دوری از محبوب حقیقی ضرورست و بزرگے دیگر میفرماید

بیت

نَحْنُ اَقْرَبُ اِلَیْہِ آمدہ ست دور افتادۂ تو از پندارۂ
پندار خویش کہ غبار در ویش ست حجاب او در پیش آی یار جانی
و آی عاشق لاثانی عبد مملوک مثل ظل ذات ندارد ہرچہ دارد
از اصل خود دارد لہذا قال اللہ الکریم فی کلامہ القدیم
نَحْنُ اَقْرَبُ اِلَیْہِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِیْدِ پیران ما رحمہم

اللہ تعالےٰ از حبل ورید ذاتِ سالک تقرر فرمودہ اند ہرچند
کہ وجودش وجود ظلی ست لیکن در عدم نمود بے بود پیدا
کردہ است پس او کہ متصف بذات و صفات ست ہمہ مستغنی
از موجود خارجی ست کہ محبوب و مطلوب اوست لاجرم محبوب
خارجی و مطلوب حقیقی نزدیک تر از ذاتِ آمد کہ فرمود
نَحْنُ اَقْرَبُ اِلَیْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِیْدِ ط سبحان اللہ مرتبہ
اقربیت عجب مرتبہ ایست عجیب و غریب کہ توحید وجودی و
اتحاد نمودی را در پس انداخت چرا نہ اندازد کہ این شہود شہود
نبیین علی نبینا وعلیہم الصلوٰۃ والسلام و آن دید دید تابعین
رَزَقَنَا اللہُ تَعَالیٰ مِنْ اَحْوَالِهِمْ بِحُرْمَتِ مَحْبُوْبِهٖ مُحَمَّدٍ
وَّ اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ اَجْمَعِیْنَ ط آمین ط



در مراقبۂ احدیت و در مراقبۂ معیت ذکر خیالی بود۔ از مراقبۂ اقربیت ذکر لسانی کلمۂ طیبہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ مے کنند۔ ای یار جانی وای عاشق لاثانی وقتیکہ عقد محبت درمیان نباشد معیت چہ کار آید و اقربیت چہ ثمر بخشد لہذا وَرَدَ فِی الْقُرْاٰنِ الشَّرِیْف یُحِبُّھُمْ وَیُحِبُّوْنَہٗ دوست میدارد اللہ تعالےٰ مارا و دوست میداریم ما اللہ تعالے را ؎

من بر او شیدا او شیدائے من ... گر نباشد حال بر من وائے من

پس پیران ما رحمہم اللہ تعالےٰ **مراقبۂ محبت** باین طور ارشاد میفرمایند

مراقبۂ محبت

من در دائرہ ثانی ہستم کہ اصل دائرہ اول ست یُحِبُّھُمْ وَیُحِبُّوْنَہٗ دوست میدارد اللہ تعالےٰ مارا و دوست میداریم ما اللہ تعالےٰ را از ان ذات فیض مے آید بر لطیفۂ نفسی من مع دو دائرہ مع لطائف خمسہ عالم امر **مراقبۂ محبت** من در

مراقبۂ محبت ۲

دائرۂ ثالث ہستم کہ اصل دائرۂ ثانی ست یُحِبُّھُمْ وَیُحِبُّوْنَہٗ دوست میدارد اللہ تعالیٰ مارا و دوست میداریم ما اللہ تعالیٰ را از ان ذات فیض مے آید بر لطیفۂ نفسی من مع سہ دائرہ مع لطائف خمسہ عالم امر **مراقبۂ محبت**۔ من در قوس ہستم کہ اصل دائرۂ ثالث ست یُحِبُّھُمْ وَیُحِبُّوْنَہٗ دوست میدارد

مراقبۂ محبت ۳

اللہ تعالے مارا دوست میداریم ما اللہ تعالے را ازان ذات
فیض مے آید بر لطیفۂ نفسی من مع قوس مع دوائر ثلثہ مع لطائف
خمسۂ عالم امر۔ آی یار جانی وای عاشق لاثانی محبوبی ومطلوبی
کہ از و عقد محبت محکم گردید ظاہرست چنانکہ فرمود او سبحانہٗ
تعالیٰ هُوَ الظَّاهِرُ پس مراقبۂ اسم ظاہر۔ پیران ما رحمہم اللہ

مراقبۂ اسم ظاہر

تعالیٰ باین طور ارشاد مے فرمایند هُوَ الظَّاهِرُ آن ذات کہ
مسمّٰی باسم ظاہرست ازان ذات فیض مے آید بر لطیفۂ نفسی
من مع قوس مع دوائر ثلاثہ مع لطائف خمسۂ عالم امر۔ بعد
ازآن مراقبۂ اسم باطن۔ باین طور ارشاد میفرمایند هُوَ

مراقبۂ اسم باطن

الْبَاطِنُ آن ذات کہ مسمے باسم باطن ست ازان ذات
فیض مے آید بر عناصر ثلاثہ من سوائے عنصر خاک۔ آی یار
جانی وای عاشق لاثانی پیران ما رحمہم اللہ تعالے مراقبۂ احدیت
و مراقبۂ معیت را و لایت صغرے و ولایت ظلیہ و ولایت
اولیاء مے فرمایند و از مراقبۂ اقربیت تا مراقبۂ اسم باطن ولایت
کبریٰ و ولایت اصلیہ و ولایت ملائکہ انبیاء مے فرمایند و مراقبۂ اسم باطن را ولایت علیا
میفرمایند یعنی ولایت ملائکہ کہ در تخلیق ایشان عنصر خاک نیست۔ لہذا
فیض ایشان را منحصر بر عناصر ثلاثہ است سوائے عنصر خاک

کہ آن تخصیص بحضرتِ آدم ست علی نبینا و علیہ الصلوٰۃ والسلام
خاک شو خاک تا بروید گل ۔ کہ بجز خاک نیست مظہرِ کل
یعنی خاک مظہرِ جمیع کمالاتِ ذاتیہ و صفاتیہ و افعالیہ است و مرکز
جمیع تعینات و اعتبارات ۔ آہی یار جانی واسے عاشق لاثانی
در مقاماتِ سابقہ محبوب متحلی بصفات و متجلی بکمالات بود کہ
محب را در گردابِ التذاذ و اشتیاق مے انداختہ بود کہ ندائے
وصل عریانی در گوشش دادند کہ قم در بحر حیرت و نکارت
گم شو آین فیض مخصوص بمرتبہ نبوت ست ۔ و قطرہ مرتبہ نبوت
از ہمہ کمالاتِ ولایت افضل و اعلیٰ ست چرا افضل نباشد کہ
آن متعلق بہ کسب ست و این متعلق بفضل مشتان ما
بینھما ۔ پس پیرانِ ما رحمہم اللہ تعالےٰ مراقبہ کمالات نبوت
را باین طور ارشاد مے فرمایند ۔ آن ذات کہ منشاء ست کمالات
نبوت را معرا ست از جمیع اعتباراتِ سابقہ و مبرا ست از
ہمہ تعینات از ان ذات فیض مے آید بر عنصرِ خاک مع عناصر
ثلاثہ ۔ بعد ازان مراقبہ کمالاتِ رسالت ۔ ارشاد میفرمایند
آن ذات کہ منشاء ست کمالاتِ رسالت را از آن ذات
فیض مے آید بر ہیئتِ وحدانی من ۔ آہی یار جانی واہی عاشق

فرق ہر دو میں ان دو نوں کے ۱۲

مراقبہ کمالات رسالت

لاثانی انسان مرکب از لطائف عشرہ است پنج از عالم امر و پنج
از عالم خلق ہمہ متفرق و متوحش بودند نہ از خود خبرے داشتند
و نہ از دیگر اثرے وقتیکہ فضل ایزدی بہ کسی دامنگیر گردید
و بہ شیخ کامل و مکمل رسانید شیخش اول لطیفۂ قلب را صاف و
مصفیٰ کردہ در بحر وحدانیت غوطہ میدہد ہمچنان لطیفۂ روح و دیگر
لطائف را صاف و مصفیٰ کردہ در بحر وحدانیت غوطہ میدہد
این را ہیئت وحدانی میفرمایند و این ہیئت وحدانی قابلیت
بار برداری فیض رسالت و بار برداری مقامات مافوق میدارد

مراقبہ کمالات اولوالعزم

للہ الحمد والمنۃ بعد از آن مراقبہ کمالات اولوالعزم
ارشاد میفرمایند آن ذات کہ منشا کمالات اولوالعزم ست از آن
ذات فیض مے آید بر ہیئت وحدانی من۔ از مراقبۂ حقیقت
کعبہ تا مراقبۂ حقیقت ابراہیمی این را حقایق الٰہیہ میفرمایند

مراقبہ حقیقت کعبہ

بعد ازان مراقبہ حقیقت کعبہ ارشاد میفرمایند آن ذات کہ
حقیقت کعبہ است مسجود لہ جمیع ممکنات ازان ذات
فیض مے آید بر ہیئت وحدانی من۔ ای یار جانی و ای عاشق
لاثانی اشیا کہ در پردۂ عدم مستور و مخمور بودند وقتیکہ آفتاب وجود
حقیقی و موجود خارجی برو پرتو انداخت بمجرد پرتو انداختن

از کتم عدم سر بر آورده سبحان الله گویان همه ها در سجده افتادند
این مقام را حقیقت کعبه گویند که مسجود له جمیع ممکنات ست
و صورت کعبه که جدار اند مسجود الیه است در حقیقت کعبه
عظمت و کبریائی محبوب در نظر سالک جلوه گر میگردد۔

مراقبهٔ حقیقت قرآن

بعد ازان **مراقبهٔ حقیقت قرآن** ارشاد میفرمایند آن ذات که
حقیقت قرآن ست مبداء وسعت بیچون حضرت ذات از آن
ذات فیض می آید بر هیئت وحدانی من آنچه در حدیث شریف وارد است اذا احب
احدکم ان یحدث ربه فلیقرء القرآن دریجا به سالک منکشف
میگردد۔

مراقبهٔ حقیقت صلوٰة

بعد از آن **مراقبهٔ حقیقت صلوٰة** ارشاد میفرمایند آن
ذات که حقیقت صلوٰة ست کمال وسعت بیچون حضرت ذات
ازان ذات فیض مے آید بر هیئت وحدانی من۔ از حدیث
شریف ارحنی یا بلال و قرة عینی فی الصلوٰة کمال
(راحت پہونچا مجکو اے بلال ۱۲ — ٹھنڈک میرے آنکھ کی بیچ نماز کے ہے ۱۲)
صلوٰة هویدا مے شود که درین نشئه مصلی در راحت اخروی مستغرق
و مستهلک میگردد الحمد لله علی نعمائه۔

مراقبهٔ معبودیت صرفه

بعد از آن **مراقبهٔ معبودیت صرفه**۔ ارشاد میفرمایند آن ذات که معبودیت صرفه است
ازآن ذات فیض مے آید بر هیئت وحدانی من تم حقائق
الالٰهیة ط بعد از آن حقایق مرسلین ست صلوٰت الله تعالی

مراقبہ حقیقت ابراہیمی

علی نبینا وعلیہم اجمعین۔ بعد ازآن مراقبہ حقیقت ابراہیمی
ارشاد میفرمایند یعنی آن ذات کہ منشاء است حقیقت ابراہیمی
را انسبیت ذات بذات ازآن ذات فیض مے آید بر ہیئت
وحدانی من۔ و درانیجا خواندن درود دیکہ در التحیات خوانده
مے شود ترقی می بخشد ـــ آی یار جانی و آی عاشق لاثانی
حب صرفہ جوہر یست لطیف و شریف مکرم و معظم
اطلاق جوہر بروازتنگی عبارتست جوہر را چہ نسبت بآن
مقام عالی۔ آن را منقسم کرده یکے را بذاتی و دیگرے را
بذات دیگر عطا فرمودند پس مساوی المحبت را مرتبہ خلیل
میفرمایند و ہردو را دوست میدانند و آن خلعت خاص
برقامت حضرت ابراہیم خلیل اللہ بالتبع پوشانیدند صلوات
اللہ تعالے علی نبینا وعلیہ السلام۔ وقتیکہ محبت از
یک جانب غالب آید و پا از دائرہ مساوات بیرون
کشد لبشری لہ آنرا از مرتبہ محب سرفراز مے فرمایند
آن مقام بس مقام عالی ست خلعت آن برقامت
حضرت موسے علی نبینا وعلیہ السلام بالتبع پوشانیده اند
لہذا حضرت موسے علی نبینا وعلیہ السلام در شکم مادر جوش

مراقبۂ حقیقتِ موسوی

وخروش کردہ معروضہ میداشتند رَبِّ اَرِنِیْ اَنْظُرْ
اِلَیْكَ پس مراقبہ حقیقتِ موسوی ارشاد میفرمایند
آن ذات کہ منشا حقیقتِ موسویست محبِّ ذات ازان
ذات فیض مے آید بر ہیئت وحدانی من - واینجا
درودِ شریف اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ
وَاَصْحَابِہٖ وَعَلٰی جَمِیْعِ الْاَنْبِیَآءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ خُصُوْصًا
عَلٰی کَلِیْمِكَ مُوْسٰی وَبَارِكْ وَسَلِّمْ موجبِ
ترقیات ست - وبرتر ازآن مقام مقامِ محبِّ ومحبوب
ست وآن مخصوص بذاتِ محمدی صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ
وآلہ وصحبہ وسلم ست اینجا مراقبہ حقیقتِ محمدی

مراقبۂ حقیقتِ محمدی

ارشاد مے فرمایند آن ذات کہ منشا حقیقتِ محمدیست
محبّ ومحبوبِ خود ازآن ذات فیض مے آید بر ہیئت
وحدانی من - ودرودِ شریف اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا
مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَفْضَلَ صَلَوٰتِكَ عَدَدَ
مَعْلُوْمَاتِكَ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ میخوانند - وبالاتر
ازآن مقام مقامِ محبوبِ صرفہ است وآن نیز مخصوص
بذاتِ احمدی صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم است

مراقبۂ حقیقت احمدی

درینجا مراقبۂ حقیقت احمدی ارشاد میفرمایند آن ذات که منشا حقیقت احمدیست محبوب خود از آن ذات فیض مے آید بر ہیئت وحدانی من - بعد از آن مقام حُبِّ صرفہ است و آن ہم از مقام احمدیست صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وصحبہ وسلم

مراقبۂ حُبِّ صرفہ

اینجا مراقبۂ حُبِّ صرفہ ارشاد میفرمایند آن ذات کہ منشاء حُبِّ صرفہ است از آن ذات فیض مے آید بر ہیئت وحدانی من - بعد از آن مرتبۂ لاتعین ست درینجا مراقبۂ لاتعین

مراقبۂ لاتعین

ارشاد مے فرمایند آن ذات کہ لاتعین ہست از آن ذات فیض مے آید بر ہیئت وحدانی من - وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ محمد و آلہ وصحبہ وسلم اجمعین برحمتک یا ارحم الراحمین فقط

تمت

ومن کلامہ الشریف مدظلہ وزاد فیضہ

صوفیونکا نوش عین نور ہے		شرب اونکا یار کو منظور ہے
جو رکھے اونسے محبت صاف صاف		جز و کل اوسکا یقین مغفور ہے

ایضاً

قرب ابدان کو فضیلت ہے		گرچہ رہ شیخ کی طریقت ہے
فضل کُلّی ہے سن صحابہ کو		تیری نظروں میں گر حقیقت ہے

رسالہ موسوم بہ

رمزِ محبوب

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ وَمَحْبُوْبِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ اَجْمَعِیْنَ بعدہ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ الٓمٓ ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَیْبَ فِیْہِ هُدًى لِّلْمُتَّقِیْنَ الَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِالْغَیْبِ وَیُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوۃَ وَمِمَّا رَزَقْنٰھُمْ یُنْفِقُوْنَ ؕ ای یار جانی وای عاشق لاثانی الٓمٓ این حروف مقطعات اند کہ میں المحبّ والمحبوب وبین العاشق والمعشوق رمزیست واسرار یست کہ غیر او شان را از آن خبرے نیست و اثرے نیست۔ چنانچہ صاحب حالے میفرماید بیت میانِ عاشق و معشوق رمزیست کراماً کاتبین راہم خبر نیست ۞ این آن اسراریست کہ چہ چیز بر قلب عاشق مے گذرد بزبان حال روبروے قلب

ترجمہ
یہ کتاب نہیں شک بیچ اسکے راہ دکھاتی ہے واسطے پرہیزگاروں کے۔ وہ جو ایمان لاتے ہیں بن دیکھے اور قایم رکھتے ہیں نماز کو اور اس چیز سے کہ دیا ہم نے انکو خرچ کرتے ہیں ۱۲

معشوق مے سراید و آنچہ بر قلب معشوق میگذرد و بزبان حال و بروئے
عاشق میگذارد و ہر یک غوطہ زن در بحر رمز بکید یگرے باشد و
لذت گیر چنانچہ شیخ زمن لذت گیر اسرارِ کہن مولانا رومی رحمۃ
اللہ علیہ میفرماید ؎ غیر نطق و غیر ایما و سجل؛ صد ہزاران
ترجمہ خیزد زدل؛؛ چشم بند و گوش بند و لب بہ بند؛ ورنہ بینی
سِرِّ حق بر من بخند؛ پس در اسرارِ حروف مقطّعات غیرِ خدا
و غیر حبیبِ خدا صلّی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وصحبہ وسلم دیگری را
دخلی نیست دیگری کہ باشد کہ خود را در آن دخلی دہد الا بالتبع
و بالفنا، پس نزدِ علماے محققین و صوفیۂ مقربین رحمۃ اللہ علیہم
مراد از الف آن جوانانند و آن پیرانند کہ خدا را بوحدانیت
می پرستند موافق شعر حافظ شیرازی رحمۃ اللہ علیہ ببیت
نیست بر لوح دلم جز الفِ قامت دوست؛ چہ کنم حرفِ دگر
یاد نداد استادم؛ و مراد از لام آن کسانند کہ باوجود قبولِ
وحدانیت رسولان را صلوات اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین قبول
میفرمایند پس ازینجا معلوم شد کہ صرف قبولِ وحدانیت
بغیر قبول رسالت فائدۂ نجات نہ می بخشد و مراد از میم
آن محبوبانند کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم را بمحبوبیت

خدا گرویده اند بیت محمد ﷺ گر نبودے کس نبودے ؎
نبودے هر دو عالم را وجودے ؎ خدائے عزوجل امت مرحومه
را ثنا فرموده میفرماید الٓمٓ ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ
فِيْهِ یعنی درین کتاب ریبے و شبهی نیست یقین که
کلام الله است هدایت کننده است آن متقین را که
ایمان آورده اند بر غیب پس شهود ایمان قلبی را حیثیت
نه غیب - غیب ملتبس از وجود ست و در خارج موجود نیست
عدم مثل آئینه خالی محض ست مثل زید خارجی هر که زید
را در آئینه دید پس دید او در وهم خیال ست نه در خارج
ممکن که تخلیقش در عدم و در وهم خیال پس از دید ضعیف
خود یقین بر وجود وجوب غیبی کردن قابل تحسین اند
لهذا خدا تعالےٰ او شان را بلفظ متقین یاد فرمود مثل شهود
ایمان بر غیب آوردن کار متقیان ست بیت
می خور و مصحف بسوز و آتش اندر کعبه زن ؎ ساکن بتخانه باش و مردم آزاری مکن
این آن متقی اند که مثل شهود بر غیب ایمان آورده اند از
ایمان غیبی مفهوم گردید که به کنه ذات رسیدن نمیتوانی
به دلیل نقلی و به دلیل عقلی پس علما محققین و صوفیه مقربین

رحمۃ اللہ علیہم فرمودہ اند اَللّٰہُ مَوْجُوْدٌ بِلَا عِلَّۃٍ وَّ
بِلَا سَبَبٍ پس اینقدر کُنہ ذات برائے ایمانِ قلبی
یَکْفِیْ و نیز فرمودہ اند واجب الوجود یعنی موجودیت او
لازم و واجب ست پس کُنہ ذات غیرازین کسے چیزی
دیگر نیافتہ و در بیان بارگاہِ الست ؏ بیش ازین
پے نبردہ اندکہ ہست ؏ و نیز او سُبحانہٗ فرمود اَللّٰہُ وَاحِدٌ
یعنی مُسْتَجْمِع جمیع صفات کمالات و مُنَزَّہ عن جمیع نقصانات
پس آئینہ محمدؐ کے را صلّی اللہ تعالےٰ علیہ و آلہ وصحبہ وسلم
مقابلِ خود کشیدہ تعیّن اوّل گردانیدہ نظارگی جمالِ خویش
باکمال نمودہ محبوبِ خود گردانیدہ ہرچند پیر خستہ دل و
ناتوان شدم ؏ ہرگہ کہ یاد روے تو کردم جوان شدم ؏
پس بدانید و بفہمید کہ تا آئینہ بمقابلِ محبوب نیامدہ است
ہنوز مرتبۂ عاشقیت دارد وقتیکہ روبروی محبوب آمد
و مقابلِ او گردیدہ فنائے کامل حاصل نمودہ حتےٰ کہ محبوب
در جلوہ گر گردید بمجرد جلوۂ محبوب از نور محبوبیت سرفراز
گردید درہمان زمان در ہرجہان محبوب گردید احوال و
اسرار کہ بر قلبِ طالب واردمے شوند رو بروئے قلب

شیخ معروضہ میکند از فنا و بقا و واردات و الہامات و انوارات و تجلیات و دوام توجہ و اضمحلال و استہلاک و از عروج و نزول و از قبض و بسط ــ قند آمیختہ باگل نہ علاج دل ماست بوسۂ چند بیامیز بدشنامی چند ؛ و مشاہدہ و معائنہ . و سیر آفاقی و سیر انفسی و انوار ملائکہ و انوار آلہیہ و انوار محمدیہ صلی اللہ علیہ و آلہ و صحبہ وسلم و انوار شیوخان سرطریقہ لمعات سکوت کمون و بروز و کشف قلوب و کشف قبور و نسبت و حضور و آگہی ہمہ ہا از زبان حال رو بروے قلب شیخ باکمال معروضہ میکند و قلب شیخ در ہر امر حکم موافق استعداد او میکند و میگوید کہ خبردار و ہوشیار باش ہرگز دم از ہستی مزن ورنہ دم تو مثل منصور کشیدہ شود چہ خوش میفرماید حافظ شیرازی رحمۃ اللہ علیہ **بیت** پیر میخانہ چہ خوش گفت بہ دُردی کش خویش ؛ کہ مگو حال دل سوختہ با خامے چند ؛ یعنی حال دل کہ از دل برزبان رسید مُبدّل بقال گردید حتی کہ حال حال صریح گردید حال حال ست قال قال مثل خورندۂ نبات و دانندۂ نبات و فہمندۂ نبات و خوانندۂ نبات شتان مابینہما و وقتیکہ از زبان صاحب حال بسمع خامے چند رسید نہ حال ماند

حجب نزدن چیزے بدندان ۱۲

نہ قال ماند بلکہ فتنہ در زمان ماند لہذا فرمود صاحب دلی ؎

عاشق مستی اگر بحود وبا کا باش بیخبر از خویش شو با خبر از یار باش
خلق اگر پرسدت کیستی و چیستی ہیچ جوابش مدہ گنگ چو دیوار باش

قربان پیران ما شویم کہ مجلس سکوت در طریقہ خود مقرر فرمودہ اند کہ ہیچ آفت زمانہ بہ پیرامون آن نمیرسد ع

قِصَّۃُ الْعِشْقِ لَا انْفِصَامَ لَھَا؛ وصلّی اللّٰہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہ محمدؐ وآلہ وصحبہ اجمعین ۲۲۲۲۲۲

قصہ عشق کا نہیں ہے ٹوٹنا واسطے اُسکے ۱۲ (ترجمہ)

ومن کلامہ الشریف مدظلہ وعمّ فیضہ

صوفیون کا جمع عین العین ہے
خادمُ الصوفی کو اُسمین چین ہے
نکتۂ وحدت مین نکتہ غیر کا
الامان آوے نظر یہ غین ہے
عاشق ومعشوق کے اوصاف ہین
ربط اِن دونومین فیما بین ہے
راہ مین محبوب کے سر ہے گران
کرا داورنہ یہ بھاری دین ہے
سرخروئی وصل کی اسبجا کہان
ہجر کی سختی سے دِل بےچین ہے
فخر صوفی کو طوافِ قلب ہے
ناز مین گر حاجی الحرمین ہے
واجب اور ممکن کو دیکھو غور سے
نسبت اِن دونومین بین البین ہے
گرچہ بحرِ فضل مین ڈوبا ہے دِل
ذکر عینی قرۃ العینین ہے
کیون نہو مسکین فانی ذات مین
شیخ اُسکا مجمعُ البحرین ہے

رسالہ موسوم بہ

شانِ محبوب

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَیۡرِ الۡمُرۡسَلِیۡنَ مُحَمَّدٍ ﷺ وَّاٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ اَجۡمَعِیۡنَ بعدہٗ ای یار جانی و ای عاشقِ لاثانی بگوش ہوش بشنو و در بارگاہِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم بطریق محبت رو تا کہ شگفتگی گل محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم را از علم الیقین بہ عین الیقین و آز عین الیقین بہ حق الیقین دانی و نیز نانگی جمال محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم را دریابی

فائدہ علما از علم الیقین مشرف ۔ صوفیہ از عین الیقین متلذذ و انبیا از حق الیقین ممتاز اند ۔ ای یار جانی و ای عاشق لاثانی در حدیث قدسی وارد شدہ است لَوۡلَاكَ لَمَا خَلَقۡتُ الۡاَفۡلَاكَ وَلَمَا اَظۡهَرۡتُ الرُّبُوۡبِيَّةَ ای محبوب من

اگر تو نبودے افلاک را پیدا نہ کردمے و اگر تو نہ بودے ربوبیت
را ظاہر نہ کردمے پس ظہور ربوبیت بواسطۂ روے محمدی
صلی اللہ علیہ و آلہ وصحبہ وسلم آمد درینجا دقیقہ ایست کہ پیش
اہل نظر و اہل بصر شگفتہ ایست تخم ہر شی کہ در زمین اندازی
تا آفتاب برونتابد و آب رحمت برونبارد سر سبز شدہ سر
از زمین بر ندارد پس تخم ذات محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ
وسلم در زمین عدم مستور و مخمور بود وقتیکہ آفتاب موجود
حقیقی و محبوب تحقیقی برو تافت و نیز آن تخم کہ رحمت عالمین اند
آب رحمت یافت سر از زمین عدم برداشت و ماسوی اللہ
از عرش تا فرش و از شرق تا غرب از بطن مبارک ذاتِ
محمدی صلی اللہ علیہ و آلہ وصحبہ وسلم سر برآوردہ سر سبز و
تازگی یافت لہذا در حدیث قدسی وارد شد لَوْلَاكَ لَمَا
خَلَقْتُ الْاَفْلَاكَ وَ لَمَا اَظْهَرْتُ الرَّبُوْبِيَّةَ

بیت
محمد گر نبودی کس نبودے
نبودی ہر دو عالم را وجودے

سبحان اللہ عجب ذات محمدی صلی اللہ علیہ و آلہ وصحبہ وسلم
ذو جہتین است از جہت اولیٰ ظہور ربوبیت بہ مرأتیت مولیٰ
و بہ جہت ثانی نمود وجود بے بود ہی آین چہ کرشمہ است کہ ظہو

ربوبیت راسببے ونمودبے بود رانر ہستی ست ما تا کہ ما معدوم بودیم
واز خود واز وجودِ خود خبرے نداشتیم پس بکرشمۂ محمدی صلی
اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم موجود شدیم حتے کہ دم انا الموجود میزنیم
یا محمدا یا سید اقربانِ احسانت شوم این چہ احسانت
کہ قربانت شوم حافظ شیرازی رحمۃ اللہ علیہ میفرماید بیت

اول زحرف وصوتِ وجودم خبر نبود   در مکتبِ غمِ توچنین نکتہ دان شدم

یعنی عدم محض بودیم ونکتۂ موجودیت را بہ تصدق جمالِ مبارکِ
تو یافتیم سبحان اللہ عجب ذاتِ احمدی صلی اللہ علیہ وآلہ
وصحبہ وسلم ست کہ عدم را لباسِ موجودیت وموجود را
زیورِ مظہریت پوشانید درینجا قول حضرت سعدی شیرازی
رحمۃ اللہ علیہ چہ زیبا آمد بیت   چہ وصفت کند سعدیِ ناتمام

علیک الصلوۃ ای نبی والسلام

تمام شد

رسالہ

شانِ محبوب

رسالہ موسوم

بہ

جلوۂ محبوب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین الصلوٰۃ و السلام علی سید المرسلین محمد وآلہ وصحبہ اجمعین اما بعد بر ضمائر عالی مقام ومحبان خیر الانام معنی حدیث قدسی کنت کنزا مخفیا فاحببت ان اعرف انکشاف تام باد کنز مخفی در ذات خود محبوب تر از محبوبان و مرغوب تر از مرغوبان ست مثل محبوب ذاتی ظہور خود را محبوب صفاتی کہ فرمود فاحببت ان اعرف یقین کہ پری رو تاب مستوری ندارد پس خود بخود ظہور نمودن منافی ناز و غمزہ است محبوبان و پری رویان نقاب از چہرۂ خود برنمیدارند کہ ناز شان دامنگیر شان ست موافق فرمودۂ حافظ شیرازی رحمۃ اللہ علیہ **بیت**

معشوق چون نقاب ز رخ بر نمی کشد ہر کس حکایتے بتصور چرا کنند

ذاتیکہ نقاب از چہرۂ محبوبی برکشید محبوب او گردید پس ذاتِ
محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم متقابلِ لاتعین شدہ پردہ
غیب الغیب را از رخ محبوب برکشیدہ محبوب بیچون را بر منصۂ
ظہور نشانیدہ محبوب المحبوب گردید کنز مخفی آن نسبتِ حُبّ کہ
بظہور داشت بذاتِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم منسوب
ساخت لہٰذا در نظرِ کشفی پیرانِ ما رضی اللہ تعالی عنہم حُبّ صرف
لتعیّنِ اول مکشوف گردید بمجرد ظہور کنزِ ذاتی حضور محمدی صلی
اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم در رسید با وجودِ حضور از زیورِ آگاہی
و از زیور نسبتِ حُبّ ذاتِ محبوب را مزین ساختند بیت
نسبت آن چیست گویم شرحِ او تا قیامت کم نہ گردد شرحِ او
حضور و آگاہی و نسبت این ہمہ احوال اند کہ تحقیقش و تدقیقش
از حیطۂ تحریر و تقریر بیرون ست الا صاحبِ احوال میداند
و مے فہمد و در بحر التذاذ ملتذذ و مستغرق میگردد و با وجودِ این
ہمہ حال حافظِ شیرازی رحمۃ اللہ علیہ این قال میفرماید بیت
مصلحت نیست کہ از پردہ برون افتد راز ورنہ در محفلِ رندان خبری نیست کہ نیست
نکتۂ عجیب و غریب بشنو بلا تشبیہ آئینہ کہ خود در استقبالِ زید گردانیدہ
از چشم ظاہری خویش نظارگی جمالِ زید نمود بہ مجرد نظارگی آئینہ

محبت زہد جوش زن شدہ باطن آئینہ را از جمال خویش جلوہ گر
گردانیدہ آنرا اسرار ہای عجیب و نکتہ ہاے غریب سرفرازش
ساخت زہے سعادت و زہے نجابت و زہے کرامت پس
آئینۂ جمال باکمال چہرۂ محمدؐ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم مقابل
ذات احدی گردیدہ جمال بیچون را از چشم ظاہری خویش نظارگی
نمودہ در بحر دیدار یار مستہلک و مستغرق گردید و قتیکہ لدا و لدا
یار ست دل یار را از جمال خویش منور و مشرف گردانیدہ ارشاد
فرمود لَا یَسَعُنِیْ اَرْضِیْ وَلَا سَمَائِیْ وَلٰکِنْ یَسَعُنِیْ قَلْبُ
عَبْدِیَ الْمُؤْمِنِ مراد از مومن ذات محمدؐ صلی اللہ علیہ و
آلہ و صحبہ وسلم ست چنان ایمان بر وحدانیت محبوب حقیقی آوردہ اند
کہ تمام جہان را در وحدانیت محبوب حقیقی غرق فرمودہ اند الحق
قول صاحب حق **بیت** ارض و سما کہاں تری وسعت کو پا سکے
میرا ہی دل ہے وہ کہ جہاں تو سما سکے ہوش دار و گوش را بر آن آرزید
بر صرافت خویش و آئینہ بر جاے خویش درینجا نہ حلول ست
و نہ اتحاد پس درویش بے خویش کہ مغلوب الحال ست تمیز زید
و آئینہ از نظرش ساقط لہذا باین قول فاخر **ابیات**
من بجز وحدت ندانم ہیچ شئی من بجز وحدت نخوانم ہیچ شئی

ترجمہ
نہیں سما سکتی ہے مجکو
زمین میری اور نہ
آسمان میرا لیکن
سما سکتا ہے مجکو دل
میرے بندۂ مومن کا
۱۲

وحدتِ محبوب دارم در کنار — وحدتِ محبوب یارم در کنار
ای کہ وحدت آمدہ ایمانِ ما — بر ہمان وحدت فدا شد جانِ ما
وحدتم جان جہان را پُر کند — وحدتم ہر دو جہان را پُر کند
وحدتم از یارِ من دلدارِ من — وحدتم ہرجا بود غمخوارِ من
وحدتم آرم ز جانان برخورم — وحدتم دارم ز جانان سربرم
وحدتم در وحدتم در وحدتم — ہر زمان در وحدتم در وحدتم
وحدتم ہرجا بود مولائے من — وحدتم ہر آن بود سودائے من
باز آمد بندۂ بگریختہ — بر سرِ مطلب ز ہجران سوختہ

مطلب این ست کہ حضور و آگاہی و نسبت خاص کہ حبیب اللہ را صلّی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم بذات اللہ جلّ جلالہ وعمّ نوالہ بود ظل آن حضور و آگاہی و نسبتِ خاص در آئینۂ سینۂ بے کینۂ صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم منعکس گردید آین مقام بس عالی ست کہ مسمّیٰ بقربِ نبوت است پس صحابہ رضی اللہ عنہم موافق محبتِ خویش و اِستعداد خویش حضور و آگاہی و نسبت خاص بذات حبیب اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم داشتند و بہ ذریعۂ آن فضیلت و عظمت و تربت پیدا کردند خصوصاً حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کہ حضور و آگاہی و نسبت خاص آن عالی جناب یکطرف

وحضور و آگاہی و نسبت خاص جمیع صحابہ رضے اللہ تعالیٰ عنہم یکطرف لہذا آن سرور صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم در شانِ آن ذات عظیم الشان ارشاد فرمودند لَوْ وُضِعَ اِیْمَانُ اَبِیْ بَکْرٍ فِیْ کَفَّۃٍ وَّاِیْمَانُ جَمِیْعِ الْاُمَّۃِ فِیْ کَفَّۃٍ اُخْرٰی لَرَجَحَ اِیْمَانُ اَبِیْ بَکْرٍ پس حضور و آگاہی ونسبت خاص آن عالی جناب فوق حضور و آگاہی و نسبت خاص جمیع صحابہ رضے اللہ تعالےٰ عنہم گردید لہذا وَلَہٗ فَضْلٌ کُلِّیٌّ عَلٰی کُلِّ الْاُمَّۃِ الْمَرْحُوْمَۃِ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَالْمِنَّۃِ کہ طریقہ خاندان عالی شان خواجگانِ نقشبندیہ رضے اللہ تعالیٰ عنہم منتسب بآن جناب گشت حضور و آگاہی و نسبت خاص این اکابر ظلِ حضور و آگاہی و نسبت خاص حضرت صدیق اکبر رضے اللہ تعالےٰ عنہم آمد لہذا طریقۂ نقشبندیہ رضی اللہ تعالےٰ عنہم بجہت نسبت صدیقیہ رضے اللہ تعالیٰ عنہ افضل و اعلیٰ و اسبق و اوفق و احکم آمد لَارَیْبَ فِیْہِ وَلْنَخْتِمْ بِالصَّلٰوتِ وَالتَّسْلِیْمَاتِ عَلٰی رَسُوْلِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَ صَحْبِہٖ اَجْمَعِیْنَ

تمام شد جلوہ محبوب

ترجمہ
اگر کہا جاوے ایمان ابوبکرؓ کا ترازو کے ایک پلڑے میں اور ایمان ساری امت کا دوسرے پلڑے میں تو البتہ زیادہ ہوگا ایمان ابوبکرؓ کا ۱۲۱۲

رسالہ موسوم

بہ

طریق محبوب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العلمین الصلوۃ والسلام علی خیر المرسلین محمد وآلہ وصحبہ اجمعین بعدہ ای یار جانی وای عاشق لاثانی شیخ ثمرخوار باغ کہن و اسرار دان زمین وزمن یعنی مولانا رومی رحمۃ اللہ علیہ چہ خوش میسراید کہ میفرماید قولہ قول محمد ای شنو صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم وراہ محمد ای برو صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وصحبہ وسلم و روی محمد ای ببین تا برسے بہ منتہا صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وصحبہ وسلم قول محمد لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ از دل وجان بشنو آن چنان بشنو کہ از رگ و ریشہ مثل تنن تنن تنن اللہ اللہ برآید حتے کہ محبوب حقیقی در دل درآید چنان درآید کہ جرعہ شراب ھو ھو را بنوشاند تا کہ صوفی تام بر بام ہستی خود قدم

نیستی نہادہ بگو یدسه نیست بر لوح دلم جز الف قامت دوست ؛ چہ کنم حرف دگر یاد نداد استادم ؛ راہ محمدی الصلوۃ والصوم والزکوۃ والحج که راہ شریعت اوست صلی اللہ تعالیٰ علیه وآله وصحبه وسلم برو آنچنان برو که فرضات و وجوبات و سنن و مستحبات شان را فرو نگزاشته در بحر اداے او مستغرق و مستہلک شو روے محمدی به بین تا برسی به منتہا روے محمدی صلی اللہ تعالیٰ علیه وآله وصحبه وسلم محب و محبوب ست بلکه محبوب صرف است بچشم یقین به بین تا برسی بمنتہاے منتہاے صوفیان عالیمقام من رانی فقد رأ الحق که ہست بآن برسی ـ

الٰہی بحرمت روے محمدی صلی اللہ تعالیٰ علیه وآله وصحبه وسلم بدائرہ صوفیان صاف دل که نظارگی جمال محمدی صلی اللہ تعالیٰ علیه وآله وصحبه وسلم را در آئینۂ دل می کنند بگردان آمین ثم آمین وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ

خیر خلقه محمد وآله و
صحبه اجمعین برحمتک
یا ارحم الراحمین

تمام شد رساله طریق محبوب

رسالہ موسوم

بہ

دیدارِ یار

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ اَجْمَعِیْنَ ط بیت مَنْ رَاٰنِیْ فَقَدْ رَأَ الْحَقَّ ؛ ازچہ رو گفت احمدِ مختار ؛ عین العضات رحمۃ اللہ علیہ از سالکانِ طریقت و واصلانِ حقیقت استفسار میفرمایند و سوال میکنند رویتِ جمالِ محمدی صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وصحبہ وسلم رویت محبوبِ حقیقیت تحقیقش چیست جوابش حضرات قادریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم میفرمایند بگوشِ ہوش استماع نمایند احدیت مجردہ کہ در ذاتِ خود غنی الغنی و در ناز مستغنی ست ہاہوت می نامند پس نظر یار از پردۂ ناز بعلم اجمالی افتاد آن را تعین اول و حقیقت محمدی صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وصحبہ وسلم قرار دادند این مرتبہ را وحدت و لاہوت میفرمایند

وحقیقت الحقایق نیز میگویند باز نظر ثانی از ذات لاثانی بعلم تفصیلی
افتاد حقایق ممکنات نام یافت و تعین ثانی نیز درینجا واحدیت
وجبروت رو کشود این هردو تعین را در مرتبهٔ وجوب ثبوت
می نمایند و مرتبهٔ ثالثه را عالم ارواح و ملکوت و مرتبهٔ رابعه را عالم
مثال و مرتبهٔ خامسه را عالم اجساد و ناسوت میفرمایند آی یار جانی
و ای عاشق لاثانی حضرات قادریه رضی الله تعالی عنهم تعینات
اولین را در مرتبهٔ وجوب که ثبوت نموده اند چه بلا زیبا فرموده اند
بغیر توجه صاحبانِ بصیرت و راجلانِ طریقت و واصلانِ حقیقت
راز این نکته وا نمیشود موافق فرمودهٔ حافظ شیرازی رحمة الله
علیه **بیت** هزار نکتهٔ باریک تر ز مو اینجاست ؛ نه هر که سر بتراشد
قلندری داند ؛ تا واجب نشوی نظارهٔ موجود حقیقی و مشاهدهٔ
وجوب تحقیقی نکنی ازینجا کسے گمان نبرد و در طمع خام نه افتد
که ممکن واجب گردید اَللهُ حَیٌّ وَاللهُ عَلِیْمٌ وَاللهُ قَدِیْرٌ
وَمُرِیْدٌ اَلْعَبْدُ حَیٌّ وَالْعَبْدُ عَلِیْمٌ وَمُرِیْدٌ
وَقَدِیْرٌ الله بر صفاتِ حقیقی و بنده بر صفاتِ
مجازی شَتَّانَ مَا بَیْنَهُمَا پس لفظ ممکن دلالت
بر لاهٗ و بر غیرهٗ میکند و ثبوتِ وجوب خبری از لا غیرهٗ

بلکه از هُو هُو مید ہد آین معمائی غیبی بغیر از القائی قلبی وا
نه میشود موافق فرمودهٔ حافظ شیرازی رحمة الله علیه بیت
رازِ درونِ پرده ز رندانِ مست پرس کاین حال نیست صوفیِ عالی مقام را
لیکن اینقدر ہست که از وجوبِ مقید تا وجوبِ مطلق فرقی ست
عظیم و نسبتیست جسیم مطلق مطلق ست و مقید مقید پس وجوب
مقید که ذوجهتین ست جهتی بطرفِ وجوبِ مطلق و جهتی بطرف
امکان محض میدارد هر دو جهتین را تعین اول و حقیقتِ محمدی صلی
الله علیه و آله و صحبه وسلم و حقیقة الحقایق نیز گویند پس ذاتِ محمدی
صلی الله تعالی علیه و آله و صحبه وسلم از جهت اول که وجوبِ مقید ست
بلا حایل و بلا پرده ذاتِ احدیت را مشاهده میکند و آن که ذاتِ
محمدی صلی الله علیه و آله و صحبه وسلم را دید و فنای کامل برو
مزید یقین که ذاتِ احدیت را دید ازین جهت آن سرور صلی الله
تعالی علیه و آله و صحبه وسلم ارشاد فرمودند من رآنی فقد
رأ الحق بهر این گفت احمدِ مختار ازین تحقیق روشن گردید
که رویت جمالِ محمدی صلی الله تعالی علیه و آله و صحبه وسلم رویت
ذاتِ احدیست عقولِ اولیاء الله رحمة الله علیهم درین راه سر
گردان ست غوطه زن این بحر اسرار کهن فیض بخش زمین و

زمن جناب محبوب سبحانی غوث الاعظم قطب ربانی حضرت شیخ
عبد القادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اند ہیچ دقیقہ قربِ
الٰہی را فرو نگذاشتند کہ وا نکردند و فیضش را عام نہ نمودند و ہمہ
اہل جہان را سیراب نہ فرمودند یعنی تمام جہان را سرسبز و سیراب
فرمودند ازین جہت پیر دستگیر و پیران پیر شدند پس صحابہ رضی
اللہ تعالیٰ عنہم از دیدارِ جمالِ محمدی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وصحبہ
وسلم ہر آن و ہر زمان مشرف شدہ بخلعتِ مَنْ رَآنِی
فَقَدْ رَأَ الْحَقَّ سرفراز شدند سبحان اللہ رویت جمالِ
محمدی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم عجب نعمتیست عجیب
و خلعتیست غریب کہ فنائے اصل الاصل را سببی ست و بقای
سرمدی را موجبیست نفوسہم رضی اللہ تعالیٰ عنہم فانی در اصل
و باقی در وصل وغیرہم را فنای ظلی و بقائے نقلی لہٰذا ہیچ ولی
رحمۃ اللہ علیہ کہ بمرتبۂ غوث و قطب و محبوب سرفراز شدہ است
بمرتبۂ صحابی رضی اللہ عنہم نمیرسد ھٰذِہٖ عَقِیْدَۃٌ مِّنْ عَقَائِدِ
اَھْلِ السُّنَّۃِ وَالْجَمَاعَۃِ رضی اللہ تعالیٰ عنہم مذہب اہل
سنت وجماعت مذہبیست عجیب وغریب کہ در ہر امر بہ نفس الامر
رسیدہ محکم فرمودہ اند لہٰذا راہِ ایشان رضی اللہ تعالیٰ عنہم صراطِ

مستقیم آمد ہر کہ ازین راہ سر گردانید خود را در خسارتِ ابدی سانید
جوابِ ثانی از خواجگانِ نقشبندیہ رضی اللہ تعالے عنہم کہ لائق
ست بگوشِ ہوشِ استماع فرمایند ذاتِ محبوب وراء الورا بود
در بود موجود در موجود وجوب در وجوب غنی الغنی و از ہمہ
مستغنی و در پردہ کبریائی و بے نیازی ست درست تا ناز
در ناز ہست در ہست موافق فرمودہ حافظ شیرازی رحمۃ اللہ
علیہ بیت تیمارِ غریبان سببِ ذکرِ جمیل ست ؏ جانان مگر این
قاعدہ در شہرِ شما نیست ؏ ذاتِ مطلق بمقتضاے کُنْتُ
كَنْزاً مَّخْفِیاً فَاَحْبَبْتُ اَنْ اُعْرَفَ محبتِ ذاتی جوش زن
گردید حسنے کہ از آن نمو دار شد حبِّ صرفہ تعین اول قرار یافت
حقیقتِ محمدی صلی اللہ تعالے علیہ و آلہ وصحبہ وسلم کہ منشاء
و مبداء محب و محبوبِ خودست و آن متصف بہ حقیقۃ
الحقایق ست دائرہ ایست و مرکزش و نقطہ اش حقیقت
احمدی صلی اللہ تعالی علیہ و آلہ وصحبہ وسلم کہ منشاء و مبداء
او محبوبِ خودست و آن نیز دائرہ ایست مرکزش و نقطہ اش
حبِّ صرفہ است تعین اول و آن مرتبہ ایست از مراتبِ
احمدی صلی اللہ تعالی علیہ و آلہ وصحبہ وسلم و جنبر نیست

ترجمہ
تہا میں خزانہ پوشیدہ
پھر دوست رکھا
میں نے اس بات کو
کہ پہچانے جاؤں میں
۱۲

از قرب محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم پس بلا تشبیہ
ہیولی مقابل کلال باشد و در دست کلال حب صرفہ مقابل
لاتعین و روبروے او و آئینہ داری او برو پس ہر دو مشاہد
یکدیگر بلا اظلال و بلا استتار و بلا دخل اغیار رویت محب
عین رویت محبوب و رویت محبوب عین رویت محب
ازین جہت آن سرور ارشاد فرمودند صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ
وسلم من رآنی فقد رأ الحق عاشقے و کاملے و صاحب
اسرارے چہ خوش مے سراید ؎ ہم کوزہ و ہم کوزہ گرو
ہم گل کوزہ یعنے رویت کلال و رویت کوزہ و رویت پیالہ
ہمہ یک ست کہ مآل بوحدت ست بیت چشم بینا کو کہ
بیند روئے او یار وانا کو کہ داند خوے او عجب اتہار
نفلیسہ صحابہ رضے اللہ تعالے عنہم بودند کہ ہر یک موافق قسمت
وسعادت خود ذاتی یکساعت و ذاتی دوساعت و ذاتی
یکروز و ذاتی دو روز و ذاتے یکہفتہ و ذاتے یکماہ و ذاتی
یک سال و ذاتی دو سال و ذاتے کم و زیادہ در بحر من
رآنی فقد رأ الحق غوطہ زن بودند و نقد جان را نثار
بر دیدار یار کردند زہے سعادت و زہے نجابت و زہے شرافت

لہذا اولیاء اُمت مرحومہ اگرچہ بمرتبہ غوث و قطب و ابدال و محبوب
و قیوم رسیدہ باشند بمرتبہ صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نمیرسند زیرا کہ
آن ذاتہائے نفیسہ مستغرق در بحر اصل بودند و ایشان یعنی اولیائے
اللہ رحمۃ اللہ علیہم در بحر ظل شَتَّانَ مَا بَیْنَهُمَا اصل اصل ست
ظل ظل چہ نسبت خاک را با عالم پاک تشہذا بمقتضائی این قول ؎
آسمان نسبت بعرش آمد فرود ورنہ بس عالیست پیش خاک تود
اولیاء اللہ اند رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم زمین و زمان قائم بذات ایشان
و بلائے جہان رد بطفیل شان فانی فی الرسول صلی اللہ تعالیٰ
علیہ و آلہ وصحبہ وسلم و باقی باللہ آمدم بر سر مطلب ذات حضرت
صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ عجب ذاتیست کہ تعریفش از تقریر
و توصیفش از تحریر بیرون ست چرا کہ سر آمد صحابہ رضی اللہ تعالیٰ
عنہم و سر گروہ ایشانند از ابتداء ظہور آفتاب محمدی صلی اللہ تعالیٰ
علیہ و آلہ وصحبہ وسلم درین دار فانی کہ ظلمتکدہ لاثانی ست تا انتہائی
غروب در وصل محبوب در بحر مَنْ رَآنِیْ فَقَدْ رَأَ الْحَقَّ
مستغرق بودند کہ کسے از ذات صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم و یا از اہل بیت
نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وصحبہ وسلم و یا از آل مصطفوی صلی
اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وصحبہ وسلم این قدر امتداد زمانہ در سعادت

مَنْ رَآنِیْ فَقَدْ رَأَ الْحَقّ نہ کشیدند ازین جہت از خلعت افضلِ
البشری سرفرازی یافتند چرا افضل البشر نشوند کہ تمام عمر در رویت
حق مستغرق بودند کہ این دولت و شرافت و کرامت و نجابت از
حق بصدیق برحق رسید باوجود معیت زمان دنیوی از خلعت معیت
اخروی سرفراز شدند کہ در پہلوئے مبارک محبوب کبریائی صلی اللہ
تعالی علیہ وآلہ وصحبہ وسلم آسودند اللہ اللہ سُبْحَانَ اللہ این چہ
مرتبہ ایست وچہ قربیست کہ موجب غبطۂ انبیاء اولوالعزم علی نبینا
وعلیہم السلام ست آری یار جانی وای عاشق لاثانی شجرۂ طیبۂ خواجگان
نقشبندیہ رحمۃ اللہ تعالی علیہم کہ منسوب بآن ذات عالی ست سیراب
از آب مَنْ رَآنِیْ فَقَدْ رَأَ الْحَقّ شاداب وکامیاب از
نسیم نسبت صدیق برحق ست کہ مثمر بہ فنائے اصل الاصل
ومخبر بہ بقائے وصل الوصل آمد لہذا طریقۂ ایشان اکابر رحمۃ اللہ علیہم
اَقْرَبْ وَاَسْبَقْ وَاَوْفَقْ وَاَوْثَقْ وَاَسْلَمْ وَاَحْکَمْ
وَاَصْدَقْ وَاَعْلٰی وَاَجَلْ وَاَرْفَعْ وَاَکْمَلْ آمد کہ کسے را
جائے ریب وشبہہ نیست ونماندہ اگر کسے ریبے وشبہی
درمیان آرد و یا برزبان راند رد بروے او دست بستہ این
اشعار سدا الہامی حضرت مولانا جامی قدس سرہ العزیز خواندہ آید

نقشبندیہ عجب قافلہ سالارانند	کہ برند از رہ پنہان بحرم قافلہ را
قاصری گر کند این طایفہ را طعن قصور	حاشا للہ کہ برانم بزبان این گلہ را
ہمہ شیران جہان بستۂ این سلسلہ اند	روبہ از حیلہ چسان بگسلد این سلسلہ را

اَللّٰھُمَّ اَرِنَا الْحَقَّ حَقًّا وَّارْزُقْنَا اِتِّبَاعَہٗ زیادہ بر ارباب صفا دید صفا باد بِحُرْمَتِہِ النَّبِیِّ وَ آلِہِ الْاَمْجَادِ ط

تمت رسالہ دیدار یار

رسالہ موسوم

بہ

تجلی دلدار

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلٰی خَیْرِ الْمُرْسَلِیْنَ مُحَمَّدٍ وَّ آلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ بدان ای یار جانی و ای عاشق لاثانی اَللّٰہُ مَوْجُوْدٌ بِوُجُوْدِ الزَّائِدِ وَ مَوْجُوْدٌ بِوُجُوْدِ الظَّاھِرِ پس موجودیت او بذات او نہ بغیر او سبحان اللہ موجودیت مطلق را جمال محمدی صلی اللہ تعالی علیہ و آلہ و اصحا

وسلم آئینه داری نموده از خلعت موجودیت مقید سرفراز گردید در ینجا
نکته ایست باریک که مثل آفتاب بر صوفیان عالیجناب روشن تراز آفتاب
وهویدا تراز ماهتاب ست رویت جمال موجود مقید که جمال محمد ایست
صلی الله تعالیٰ علیه وآله واصحابه وسلم عین رویت کمال محبوب
مطلق که ذات احدیست یقین که لطیف ولطیف جزئیت را
قبول نه میکند ـ مانند نور آفتاب ومهتاب بلحاظ مکانیت متعدده
خیال جزئیت پیدا میگردد لیکن در نفس الامر واحدست جزئیت
ندارد پس رویت نور آفتاب مکانی یقین که رویت تمام نور آفتاب
ست عجب تراز شیخ عین القضات رحمة الله علیه با وجود این
بداہت دلیل میجویند ومیفرمایند مَنْ رَآنِیْ فَقَدْ رَأَ الْحَقّ
ازچه رو گفت احمد مختار ونیز این معارا بمثالے واضح
ولائح میگردانیم بگوش هوش استماع فرمایند زید که در خارج
موجودست بوجود مطلق و در آئینه بوجود مقید بمجرد نظارگی وجود
مقید نظارگی وجود مطلق مے شود مَنْ رَآنِیْ فَقَدْ رَأَ الْحَقّ
بهر این گفت احمد مختار ودیگر دلیل نیز به بداهت میدایم
وصوفیان جهان را بر آن مے آریم تو زعینین که در ذات خود
واحدست رویت تو زعین واحد رویت کل نورست نه جزو آن

قس علی ہذا سماعت اُذنین و قوت یدین سے مَنْ رَأٰنِی فَقَدْ رَأَ الْحَقَّ ؛ بہر این گفت احمدِ مختار ؛ این اجمالست و تفصیلش و جواب سوال عین القضات رحمۃ اللہ علیہ بر مشائخ صوفیان عالی مقام و بر مکاشفۂ صاحبانِ ذی انعام ست

بَیِّنُوْا وَ بَشِّرُوْا

تمت رسالہ تجلی دلدار

رسالہ موسوم

بہ

امرِ معروف

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَ کَفٰی وَ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْمُصْطَفٰی وَ آلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ الْمُجْتَبٰی بیت نصیحت گوش کن جانان که از جان دوست تر دارند ؛ جوانانِ سعادتمند پندِ پیرِ دانا را ؛ بعدہ ای یار جانی و ای عاشقِ لاثانی اُو سبحانہ تعالیٰ نقدِ ایمان را کہ در کیسہ دل و جان تو نہادہ است خلعتِ ولایت عامّہ را

در بر پوشانیدہ عجب نعمتیست عظیم و دولتیست جسیم **بیت**

گر بر تن من زبان شود ہر موئے یک شکر تو از ہزار نتوانم کرد

پس شکر این دولت عظمیٰ بچہ زبان بیان و بچہ سان عیان کردہ آید

بمقتضائے آیۃ شریفہ لَئِنْ شَکَرْتُمْ لَاَزِیْدَنَّکُمْ

شاکر این نعمت را او سبحانہ تعالے از ولایت عامہ گزرانیدہ بولایت

خاصہ میرساند و از ولایت خاصہ بزینہ شکر بمحل قرب محمدی

و احمدی صلّی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وصحبہ وسلم میرساند اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ

عَلٰی ذٰلِکَ ای یار جانی و ای عاشق لاثانی این نعمت عظیم کہ

بتو عنایت فرمودہ اند محض فضل ایزدی ست نہ کسب را درو

دخلی ست و نہ علت را در آن اثریست **بیت** ای خدا قربان

احسانت شوم ، این چہ احسانست قربانت شوم ، اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ

وَالْمِنَّہ کہ حق سبحانہ تعالیٰ این فقیر را و جمیع مؤمنین و مؤمنات

و مسلمین و مسلمات را در امت محمدی و در گروہ احمدی

صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وصحبہ وسلم گردانید کہ خیر الامم اند و نیز

از جماعت اہل سنت و جماعت گردانید کہ ایشان بر صراط مستقیم

اند و در آخرت امید وار جنات نعیم اند و بیقین دان کہ مذہب

اہل سنت و جماعت درین زمان منحصر در اقتداء ائمہ اربعہ است

ترجمہ اگر شکر کروگے تم البتہ زیادہ کرونگا میں نعمت کو تمہارے ۱۲

که ایشان ستون دین اند الحمد لله والمنة که برا طاعت یکے
از ینها مع محبت ائمہ ثلاثہ دیگر سر گرم و سر سبز داشتست حکم ایشان
گویا حکم خدا و حکم رسول خدا صلی الله علیه و آله وصحبه وسلم ست
چراکه ماخذ ایشان کتاب وسنت و اجماع ست پس صد شکر
بل ہزار شکر که مارا از محبان و خادمان گروه صوفیه علیه الرحمه که خلاصۂ امت
مرحومه اند و قیام دنیا از برکت نفوس ایشان و رد بلاہی جہان بطفیل
شان ست رحمة الله علیهم گردانید آهی یار جانی وای عاشق لاثانی
سعی بکنی و جبین را بر زمین نیاز بسائی تا دولت ایمان که عطای
رحمان ست در گور خود ببری و آخرت خود را از نور ایمان
منور سازی نه آنکه از مکرہای شیطانی و فریب ہای نفسانی از
دست بدہی حدیث شریف من تشبه بقوم فهو منهم
را نصب عین داری یعنی فرمود رسول خدا صلی الله تعالی علیه
و آله وصحبه وسلم شخصے که از امت من مشابهت کند قومی را پس
آن شخص از آن قوم ست نه از امت من از ین وعید قاعدًا
و قائمًا و دائمًا لرزان و ترسان باشی که مبادا از امت مرحومه
خارج شوی و در ہلاکت ابدی افتی و اے صد واے ہر و که درین
وعید کرو بیت محمد عربی کا بروی ہر دو سرا ست ؛ کسیکه خاک

درش نیست خاک بر سرِ او ؎ ای یارِ جانی و ای عاشقِ لا ثانی
خمی که از عطر و عنبر و گلاب مُلبّب است اگر در و قطرهٔ بول افتاد
کدام کس ست که استعمالِ آن عطر بر خود روا دارد آوسبحانہ لتعالیٰ
بفضلِ خویش خُمِ دِل ترا از عطرِ ایمان پُر کرده است مبادا که
در و قطرهٔ کفر افتد آن خُم از درگاه ایزدی و از جناب محمّد مصطفیٰ
صلی اللہ تعالے علیہ و آلہ وصحبہ وسلم مردود و مغضوب گردد
اَلْحَذَر ثُمَّ الْحَذَر اَلْحَذَر ثُمَّ الْحَذَر مِنْ
مُّشَابِهَةِ اُلْكُفْرِ وَ اَهْلِ الْكُفْرِ پس کسے را که سعادت
ازلی دامنگیرِ حال اوست معاملهٔ او درینجا سعادت و سعادت
نجابت در نجابت کرامت در کرامت ست والا ؎
تهی دستانِ قسمت را چه سود از رہبرِ کامل که خضر از آبِ حیوان تشنه می آرد سکندر را
گلیم بخت کسی که بافتند سیاه ؎ بآبِ کوثر و زمزم سفید نتوان کرد
وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ
اَجْمَعِيْنَ بِرَحْمَتِكَ
يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ ط

تمت رساله امرِ معروف

رسالہ موسوم

بہ

نہی منکر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قولہٗ تعالیٰ یا ایہا الذین آمنوا لا تتخذوا الیہود والنصاری اولیاء ونیز جاے دیگر ارشاد فرمود یا ایہا الذین آمنوا لا تتخذوا الکافرین اولیاء من دون المؤمنین ط اللہ تعالیٰ میفرماید مگیرید یہود ونصاری وکافرین را دوستِ خود وقتیکہ ایشان دشمن خدا ودشمن رسولِ خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم اند۔ پس در دوستی شما چگونہ محکم خواہند شد چون کہ دشمنیِ ایشان از نصِ صریح ظاہر وباہر گردید ایشان را دشمن داشتن بلکہ نفس الامری انگاشتن ضرورتر آمد اتفاقاً اگر ظاہر آ از ایشان امرے ظاہر آید کہ دلالت بر دوستی نماید آن ہم از مکرہائی ایشان ست الحذر ثم الحذر۔ لیکن کسے را کہ از اختلاطِ ظاہری ایشان گریزے

لازم کہ ظاہر در اختلاطِ ایشان مصروف و باطن در محبت خدا و
رسول خدا صلی اللہ تعالے علیہ و آلہ وصحبہ وسلم مستغرق
باشد کہ سرِمو محبتِ دیگرے در دِل نباشد عین خوبیِ دارین
ست اَللّٰهُ رَازِقٌ لذتِ دنیوی منحصر بر دو چیز است
یکے ہوشیاری و دیگر شکم پری ہر قدر کہ آدمی ہشیار باشد
در تمتع دنیوی سرشار باشد نہ مے بینی کہ در نوم ہیچ لذتِ دنیوی
نہ میرسد نہ لذت اکل و شرب و نہ لذت لباس وغیرہ اللہ تعالیٰ
اہل جہان را از استعمال چیزے کہ ہوش را گم کند و غذا را کم
سازد محفوظ دارد آمین یا رب العالمین آدمی را اللہ تعالے
اختیار ظاہری عطا فرمودہ است ہر چیز کہ خواہد از فضل خود عطا
میفرماید پس بندہ مختار ست استعمال امرے و چیزے بر خود لازم
گیرد کہ خوبی دارین را سبب گردد و یا بالعکس ؎
کار دنیا کیجئے عقبیٰ کے ساتھ خوب سمجھو دلمیں کیا اچھی ہے بات
یعنی در دنیا کارے کردہ آید کہ آن کار در آخرت بکار آید۔

وَصَلَّى اللهُ تَعَالىٰ عَلىٰ خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِهٖ
وَصَحْبِهٖ اَجْمَعِيْنَ ۔

تمت رسالہ نہی منکر

رسالہ موسوم

حواس خمس

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ اَجْمَعِیْنَ ؕ **بیت** وسعتِ میدانِ سماعت بیار ٭ تا بزند مردِ سخنگوی گوی ٭ ذِکر اَللّٰہُ اللّٰہ حضرات خوجگان نقشبندیہ رحمۃ اللہ علیہم از قلب میکنند کہ قلب قلبِ عالم صغیر است و عالم صغیر قلب عالم کبیرست کہ ما سوی اللہ است۔ وقتیکہ از تصرفِ شیخ قلب عالم صغیر در ذکر جاری گردید چونکہ قلب اصل ست و قالب فرع پس قالب از طفیل قلب در طغیانی ذکر آمد حتیٰ کہ رگ و ریشہ اش از ذِکر اَللّٰہُ اللّٰہ جاری گردید علیٰ ہذا القیاس از جریان قالب کہ قلب عالم کبیر است عالم کبیر نیز در طغیانی جاری گردید پس وحدت در نظر سالک جلوہ گر گردید حتیٰ کہ آفاق را پُر از وحدت گردانید کہ غیر وحدت

ذکر نقشبندیہ

در دید و دانش نماند کہ میگوید
امروز چون جمال تو بے پردہ ظاہر است
در حیرتم کہ وعدہ فردا برای چیست
و حضرت نقشبندیہ سالکان را
نبوت براہ جذبہ اند۔

ذکر قادریہ

و ذکر حضرات قادریہ رحمۃ اللہ علیہم از نفس کہ دم سالک
ست میکنند موافق فرمودہ بوعلی قلندر رحمۃ اللہ علیہ بدیت
پاس دار انفاس ای مرد خرد
تا ترا این قافلہ منزل برد
آن ذکر در عالم صغیر کہ قالب انسان ست سرایت میکند وقتیکہ
عالم صغیر کہ قلب عالم کبیر ست جاری گردید و آنجا عالم کبیر نیز
از تاثیر قلب خود جاری خواہد شد پس درینجا نیز جلوہ گر وحدت
در کثرت گردید و سالک در بحر وحدت غوطہ زن گردید و حضرات
پیران قادریہ سالکان را بنوت و ولایت اند۔

ذکر چشتیہ

و ذکر حضرات خواجگان چشت رحمۃ اللہ علیہم از لسان ست
کہ این ہم اشرف و افضل و اعلی جسم ست و وقتیکہ جسم سالک
از کثرت ذکر لسانی و تصرف شیخ زمانی جاری گردید پس آفاق
و انفس کہ عالم کبیر اند نیز جاری گردید پس درینجا نیز وحدت
جلوہ گر در کثرت شد و سالک بینندہ وحدت در کثرت گردیدہ
غوطہ زن در بحر وحدت شدہ میگوید
چشم بکشا و جمال یار بین

ہر طرف ہر سو رُخِ دِلدارِ بین وحضرات خواجگانِ چشتیہ سالکان

راہ نبوت و ولایت اند بافنا، خود شیخ مقتدا بدین وجہ وجد و

تواجد و آہ و نالہ دامنگیر حال اوشان مے باشد۔

ذکر کبرویہ

وحضرات کبرویہ رحمۃ اللہ علیہم ذکر از نور چشم میکنند کہ این

نور چشم اشرف و اعلیٰ و افضل جسم سالک ست و پرتو نور ایزدی

ہر وقت کہ چشم را واکنند بر وحدت مے اندازند از نور چشم

آفاق را گرفتہ در انفس میروند از انفس عالم صغیر را گرفتہ در

عالم کبیر می افتند لہذا کبرویہ نام یافتند پس قوت آفاق

وانفس در نور نظر مے دارند چہ خوبیہا کردہ اند مثل تار برقی

از ممکن بوجوب و از حدوث بہ قدم واصل گشتہ اند و مثل مرغابی

در بحر وحدت غوطہ زن اند سبحان اللہ ہر کہ ایشان را دید

باز خود را ندید پس در رویت خادمین و عاشقین امت مرحومہ

چون رَاٰنِیْ خود را فراموش کند و در بحرا حدیت غوطہ

خورد و در رویت جمال محمدیؐ صلی اللہ علیہ و آلہ وصحبہ وسلم

بطریق اولے و انسب رویت محبوب حقیقی گردید بہ بیت

مَنْ رَاٰنِیْ فَقَدْ رَاَءَ الْحَقَّ ـــــ بہر این گفت احمدؐ مختار

وحضرات پیران کبرویہ سالکان راہ نبوت و ولایت لاکن جمال

ولایت غلبہ دارد ۔

ذکر سہروردیہ

و حضراتِ سُهروردیہ رحمۃ اللہ علیہم ذکر از گوش کردہ محبوب را
در آغوش کشیدہ جوش وخروش میکنند دمے گویند **بیت**

خلافِ پیمبر کسے رہ گزید — کہ ہرگز بمنزل نخواہد رسید

ایشانند کہ مندوب را مثل فرض برخود واجب کردہ غوطہ زن
در بحرِ شرع اند کارخانۂ ایشان عجیب وغریب ست کہ بغیر جذب و سلوک
مثل صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم واصل محبوب اند تعریفش از
از تقریر و توصیفش از تحریر بیرون ست ۔ وحضرات پیرانِ
سُهروردیہ رحمۃ اللہ علیہم سالکانِ راہِ نبوت بغیر جذبہ اند
الحمد للہ بفضلِ خویش در محبت ایشان گرو دارد و در ہمہ حال پیرو
ایشان دارد وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیرِ خلقہٖ محمدٍ و
آلہٖ وصحبہٖ وسلم اجمعین برحمتك
یا ارحم الراحمین ط

تمام شد رسالۂ حواسِ خمسہ

رسالہ موسوم

بہ

دُکانِ شیرینی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ رب العلمین الصلوٰۃ والسلام علی خیر المرسلین محمد وآلہ وصحبہ اجمعین بعدہٗ

نصیحت گوش کن جاناں کہ از جاں دوست تر دارند
جوانانِ سعادتمند پندِ پیرِ دانا را

اے یار جانی واے عاشقِ لاثانی حافظ شیرازی رحمۃ اللہ علیہ میفرماید جان کہ از ہمہ چیز عزیز ترست۔ نصیحت پیر دانا را از جان عزیز داری وجانبازی سازی یقین کہ مثل جان عزیز تر باشی پیر دانا کسی ست کہ رہ دان ورہ بین ورہنما باشد

بہ مے سجادہ رنگین کن گرت پیر مغان گوید
کہ سالک بیخبر نبود ز راہ و رسم منزلہا

پس مقامات قرب را از پیر کامل ومکمل طی نمودہ از مرتبہ

علم الیقین رخت کشیدہ بہ عین الیقین رسیدہ و از عین
الیقین در بحر حق الیقین غوطہ زدہ حق مے بیند و حق میداند
و حق مے شناسد و حق حق حق میگوید ؎ نصیحت گوش
کن جانان کہ از جان دوست تر دارند؛ جوانان سعادتمند
پند پیر دانا را؛ نصیحت این ست کہ اللہ تعالی محض بفضل
خویش و بتصدق نعلین حبیب خویش صلی اللہ تعالی علیہ
وآلہ وصحبہ وسلم نقد ایمان کہ در کیسہ ہستی تو نہادہ است
و خلعت ولایت عامہ را در بر پوشانیدہ نعمتیست عجیب
و کرامتیست غریب ؎ گر بر تن من زبان شود ہر موی
یک شکر تو از ہزار نتوانم کرد پس بمقتضائے اِنَّ اللّٰہَ
یُحِبُّ مَعَالِیَ الْھِمَمِ کمر ہمت را محکم بستہ سعی بکنند
کہ از ولایت عامہ عروج نمودہ بولایت خاصہ سرگرم باشند
اے یار جانی واے عاشق لاثانی بدان و بفہم کہ طریقہ
نقشبندیہ و قادریہ و چشتیہ و سہروردیہ و کبرویہ
و دیگر طرق کہ اند کلہم حق اند رضی اللہ تعالی عنہم و موصل
بحق و مآل کلہم واحد فنا فی الرسول صلی اللہ تعالی علیہ و
آلہ وصحبہ وسلم و فنا فی اللہ ذات را مے دانند و صفات

را مے خوانند لاکن مثل مشہور ست ہر دکان را لذتیست دیگر
و ہر مکان را شوکتیست دیگر حافظ شیرازی رحمۃ اللہ علیہ
میفرماید ؎ پدرم روضۂ رضوان بدو گندم بفروخت
ناخلف باشم اگر من بجوے نفروشم ؛ حضرت آدم علی نبینا و علیہ
الصلوٰۃ والسلام گندم کہ غذاے آفاقی است و جان مردم
کہ محبت حبیب کبریائیست غذاے انفسی و غذای روحیست
از روضۂ رضوانِ بہشت آوردہ تقسیم بفرزندان عالی
شانِ خود کردند پس فرزندان خواجگان نقشبندیہ رضے
اللہ تعالیٰ عنہم از آن گندم حلوا پخت کہ لذتش از سرتا پاست
کہ وصل عریان را سزاوار بردکانہاے خود داشتہ می خورند
و مے خورانند و مے بخشند ہر کہ بردکانہاے ایشان رضی
اللہ تعالیٰ عنہم می آید حلواے خورد و حلواے خرد و خانۂ
خود را از حلوا پر مے کند و در بحر حیرت غوطہ زدہ میگوید ع
حیرتم در حیرتم در حیرتم مولانا روے رحمۃ اللہ علیہ میفرماید

چہ پختہ ست خدا بہر صوفیان حلوا ۔۔۔ کہ حلقہ حلقہ نشستند در میان حلوا
ہزار کاسہ سرفت سوی خوانِ فلک ۔۔۔ چو در فتاد از آن دیگ در دہان حلوا
بشرق و غرب فتاد ست غلغلِ شیرین ۔۔۔ چنین بود چو دہد شاہِ خسروان حلوا

پیا پی از سوی مطبخ رسول می آید که پخته اند ملایک بر آسمان حلوا
بآب ریز بر و چونکه خورد حلوا تن بسوی عرش پرد چونکه خورد جان حلوا
بگرد دیگ دل ای جان چو کفچه گرد بر که تا چو کفچه دهان پر کنی از آن حلوا
دلی که از پی حلوا چو دیگ سوخته شد کرم بود که بخشند بتای نان حلوا
خموش باش که گر حق نگویدش که بخورد چه جای نان ندهد هم بصد سنان حلوا

و فرزندان حضرات قادریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم از آن گندم برفی ساختہ که لذتش خورنده داند نه که بیننده بر دکانہای خود داشتہ مے خورند و میخورانند و می بخشند ہر که بر دکانہای ایشان رضی اللہ تعالےٰ عنہم مے آید برفی مے خورد و برفی میخرد و خانہ خود را از برفی پر میکند و در بحر تجلی صوری غوطہ مے خورد که نه از خود اثرے و نه از دیگر خبرے دارد لہٰذا تجلی صوری از اسرار غامضۂ طریقہ است و بر صوفیان عالی مقام و محبوبان خوش خرام مکشوف و مرغوب ست حضرت شاہ شرف بو علی قلندر رحمۃ اللہ علیہ مے فرمایند ؎

دید حسن خویش با چشم شہود خود تجلی کرد در ملک وجود

پس غوطہ زن این بحر عمیق از سر تا پا غریق شیخ کبیر حضرت شیخ عبد القادر محبوب سبحانی رضی اللہ تعالےٰ عنہم اند لہٰذا

فیض بخش عالم و عالمیان و اسم ہاے مُبارکِ شان
رضے اللہ تعالیٰ عنہم عقدہ کشاے جہان و جہانیان۔
فرزندانِ حضراتِ چشتیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم از آن گندم
لڈو تیار کردہ کہ لذتش خورندہ داند نہ کہ بینندہ بر دکان
ہاے خود داشتہ مے خورند و مے خورانند و مے بخشند
و ہر کہ بر دکانہاے ایشان رضے اللہ تعالے عنہم می آید
لڈو مے خورد و لڈو میخرد و خانۂ خود را از لڈو پُر میکند
ایشانند رضے اللہ تعالے عنہم کہ از شراب جامِ الست
مست اند ہر گہ از ستیِ خود پاے کوبان می باشند
آفاق و انفس را بلکہ عرش را مے جنبانند فانی بذات
باقی بصفات اند خصوصاً حضرت مخدوم علی صابر رضی اللہ
تعالے عنہم قربیت و محبوبیتِ ایشان ظاہر و باہرست
مے فرمایند ؎ ہو فنا ذات مین کہ تو نہ ہے؛ تیری ہستی
کی رنگ و بو نہ ہے؛ اِس طرح ڈوب اُسمین ای صابرؔ
کہ بجز ہُو کے غیرِ ہُو نہ ہے۔ و فرزندانِ حضراتِ سُہروردیہ
رضے اللہ تعالے عنہم از آن گندم مالیدہ تیار کردہ کہ لذتش
خورندہ داند نہ کہ بینندہ بر دکانہاے خود داشتہ میخورند

و مے خورانند و مے بخشند و ہر کہ بر دکانہائے ایشان رضی
اللہ تعالے عنہم مے آید مالیدہ مے خورد و مالیدہ مے خرد و خانہ
خود از مالیدہ پر مے کند آیشانند رضے اللہ تعالے عنہم۔ فنا
فی الرسول صلی اللہ علیہ و آلہ وصحبہ وسلم فنائے ایشان
رضے اللہ تعالے عنہم مثل فنائے صحابہ رضے اللہ تعالے
عنہم از راہِ صحوست نہ از راہ سکر و لہذا نسبتِ ایشان
رضے اللہ تعالی عنہم ظل نسبت صحابہ رضی اللہ تعالی عنہم
آمد زہے کرامت و زہے نجابت و زہے شرافت سرآ
ایشان و مقبول درویشان حضرت شیخ سعدی سہروردی
مستغرق در بحر فردی میفرمایند ؎ خلافِ پیمبر کسی رہ
گزید، کہ ہرگز بمنزل نخواہد رسید، ؎ ترسم نرسی بکعبہ
اے اعرابی، کین رہ کہ تو میروی بترکستان ست، یعنی
راہ دین محمدی صلی اللہ علیہ و آلہ وصحبہ وسلم شاہ راہ ست
کہ بکعبۂ مقصود میرسد نعوذ باللہ منہا کسے ازین رہ سر گرداند
ترکستان یعنی بہ جہنم و جہنمیان رسید۔

و فرزندان حضرات کبرویہ رضے اللہ تعالی عنہم از آن گندم
کہجور تیار کردہ کہ لذتش خورندہ داند نہ کہ بینندہ بر دکانہائے

خود داشتہ میخورند و میخورانند و مے بخشند ہر کہ بر دُکانہاے
ایشان رضے اللہ تعالے عنہم می آید کہجور مے خورد و کہجور
مے خرد و خانۂ خود از کہجور پُر میکند آیشانند رضے اللہ تعالیٰ
عنہم از یک نظر خوش اثر خلعت سروری و سرداری سرفراز
میفرمایند کہ اہل جہان گویند ع سگ کہ شد منظور نجم الدین
سگان را سرورست ؕ چون حیوان مطلق را بحق رسانند
حیوان ناطق را کہ پیرامون و خادمان ایشانند چہ خوش نوالہ
بخشند پس زبان قلم از ثناے ایشان رضے اللہ تعالے
عنہم ساکت و بر توسن حیرت راکب و ہمین طریق ہمہ اہل
طریق از آن گندم ہر یکے طعمۂ نفیس براے صوفیان نفیس
تیار کردہ بر دکانہاے خود داشتہ مے خورند و مے خورانند
و مے بخشند ہر کہ بر دُکانہاۓ ایشان رضے اللہ تعالے
عنہم مے آید طعمہ ہاۓ نفیس میخورد و میخرد و خانۂ خود از طعمہ
نفیس پُر مے کند آے یار جانی واے عاشق لاثانی باوجود
لذت ہاۓ مختلفہ مآل ہمہ دُکانہا واحد کہ ذات شیرینیست
پس دوستان حق در بحر وحدت غرق غیر از وحدت چیزی
دیگر ندانند و نہ بینند بلکہ غیریت را از میان برداشتہ

عین یکدیگر اند سبحان اللہ قول مجتہدان دین و حاکمان شرع متین چہ زیبا آمد کَرَامَاتُ الْاَوْلِیَاءِ حَقٌّ - این قول عام ست نہ خاص الٰہی سر نیاز بر آستانہ جمیع اولیاءِ امت مرحومہ دار بحرمۃ النبی وآلہ الابرار۔ وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَصَحْبِہٖ اَجْمَعِیْنَ ط بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ ط

تمام شد رسالہ دکان شیرینی

رسالہ موسوم

بہ

قال صحیح

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَیْرِ الْمُرْسَلِیْنَ مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَصَحْبِہٖ اَجْمَعِیْنَ ط بَعْدَہٗ ؎ نصیحت گوش کن جانان کہ از جان دوست تر دارند جوانانِ سعادتمند پندِ پیرِ دانا را۔ نصیحت این ست کہ اللہ تعالٰی

بہ فضل خویش و بتصدق نعلین حبیبِ خویش صلی اللہ تعالیٰ
علیہ و آلہ وصحبہ وسلم نقدِ ایمان کہ در کیسۂ ہستیٔ تو نہادہ است
و خلعت ولایت عامّہ در بر پوشانیدہ نعمتی ست عجیب و
کرامتیست غریب سعی بکنی و جانزابگنی کہ از ولایت عامہ
عروج نمودہ بولایت خاصہ برسی صوفیانِ عالی مقام
و دوستانِ خوشخرام رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم فرمودہ اند العلم
نُقطۃٌ گوش دار و ہوش را بر آن آر مولانا رومی رحمۃ اللہ
علیہ شرحش مے کند و میفرماید ؎ چشم بند و گوش بندو
لب بہ بند ٭ ورنہ بینی سرّحق بر من بخند ٭ ای یار جانی وای
عاشق لاثانی صدف کہ کمترین اشیاست بانکساریٔ تمام
لب کشادہ قطرۂ آب را از لب فرو بردہ در دل گرفتہ
لبِ خود را مستحکم بستہ در بحر عدم مستغرق گشتہ وقتی کہ از
استغراق افاقہ یافتہ سر بر آوردہ لب بحمد و ثنایٔ او سبحانہ
کشادہ مے گوید الحمدُ للہِ علیٰ نِعمائہٖ و احسانہٖ او
سبحانہ تعالیٰ دُرِ بے بہا از سینۂ او بر آوردہ ہمہ آفاق را منور
مے فرماید چنانکہ حیرت دامنگیر آفاق مے گردد ای صوفیان
صادق و ای طالبانِ حاذق وقتیکہ او سبحانہ تعالے

شمارا اشرف المخلوقات فرمودہ است در قربِ الٰہی از سعی صدف کم نباشید پس فرمودۂ مولانا رومی رحمۃ اللہ را درعمل آرید ؎ چشم بند و گوش بند ولب بہ بند ؛ ورنہ بینی سرِّ حق برمن بخند ؛ خواب کہ از دریچہ چشم سے آید اسم ذات یعنی اَللّٰہُ اَللّٰہ راہمراہِ او بردہ در دل ودیعت نہادہ چشم بند نمائید و بہمین طریق از راہ گوش و بہمین طریق از راہِ لب بردہ مثل صدف لب بند کردہ در دریاے نیستی غوطہ خوردہ مستغرق بجمال حقیقی و کمال محبوب تحقیقی باشید وقتیکہ از دریای نیستی افاقہ یافتہ سر برآوردہ چشم کشادہ دُردانہ و مدانیت را در آفاق و انفس انداختہ آفاق و نفس ات را منور و مشرف ساختہ بگوئید ؎ دیدہ غیر ترا نہ می بیند

یک قسم صد قسم ہزار قسم — گوش جز قول تو نمی شنود
یک قسم صد قسم ہزار قسم — لب مقابل کسے نہ می آید
یک قسم صد قسم ہزار قسم ؎ چشم بکشا و جمالِ یار بین
ہر طرف ہر سو رخ دلدار بین — در خبر وارد است اَلنَّوْمُ

اُخْتُ الْمَوْتِ وقتیکہ نوم را موافق ارشادِ مولانا رومی رحمۃ اللہ علیہ طلبید یقین کہ موت را باحسن وجوہ خواہید

طلب بید ؎ جانِ ہر بندہ ستاند ملک الموت بزجر ؛ از جز حاجت
نبود عاشقِ جان افشان را ؛ پس صوفیِ صاف چشم و لب کہ
در قبر کشاید از صدف سینۂ صافی خود گوہر وحدانیت بر وده
قبر را پر کند حتےٰ کہ لبِ منکر نکیر از سوال بند گردد و نیز سند
کہ خدائے تو کیست باز بدستور سابق چشم و لب بوحدانیت
محبوب بند کردہ مثل عروس بخسپد باز روز حشر و نشر
از جیب قبر بر آوردہ حشر را پر از گوہر وحدانیت کردہ
میگوید و میخروشد ؎ روزِ قیامت ہر کسے در دست گیرد نامۂ
من نیز حاضر میشوم تصویرِ جاناں در بغل ؛ قربانِ پیرانِ ما رحمۃ اللہ تعالےٰ
علیہم شویم کہ از یک نکتۂ معرفت از ولایت عامہ بر آوردہ
در ولایت خاصہ غوطہ دادند ؎ گر بر تنِ من زبان شود
ہر موئے ؛ یک شکر تو از ہزار نتوانم کرد ؛ وَصَلَّی اللہُ
تَعَالٰی عَلٰی خَیْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّ آلِهٖ وَصَحْبِهٖ اَجْمَعِیْن
بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْن

تمام شد رسالہ قال صحیح

رسالہ موسوم
بہ
مستِ ناز

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العلمین الصلوٰۃ والسلام علی خیر
المرسلین محمد وآلہ وصحبہ اجمعین بعدہ ای
یارِ جانی وای عاشق لاثانی ؎ نصیحت گوش کن جانان
کہ از جان دوست تر دارند ٭ جوانانِ سعادتمند پندِ پیرِ دانا را
نصیحت این ست ؎ وسعتِ میدان ارادت بیار
تا بزند مرد سخنگوی گوی ای یار جانی وای عاشق
لاثانی ؎ بادشاہان مال مست و ما فقیران حال مست
خوبرویان ناز مست و عاشقان دیدار مست ؎
نظارہ اگر یہہ تا رخِ یار سے جانان ہمکو بہی خبر اپنی سر وکار کی ہوتی
؎ ای سرو نازِ حسن کہ خوش میروی بناز ٭ عشاق را بنازِ تو

ہر لحظہ صد نیاز :. فرخندہ باد طالع نازت کہ در ازل :. ببریدہ اند
بر قد سروت قبائے ناز :. پس مستی شئی عجیب و غریب
ارباب مستی در بحر مستی چنان مستغرق اند کہ نہ از ذات خود
اثرے و نہ از دیگر خبرے دارند پس بادشاہان اولوالعزم
سرمستی از جیب مستی خود برآوردہ متوجہ بطرف آسایش
خلق اللہ کہ عیال اللہ اند مے شوند پس آسایش خویش
در آسایش درویش مے دانند لہٰذا مقبول جناب ایزدی
شدہ بخطاب ظل اللہ مخاطب اند زہے شرافت و زہے
کرامت پس او سبحانہٗ تعالےٰ ظل خود بر سر ایشان و ظل
ایشان بر سر خلق جہان انداختہ جان جہانیان گردانید
ہر قدر کہ جان تر و تازہ ہمانقدر جہانیان تر و تازہ پس بر ما
جہانیان دعاء ایشان واجب و لازم وَلِوُجُوبِ الدُّعَا
فقرایان صاحب حال سرمستی از جیب مستی خود برآوردہ
بطرف جزئی و کلی شاہان متوجہ مے شوند و در حفاظت
خود میدارند و ہر کدورتے کہ از آفاق بایشان میرسد
جذب میفرمایند گاہے شاہان را از عنایت ایشان الّا ماشاءاللہ بخشند
و گاہے نہ می بخشند آے یار جانی و اے عاشق لاثانی

از محبوبان سبحانی گروہے قطب الارشاد و گروہے قطب مدار از
قطب ارشاد مامور بخدمت عاشقان وصوفیان وسوختگانند
سے گرمے فروش حاجت رندان رواکند ؎ ایزد گناہ بخشد و
دفع بلا کند ؎ یعنی دفع بلائے جہان از طفیل ایشان مے کند
سے در حلقہ عشاق دل شمس بجستیم ؎ آن شیفتہ را معتکف
کوے تو دیدیم ؎ کارخانہ ارشاد وتکمیل بایشان سپردہ اند
وقطب مدار مامور بخدمت شاہان وجہانیان اند ہمہ تصرفات
جہان در قبضہ ایشان ست ہر چہ خواہند مے کنند کارخانہ
جہان وجہانیان بایشان سپردہ اند اے یار جانی وای عاشق لاثانی
در اثار اکابر امت محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم آمدہ است
نِعْمَ الْاَمِیْرُ عَلٰی بَابِ الْفَقِیْرِ وَبِئْسَ الْفَقِیْرُ عَلٰی بَابِ
الْاَمِیْرِ۔ اے یار جانی واے عاشق لاثانی ہمہ طرقہائے
دوستان الٰہی چہ طریقہ حضرات نقشبندیہ وحضرات قادریہ
وحضرات چشتیہ وحضرات سہروردیہ وحضرات کبرویہ
وحضرات شطاریہ وحضرات رفاعیہ وحضرات مداریہ
ودیگر طرق رضے اللہ تعالٰے عنہم کہ اند کلہم حق اند وموصل
بحق وہر یک طریقہ را خصوصیات علیحدہ اند خصوصیات

ترجمہ
اچھا ہے امیر اوپر
دروازے فقیر کے
اور برا ہے فقیر
اوپر دروازے
امیر کے۔

یک طریقہ منافی خصوصیات طریقہ دیگر نمی شوند۔ مثلاً شاہانِ اُولوالعزم بہ وزرایان و امرایان و مصاحبانِ خود زیورہاے بخشند و خلعتہاے پوشانند یکے را سرپیچ و دیگرے را کنٹھی و ثالثے را دست بند و رابعے را ہار ہمچنان یکے را دستار و دیگرے را شال و ثالثے را کمخواب پس ہر یک در عطیہ سلطانی خود مستغرق و مُفتخر این فخر منافی یکدیگر نمی شود بلکہ شوکتہائے سلطانی را موجب می گردد اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ فَاذْکُرُوْنِیْ اَذْکُرْکُمْ قاسم خوان نعمتہاے محمدؐ ای صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم و کرامتہای احمدی صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم حضرت جنابِ مرتضوی رضی اللہ تعالےٰ عنہ اند گروہے را بذکر لسانی امر فرمودند و گروہے را بپاس انفاس و گروہے را بچشم و گروہے را بہ ید و گروہے را از گوش امر فرمودند و ہمہ اُمتِ مرحومہ را در بحرِ ذکر و فکر الٰہی غوطہ دادند و لاشیٔ محض گردانیدند لہٰذا کل طرق منسوب بجنابِ ذاتِ حضرت مرتضوی رضے اللہ تعالیٰ عنہ شدند۔ طریقہ حضراتِ نقشبندیہ رضے اللہ تعالےٰ عنہم باوجود خصوصیاتے

حضرت ذاتِ مرتضوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہ از واسطۂ
حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ بحضرت بایزید
بسطامی رحمۃ اللہ علیہ رسیدہ خصوصیاتِ دیگر دارد و حدیث
نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم وارد شدہ است
مَا صَبَّ اللّٰہُ فِیْ صَدْرِیْ شَیْئًا اِلَّا وَصَبَبْتُہٗ فِیْ
صَدْرِ اَبِیْ بَکْرٍ یعنی آن چیز کہ خدا تعالیٰ در سینۂ من انداخت
تمام و کمال در سینۂ ابی بکرؓ انداختم پس توجہ ہمین ست
کہ از سینۂ مبارکِ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وآلہ وصحبہ وسلم در سینۂ حضرت صدیقِ اکبر رضی اللہ تعالیٰ
عنہ رسید سینہ بسینہ قلب بقلب روح بروح سِرّ
بسِرّ خفی بخفی اخفی باخفی نفسی بہ نفسی قالب بقالب
معیتِ یار بیار و اقربیتِ دلدار بدلدار و بین المحب والمحبوب
عقد استوار و ظہور محبوب بر در و دیوار و باطن خالی از
اغیار و گرفتاری بذات بحت کہ مقام حیرت ست و آشفتگی
مقام مراقبہ کمالات نبوت ۱۲
بمنشاء کمالاتِ رسالت کہ حیرت در حیرت ست و شگستگی
بمنشا کمالاتِ اولوالعزم کہ ع حیرت اندر حیرت اندر حیرت است
وظہور عظمت و کبریائی بحقیقت کعبہ و کلامِ محب با محبوب

در حقیقتِ قرآن و کمال آشفتگی در حقیقتِ صلوٰۃ مورد
آرِ حنی یا بلال و غوطہ زنی در معبودیتِ صرفہ وانسیت
در حقیقت ابراہیمی کہ انسیت خاص ست و فزونی در
حقیقت موسوی کہ محب ذات ست و غوطہ زنی در
بحر محمدی کہ محب و محبوب ست اے ای ظاہر تو عاشق
و معشوق باطن ست ؎ روے ترا کہ دید بہ کوئے تو ساکنست
و ناز پروری بذاتِ احمدی کہ محبوب صرفہ است و فیض
یابی در حب صرفہ کہ مرکز دائرۂ احمدی ست صلی اللہ
تعالےٰ علیہ و آلہ و صحبہ و سلم ذات لاتعین تعین را چہ یارا
کہ دم از لاتعین زند اے مجلس تمام گشت و بپایان رسید
عمر ؎ ماہمچنان در اول وصفِ تو ماندہ ایم ؎ و صلی اللہ تعالےٰ
علیٰ خیرِ خلقہٖ محمدٍ و آلہٖ و صحبہٖ اجمعین برحمتک
یا ارحم الراحمین ط

تمام شد رسالۂ مستِ ناز

رسالہ موسوم

بہ

نسبتِ خاص

بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیم

الحمدُ لِلّٰہِ ربِّ العالمین الصلوٰۃُ والسلامُ علیٰ خیرِ المرسلین محمدٍ وّ آلہٖ وصحبہٖ اجمعین بعدہ اے یار جانی و اے عاشق لاثانی اِسمع بِسمعِ القبولِ اعوذُ باللّٰہِ مِنَ الشیطان الرجیم بِسمِ اللّٰہِ الرحمٰنِ الرحیم یُحِبُّہُم وَیُحِبُّونَہٗ دوست میدارد اللہ تعالےٰ مارا و دوست میداریم ما اورا سبحانہ پس اللہ سبحانہ تعالےٰ نسبت محبت کہ بین المحب والمحبوب ثابت فرمودہ است حسنی ست عجیب و دولتی ست غریب ؎

نسبت آنچنیست گویم مدحِ او تاقیامت کم نگردد شرحِ او

نسبت محبت کہ درمیانِ خدا و حبیبِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم ثابت ست و درمیانِ رسولِ خدا و صحابہ کرام و آل عظام و پیر را با مرید و مرید را با پیر و پدر را با پسر و پسر را

باپدر و اُستاد را باشاگرد و شاگرد را با اُستاد و بادشاہ را با رعایا
و رعایا را با بادشاہ و خویش را با خویش و درویش را با
درویش و امیر را با امیر و فقیر را با فقیر کہ ثابت ست آحوالی
ست عجیب و غریب کہ صاحبش میداند و مے فہمد و در بحر
الیذاذ مستغرق مے باشد کہ مخصوص بذاتِ اوست نہ بدیگری
این نہ آن و ولتیست جسیم و نہ آن نعمتیست عظیم کہ از تحریر و
تقریر راست آید بمثالے واضح ولائح گردانیم گوش دار
و ہوش را بر آن گمار شخصی از خورندہ نبات لذتش را دریافت
ہرچہ بیان کند خلافِ آن لذت آید تا وقتیکہ نبات
در دہانش نہ انداز د از لذتش سیراب و شاداب نگردد
پس نسبتِ محبت ہمان لذت نبات ست تا پیر در
قلب مرید نہ انداز د مرید از لذتش سیراب و شاداب
نہ گردد سے نسبت آن چیست گویم مدحِ او کہ تا قیامت کم نہ گردد
شرح او کہ اللہ تعالیٰ اُمتِ مرحومہ را از نسبت محبت خاص خود سرفراز
فرمودہ در زمرہ دوستان خود دارد آمین یَا رَبَّ الْعٰلَمِیْنَ وَصَلَّی
اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ
بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ تمام شد رسالہ نسبتِ خاص

رسالہ موسوم

بہ

نازونیاز

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوۃ والسلام علی خیر المرسلین محمد وآلہ وصحبہ اجمعین بعدہ ای یار جانی و اے عاشق لاثانی بشنو بشنو کلمۂ ثانی اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشہد ان محمداً عبدہ ورسولہ بشنو و در بحر معنی مستغرق شو۔ معنی این ست بیت آں خدا کجو خدائی سازوارے۔ وہی گدا کجو گدائی سازوارے۔ خدائے یعنی وحدہ لا شریک لہ سزاوار خدائی یعنی اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم بسم اللہ الرحمن الرحیم قل ھو اللہ احد اللہ الصمد لم یلد ولم یولد ولم یکن لہ کفوا احد سزاوار خدائی یعنی

ملیک مالک مولی الموالی لہ وصف التکبر والتعالی

اِلٰہُ الخَلقِ مَولانا قدیمٌ وموصوفٌ بأوصافِ الجمالی
سزاوار خدائی یعنی اَللّٰہُ حَیٌّ اللّٰہُ عَلِیمٌ اَللّٰہُ مُرِیدٌ
اَللّٰہُ قَدِیرٌ اَللّٰہُ سَمِیعٌ اَللّٰہُ بَصِیرٌ اَللّٰہُ کَلِیمٌ اَللّٰہُ
مُتَکَوِّنٌ سزاوار۔ خدائے یعنی مُستجمع جمیع صفاتِ کمالات
مُنزہ عن جمیع نقصانات سزاوار۔ خدائے یعنی اَللّٰہُ رَازِقٌ
اَللّٰہُ نَاصِرٌ اَللّٰہُ حَافِظٌ اَللّٰہُ سَتَّارٌ سزاوار۔ خدائے یعنی
ذِکر اَللّٰہ اَللّٰہ اَللّٰہُ اَللّٰہُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللّٰہِ
صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم
سزاوار۔ خدائے یعنی وَرَاءُ الوَرَاءِ ثُمَّ وَرَاءُ الوَرَاءِ ثُمَّ
وَرَاءُ الوَرَاءِ موافق فرمودہ حافظ شیرازی رحمۃ اللہ علیہ
ع تیمار غریبان سبب ذِکرِ جمیل ست، جانان مگر این قاعدہ
در شہرِ شما نیست، سزاوار۔ بیت ای خدا تجکو خدائی سازوار
وی گدا تجکو گدائی سازوار، خدائے یعنی وَحدَہٗ لَاشَرِیکَ
لَہٗ بجدا سزاوار۔ گدائی یعنی عَبدُہٗ وَرَسُولُہٗ بحبیب
خدا صلعم سزاوار گدا چیزے ندارد ہر چہ دارد از محبوب و مطلوب
خود که مقابل اوست دارد پس ذاتِ محمدی صلی اللہ
علیہ وآلہ وصحبہ وسلم مقابل لاتعین شدہ کمالاتِ ذاتی وشیونی
وصفاتی واعتباری جذب نمود موافق فرمودہ مولانا رومی

رحمۃ اللہ علیہ سے جو دیمجوید گدایان و ضعاف ٭ ہمچو خوبان
کآئینہ جویند صاف ٭ جو د ذاتِ محبوب کہ وحدہٗ لاشریک
لہٗ است گدایان ذاتِ محمدی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ
وصحبہ وسلم ضعفا مراد بہ عبدیتِ اوست صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وآلہ وصحبہ وسلم کہ عبدہٗ و رسولہٗ است ذات
وحدہٗ لاشریک لہٗ کہ جو دِ مطلق ست عبدہٗ
و رسولہٗ را از رو بروئے خود کشیدہ کمالاتِ ذاتی و
شیونی و صفاتی و اعتباری را بخشید پس گدائی مبدل
بغنائی گردید بیت یارب تو کریمی و رسولِ تو کریم ٭ صد
شکر کہ ہستیم میانِ دو کریم ٭ بیت دید حسن خویش با
چشم شہود ٭ خود تجلی کرد در ملکِ وجود ٭ درینجا دقیقہ ایست
شگرف کہ بر اہل نظر و فکر پوشیدہ نیست خوبرویان نازنیناں
آئینہ را رو بروے خود کشیدہ از چشم ظاہر بیش جمالِ خویش
دیدہ آشفتگیہا و سوختگیہا پیدا مے کنند و میگویند انا محبوبٌ
و انا مطلوبٌ پس اللہ تعالےٰ آئینہ محمدی صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وآلہ وصحبہ وسلم را رو بروے خود کشیدہ از چشم ظاہر بیش
جمالِ خویش دیدہ فرمود اِنّی انا اللہ لا الٰہ الا انا

فَاعْبُدْنِیْ وَاَقِمِ الصَّلٰوۃَ لِذِکْرِیْ و نیز فرمود اَنَا الْمَوْجُوْدُ اَنَا الْمَحْبُوْبُ اَنَا الْمَطْلُوْبُ اَنَا الْمَقْصُوْدُ پس جمال محمد صلی اللہ تعالی علیہ و آلہ وصحبہ وسلم عجب جمالیست عجیب و غریب کہ آئینہ داری جمال ایزدی میکند سبحان اللہ والحمد للہ والمنہ **بیت** ای ظاہر تو عاشق و معشوق باطن ست ؛ روے ترا کہ دید بکوے تو ساکن است

الٰہی این مسکین را و جمیع اُمتِ مرحومہ را از رویت جمال او صلی اللہ تعالے علیہ و آلہ وصحبہ وسلم محروم مگردان۔ چہ در دنیا و چہ در عقبیٰ بحرمت جمال او صلی اللہ تعالے علیہ و آلہ وصحبہ وسلم اَللّٰھُمَّ لَا تُفَرِّقْ بَیْنَنَا وَبَیْنَ حَبِیْبِكَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ۔ اَللّٰھُمَّ لَا تُفَرِّقْ بَیْنَنَا وَبَیْنَ حَبِیْبِكَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ۔ اَللّٰھُمَّ لَا تُفَرِّقْ بَیْنَنَا وَبَیْنَ حَبِیْبِكَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ **بیت** خیالِ روے تو در ہر طریق ہمرہ ماست ؛ نسیم موئے تو پیوند جان آگہ ماست

ے یَا صَاحِبَ الْجَمَالِ وَیَا سَیِّدَ الْبَشَرْ ؛ مِنْ وَّجْھِكَ الْمُنِیْرِ لَقَدْ نُوِّرَ الْقَمَرْ ؛ لَا یُمْكِنُ الثَّنَآءُ كَمَا كَانَ حَقُّہٗ ؛ بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر ؛ وقصہ مختصر

قصہ مختصر وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالیٰ عَلیٰ خَیرِ خَلقِہٖ مُحَمَّدٍ وَّ
اٰلِہٖ وَاَصحَابِہٖ اَجمَعِینَ بِرَحمَتِکَ یَا اَرحَمَ الرَّاحِمِینَ

تمام شد رسالہ ناز و نیاز

رسالہ موسوم

بہ

زیر و بم

بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمِ

اَلحَمدُ لِلّٰہِ رَبِّ العَالَمِینَ اَلصَّلوٰۃُ وَالسَّلَامُ عَلیٰ خَیرِ
المُرسَلِینَ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَصَحبِہٖ اَجمَعِینَ بعدہ ای یار جانی
واے عاشق لاثانی مولانا روم شیخ زمانی رحمۃ اللہ
علیہ فرماید سرّ پنہان ست اندر زیر و بم
فاش گر گویم جہان برہم زنم مراد شیخ رحمۃ اللہ علیہ از
زیر و بم و اللہ اعلم لاکن در فہم قاصر فقیر کہ مے ریزند
شُکرًا لِلمُعطیٰ وا مینماید وحدت مین زیر و بم کے
یہ فرقِ مجاز ہے دیکھو ذرا تو غور سے کچھ امتیاز ہے

مراد از زیر قلبِ شیخ بے نظیر۔ و مراد از بم قلبِ مبارک
جناب حضرت سیّدُ المرسلین صلی اللہُ تعالیٰ علیہ و آلہٖ وصحبہٖ
اجمعین۔ اے یارِ جانی و ای عاشقِ لاثانی ہر ما فوق بم و
ماتحتِ او زیر مثلِ اصل و فرع اصل بم و فرع زیر
اے یار جانی و ای عاشقِ لاثانی جمالِ محمدی صلی اللہ
علیہ و آلہ وصحبہ وسلم آئینہ داری جمالِ بیچونے و کمال
محبوبی مے کند دریجا لفظِ زیر و بم را گنجایش نیست بلکہ
خلعت محب و محبوب بر قامتِ محبوب راست می آید
سبحان اللہ عجب آئینہ داری ست کہ دلدار را از چشم
اغیار مستور و محبوب داشتہ خود بخود بچشم ظاہر مشاہدہ
نمودہ حتے کہ از خلعتِ مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغٰی
سرفراز شدہ مستغرق در بحر مشاہدۂ محبوبِ خارجی مطلوب
حقیقی ست بلا تشبیہ نہ مے بینی کہ آئینہ زید را از چشم کلہ
بصر شدہ مے بیند و مے نازد و مے گوید ﷺ مَنْ رَاٰنِیْ
فَقَدْ رَأَ الْحَقَّ ؎ بہر این گفت احمدِ مختار ؎ و غیر کہ در آئینہ
می بیند ظلی ست از ظلالِ محبوب نہ اصل محبوب و نہ
ذاتِ محبوب شَتَّانَ مَا بَیْنَھُمَا آن وصل است

ترجمہ
نہیں کجی کی
نظر نے اور نہ
زیادہ بڑھ گئی۔

واین فصل چہ نسبت فصل را با وصل وصل وصل وصل ست
فصل فصل۔ پس صحابہ و اہل بیت رضی اللہ تعالےٰ عنہم ہر قدر
کہ محبت و نسبت بجمالِ محمدی صلی اللہ تعالےٰ علیہ و آلہ و
صحبہ وسلم داشتند ہمان قدر جمالِ ایزدی را مشاہدہ نمودند
ے من رآنی فقد رأ الحق ٭ بہر این گفت احمد
مختار ٭ آمدم بر سرِ مطلب ذات حضرت محمدی صلی اللہ
تعالےٰ علیہ و آلہ وصحبہ وسلم بم۔ و ذات حضرت صدیق اکبر
رضی اللہ تعالےٰ عنہ زیر۔ و ذاتِ حضرت صدیق اکبر رضی
اللہ تعالےٰ عنہ بم۔ و ذات حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ زیر
و ذات حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ بم۔ و ذات حضرت
عثمان رضی اللہ تعالےٰ عنہ زیر۔ و ذات حضرت عثمان رضی
اللہ تعالےٰ عنہ بم۔ و ذاتِ حضرت علی مرتضےٰ رضی اللہ تعالےٰ
عنہ زیر۔ و ذاتِ حضرت علی مرتضےٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بم
و ذات حضرت فاطمۃ الزہرا و ذاتِ حضرت امام حسنین
رضی اللہ تعالےٰ عنہم زیر۔ و ذات حضرت امام حسن مجتبیٰ رضی اللہ
تعالےٰ عنہ بم۔ و ذاتِ حضرت امام حسین رضی اللہ تعالےٰ عنہ
زیر۔ و قس علی ہذا قلوبِ پیران بم و قلوبِ مریدان زیر۔

این نوبت دین محمدی صلی اللہ تعالے علیہ و آلہ وصحبہ وسلم تا روز قیامت قایم و دایم باشد وقتیکہ این نوبت بآخر رسد حکم از محبوب حقیقی و مطلوب تحقیقی باسرافیل خواہد رسید کہ ای اسرافیل این زمان واسطۂ روے محمدی صلی اللہ تعالے علیہ و آلہ وصحبہ وسلم در جہان نماند بدم صور را و جہان را برہم زن تاکہ روز قیامت قائم گردد پس بمجرد دمیدن صور تمام جہان تہ و بالا شدہ روزِ قیامت قائم خواہد شد و در آن روز اکرام محمدی صلی اللہ تعالی علیہ و آلہ وصحبہ وسلم و نعمتہاے سرمدی کہ بذاتِ محمدی صلی اللہ تعالی علیہ و آلہ وصحبہ وسلم متعلق اند ہویدا و پیدا خواہند شد در آن زمان چشمہاے مردمان خیرہ شدہ در بحر تحیر غوطہ زدہ خواہند گفت سبحان اللہ والحمد للہ این چہ مراتب اند کہ مخصوص بذاتِ محمدی صلی اللہ تعالے علیہ و آلہ وصحبہ وسلم اند

بیت

ہمہ انبیا در پناہِ تو اند مقیم در بارگاہِ تو اند

وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ

تمام شد رسالۂ زیر و بم

رسالهٔ موسوم

به

برزخ محمدی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لاهله والصلوة علی اهلها اما بعد بیت قفلهای ناکشاده

مانده بود ؛ از دم انا فتحنا برکشود ؛ خارج را در عدم راه نیست

و عدم را نیز در خارج - که هر دو ضد یکدیگر اند پس واسطه باید که بین الضدین

رابطه نماید الحمد للہ جمال محمدی صلی اللہ علیہ و آلہ و صحبہ وسلم چہ خوش واسطه آمد - که

برزخ گردید درمیان خارج و عدم خارج را بواسطه آئینه داری جمال خویش و عدم ظهوری رسانید

و عدم را نیز بواسطه جمال خویش نمو بی بود گردانید آین چه کرشمه داریست که ضد را در ضد

رسانید و ظهور هر دو را در ضد او با تمام رسانید با وجود امکانیت و عبدیت ظهور ربوبیت

راسبی و نمود بی بود را نزهتی بلا تشبیه زید که در خارج موجود دست خواست که کمالات

خود را ظاهر نماید آئینه را روبروی خود کشید جلوه گری و نمود کمالات خویش را ظاهر نمود

پس آئینه حادث و ممکن با وجود امکان ظهور کمالات زید راسبی اگر آئینه نبودی ظهور کمالات

زید هرگز نبودی پس جمال محمد صلی اللہ علیہ و آلہ و صحبہ وسلم اگر نبودی ظهور ربوبیت هم نبودے

سه قفلهائی ناکشاده مانده بود ؛ از دم انا فتحنا برکشود ؛ تمت

تمام شد جلد ثانی و پس آن آغاز جلد ثالث

الا بذکر اللہ تطمئن القلوب

الحمد للہ والمنہ مجموعہ ملفوظات پیر و دستگیر روشن ضمیر سیدنا و مولانا و مرشدنا حضرت محمد نعیم المعروف بہ مسکین شاہ صاحب قبلہ مدظلہ و عم فیضہ المسمّی بہ

طمانینۃ القلوب فی ذکر المحبوب

المعروف بنام تاریخی

لذات مسکین

١٣١١ھ

جلد ثالث

مشتمل بر دوازدہ ارشادات مفصلہ ذیل

خلافت نامہ جانشین	اجازت نامہ خلفاء	نصیحت خلفاء	نصیحت موجزہ خلافت
الہام اجازت	دعوت مسنون	مکتوبات	خصائص نقشبندیہ
تعلیم المریدین	خلافت نامہ	وصیت شیخ	سلب الامراض

کمینہ غلامان حضرت ایشان فقیر مسکین ابو طاہر محمد عبد القادر غفر لہ بکمال تصحیح لقالب طبع رسانید

در مطبع ابوالعلائی حیدرآباد دکن طبع شد
١٣١٢ھ

خلافت نامہ جانشین



بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین الصلوۃ والسلام علےٰ خیر المرسلین محمدٍ وآلہ وصحبہ اجمعین ۵ بعد حمد وصلوۃ میگوید فقیر حقیر بمقتضائے الولد سرٌ لابیہ فرزندی ونورچشمی غلام محمد المعروف بہ خیراتی میان مرآت اسرار فقیر ہر چہ کہ از افضال الٰہی وبتصدقِ پیرانِ سرمدی رضی اللہ تعالیٰ عنہم از واردات وواقعات ودیگر حالات کہ ظاہر فقیر متجلی وباطن فقیر متجلی آئینہ داری بادست باوجود این مراتب سلوکِ خوجگان نقشبندیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم از ابتدا تا انتہا طی نمود حتی کہ مراقبہ احدیت کہ از قلب تا بقالب ست بہ خیر میان اسم ذات مسرور واز کدورات بشری دور بدہ دہنگیر حالِ ولایتِ ظلال کہ مسمی بولایتِ اولیا وولایتِ

صغری وو لایت ظلیہ ست معیت او تعالی باخود و با ہر ذرات ممکنات
مرغوب با جمعیت خاطر و باحضور و آگاہی احوالش بیخودی و بیہوشی استغراق
و اضمحلال از سیر آفاقی و سیر انفسی سیراب بعد از ان در ولایت کبری کہ مسمی
بولایت انبیا و ولایت اصلیہ کنایت از مراقبۂ اقربیت و مراقبات
ثلاثہ محبت و مراقبہ اسم ظاہر ست اوشان راسیر افتاد و بفضلہ تعالی فنا
و بقای آنجا را حاصل نمودہ کہ فناء الفناست بفناء انا مشرف گردید
بعد از ان سیر در ولایت علیا کہ و لائت ملائکہ اعلی ست و عبارت
از مراقبہ اسم باطن ست افتاد و نیز باطن از انوار اسم باطن چنان متجلی
گشت کہ ظاہر و ربحر تحیر مستغرق گردید بعد از ان از فیض مراقبہ کمالات
نبوت کہ مراقبۂ ذات بحت ست فیضیاب شد و بقدر استعداد و رینبا
چشم حیرت کشود بعد از ان از مراقبہ کمالات رسالت و از مراقبہ
کمالات اولو العزم صاحب جزم شدہ بایمان حقیقی و تحقیقی متجلے و از خلعت
شرع متجلی شد بعد از ان از مراقبات حقایق الٰہیہ کہ عبارت از مراقبہ
حقیقت کعبہ و از مراقبہ حقیقت قرآن و از مراقبہ حقیقت صلوۃ و از
مراقبہ معبودیت صرفہ است سرفراز شدہ از ورا الورا کہ در حقایق
الٰہیہ مبدا فیض ست و مورد فیض ہیئت وحدانی کہ مجموعہ لطائف عشر
عاشق لاثانی ست در ینباب بقدر استعداد خویش فیضیاب اللہم زِد فی احوالہ

واعمالہ بحرمۃ حبیبک وآلہ وصحبہ بعد ازان در حقایق انبیا
کہ عبارت از حقیقت ابراہیمی و حقیقت موسوی و حقیقت محمدی و حقیقت
احمدی تا مرتبہ لاتعین ہمہ مراتبات خاص و مقامات اختصاص بذات سنوده
صفات ذات محمدی و احمدی مشرف شد حتی کہ مدہوش در عین ہوش
در حقیقت محمدی کہ محب و محبوب خود ست بیہوش بودند کہ ندا از الرحیل
الی البیت الجلیل کہ نمایش از حضرت خلیل است بقول حافظ شیرازی رحمۃ اللہ علیہ
مرا در منزل جانان چہ امن و عیش چون ہر دم ٭ جرس فریاد میدارد کہ بربندید
محملہا ٭ داد ند ہمراہ فقیر از طواف بیت العتیق و زیارت مبارک روضہ
شریف نبی شفیق صلی اللہ تعالی علیہ و آلہ وصحبہ وسلم مشرف شدہ بسعادت
قدمبوسی ثمرۂ شجرۂ نقشبندیہ چراغ خاندان مجددیہ موافق ارشاد حضرت
مولانا رومی قدس سرہ ٥ بایزید الکعبہ را دریافتی ٭ صد بہا و عز و صد
فر یافتی ٭ عمرہ کردی عمر باقی یافتی ۔ صاف گشتی بر صفا شتافتی ۔ لیس
مثلہ فی ہذا الزمان و فیضہ عام فی الجہات الاربعۃ
فانی فی ذات الغنی اعنی حضرت خواجہ عبد الغنی ادام اللہ
ظلالہم علی روس الخادمین مشرف شد از سمع تقریر مقامات نقشبندیہ واز
تفسیر منازلات مجددیہ خوشحال بر حال فرزندی و ارجمندی
عنایت بلیغ فرمودہ از اشراق باطن دریافت فرمودہ از سبق مراقبہ حقیقت

احمدی سرفراز فرمودہ علم الفِ احمدی راکہ عبارت از محبوبیتِ
ذات ست در دل فرزندی ارجمندی نصب فرمودند موافق
فرمودۂ حافظ شیرازی رحمۃ اللہ علیہ ؎ نیست بر لوح دلم جز الف
قامتِ دوست ٭ چکنم حرفِ دگر یاد نداد اوستادم فقیرزادہ
رانزدیک خود طلبیدہ دستِ مبارک خود ہمچون ید بیضای موسوی
از گریبان عالیشان بر آوردہ بر سینۂ بی کینہ گردانیدند و از دم
عیسوی نیز مشرف فرمودہ نوعی اجازت طریقہ ارشاد فرمودند
و باز بوقت رخصت ؎ ایام نوبہار گل از بوستان جدا ٭ یار ب
مباد ہیچکس از دوستان جدا - از دستِ مبارک خود پیالہ چائے طیار
فرمودہ بمقتضائے حدیثِ شریف سُوْرُ المؤمنِ شفاءٌ لب مبارک
خود رسانیدہ دوائے علل معنوی فرمودہ بفقیر حقیر ارشاد فرمودند -
کہ این پیالہ بہ شاہصاحب خرد ہدہید پس فقیرزادہ از نہایت
سرور و فرح از خود رفتہ باہستی خود در پیالہ غوطہ زدہ معروضہ داشت
؎ ما در پیالہ عکس رخ یار دیدہ ایم ٭ اے بیخبر ز لذتِ شرب مدام ما
و نیز از کمال محبت و شفقت ارشاد فرمودند کہ من دولتِ خود را
بفرزند تو بخشیدم و در حفظ اللہ سپردم - فقیر بعرض رسانید کہ امیدوار
این دولت فقیر بود و الحمد للہ کہ فقیرزادہ بآن سرفراز شد زہے کرامت

وسعادت پس از قدمبوسی تمام و رنجیدگی تام فقیر دلگیر از شہ بے نظیر
ے الوداع اے مایۂ جان الوداع ٭ الوداع اے شاہ عرفان الوداع
رخصت شدہ نظر بر قدم و دم بر عدم چشم پر نم رخ بطرف بیت اللہ
نمودہ مانند صبا صحرا نوردی کردہ داخل کعبۂ صوری و معنوی گردید کہ ندائے
غیب الغیب در گوش ہوش رسید ے بانگ می آید کہ اے طالب بیا ٭
جو دمحتاج گدایان چون گدا ٭ جو دمیجوید گدایان وضعاف ٭ ہمچو
خوبان کائنہ جویند صاف ٭ فیض مراقبہ حب صرفہ و مراقبہ لاتعین
بر ہئیت وحدانی فرزندی و ارجمندی ریختند از حضیض تعین
بردہ باوج لاتعین رسانیدند و سرفراز فرمودند تم القال و
ما یبقی الحال و کل لسانی علیہ لا دال پس فقیر حقیر فرزند ارجمند
کمربند قناعت بر کمر بستہ دستار کرامت بر سر نہادہ خرقۂ زہد و
عبادت در بر پوشانیدہ جانشین خود کہ ظاہراً جائے فقیر و باطناً
جائے پیران روشن ضمیر است گردانید باوجود اجازت
حضرت خواجہ اجازت خود را نور علی نور دانستہ اجازت
طریقۂ نقشبندیہ و قادریہ و چشتیہ و سہروردیہ و کبرویہ
مثل اجازت فقیر کہ از پیر دستگیر خود رسیدہ دادہ بخدا و بدوستان
خدا سپردم اللھم اجعلہ ھادیاً و مھدیاً و مستقیماً علی الشریعۃ

المصطفویہ صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وصحبہ وسلم
آمین یارب العالمین ویا خیر الناصرین ط

پس آنانکہ دامنگیر فقیر ہستند ونسبت باطن خود را موافق استعداد خود میدارند وآز حضور وآگاہی طریقہ آگاہ ہستند۔ آگاہ باشند کہ محافظت نسبت خود در محبت فرزندی موجب ارجمندی دانند مبادا فتور محبت سرایت در نسبت کند وغیرت ایزدی جوش زند اللھم احفظھم عن ھذا البلاء العظیم واھدھم الصراط المستقیم۔ وآنانکہ نابینا اند از مبحث خارج اند عدم و وجود شان در محبت برابرست وآنکہ طالب خداست بقبول دل اخذ طریقہ ازو نماید ومقامات موصوفہ را بواسطہ شان حاصل سازد وصلی اللہ تعالی علی خیر خلقہ محمد وآلہ وصحبہ اجمعین



اجازت نامۂ خلفا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین الصلوۃ والسلام علی سید المرسلین محمد وآلہ وصحبہ اجمعین بعدہ بدانید وبفہمید کہ۔

مراقبۂ احدیت و مراقبۂ معیت و لایت اولیاء اللہ رحمتہ اللہ تعالی
علیہم است صاحب این ولایت نہ از ذات خود اثری و نہ از
دیگر خبری دارد لہذا صاحب این مقام لازمیست نہ متعدی و لایت
کبری کہ ولایت انبیا است علی نبینا و علیہم الصلوٰۃ و السلام کنایت
از مراقبۂ اقربیت و مراقبۂ محبت است صاحب این ولایت
از خود اثری و از غیر خبرے دارد لہذا متعدی ست کہ فیضش بدیگر
سرایت می کند مانند آب صاف کہ در کلوخ بی جان سرایت
می کند و رگ و ریشہ اش را زندہ و تر و تازہ می گرداند طالب
بے جان از دم عیسویش زندہ می شود و می گوید ہذا پدر حقیقی کہ از برکت
نفوسش زندگی ابد الآباد یافتم ؎ گر بر تن من زبان شود ہر موئے
یک شکر تو از ہزار نتوانم کرد ؛ پس این صوفیان صاف دل
از مراقبۂ اقربیت عروج نمودہ بمقامات فوق نیز رسیدہ اند
حضور و آگاہی و طمانیت و سکینت و نسبت خاص کہ خاصۂ خاندان
عالیشان حضرات نقشبندیہ رضوان اللہ تعالی علیہم است بقدر
استعداد خویش نقد وقت می دارند لہذا فقیر ایشان را اجازت
طریقہ دادہ بار خلافت بر سر ایشان نہادہ بخدا و بحبیب
خدا سپردہ جبین نیاز بہ سجدات شکر خدا و حبیب خدا صلی اللہ تعالی علیہ و آلہ وسلم

سائیدہ بہ عجز تمام عرض می سازد کہ سپردم تبو مایہ خویش را
تو دانی حساب کم و بیش را الٰہی بحرمت حبیب تو صلی اللہ تعالیٰ
علیہ و آلہ و صحبہ وسلم استقامت بر شریعت و کرامت بر طریقت
عطا فرما آمین ثم آمین

نصیحت خلفاء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی خیر المرسلین
محمد و آلہ و صحبہ اجمعین بعدہ اے صوفیان عالیمقام
و اے محبان خیر الانام صلی اللہ علیہ و آلہ و صحبہ وسلم بر سر شما
بار خلافت و تاج اجازت کہ نہادہ شد عجب نعمتیست
عظیم و کرامتیست از خدائے کریم مقام ارشاد و تکمیل
از مقامہائے و مراتب ہائے انبیا صلوات اللہ تعالیٰ
علیہم اجمعین است ہرگز از امتان شان بہ تبعیت و بہ
وراثت باین دولت عظمیٰ بنوازند بنوا زندہ ایں
تاج بخشی کہ از پیران مار حمہم اللہ تعالیٰ بما رسیدہ است
سروری سرمدی ست و فخر دنیوی بمصداق حدیث نبوی

صلے اللہ تعالی علیہ و آلہ وصحبہ وسلم کہ اَلفقرُ فخرِی لیکن محکوم
صاحب این تاج تشکر ہائے عظیمہ و کرامت ہائے جسیمہ اند
لازم کہ صاحب این تاج محبّب این افواج باشد فوج
اول زہد و فوج دوم تقوی و فوج سوم ورع و فوج چہارم
ریاضت و فوج پنجم صبر و فوج ششم قناعت و فوج ہفتم
توکل و فوج ہشتم رضا و فوج نہم تسلیم بر ہر د بار کہ عبور
کند ہمہ ہا فرمانبردار او باشند و سرنیاز زیر قدم او می
نہند حتی کہ اہل قبور باشند اَلحمدُ لِلّٰہِ علے نعمائہٖ و
احسانہٖ سہ اے خدا قربانِ احسانت شوم ۔
این چہ احسانت کہ قربانت شوم + اے صوفیانِ صاف
و اے صاحبانِ ذی اوصاف این بارِ گران کہ بر سر شما
نہادہ شد امر سرسری نیست مبادا کہ از فریب ہائے
شیطانی و از مکرہائے نفسانی قبائے فرحت و عبائے
شوکت بر جان و تن بپوشید خود را در خسارت
و قباحت ابدی اندازید ع - اے روشنیٔ طبع تو بر من
بلا شدی ۔ ہر خلعتی کہ می پوشانند و ہر نعمتی کہ می بخشند بر
فنائے تام می بخشند - تا فانی نشوی بہ بقائے ابدی نرسی ۔

فانی شدم بیار و بقا ہم نصیب شد ❊ شکر خدا کہ یار بما ہم
قریب شد ❊ اے صوفی صاف پیری کہ پا از دائرۂ
عزیمت بیرون نہاد یقین کہ مریدش از دائرۂ مباح
افتاد حال مرید و بال پیر مقبول سبحانی حضرت شیخ
مجدد الفِ ثانی رضی اللہ تعالی عنہ فرمودہ اند مرید را
مانندِ شیر و ببر باید تصور بید پیر در بحرِ وحدت مستغرق
و مرید در بحرِ غیریت مباد اغیریتِ مرید بر پیر
غالب آمدہ از مرتبۂ پیرے فرو اندازد اے صوفئے صاف
پیر کہ فیضش در رگ و ریشۂ مرید می رسد خدا نخواستہ معاملہ
بالعکس گردد۔ در مقابلہ مرید خباثت و دنائت مرید
در پیر اثر کند۔ و پیر مثل مرید سرگردان باشد عیاذاً
باللہِ مِنْ ھٰذَا الْبَلَاءِ ۔ شخصے از دوست خود کہ
بہ نانِ شبینہ محتاج بود و بفضل ایزدی بمرتبہ بادشاہی
رسیدہ پرسید۔ کیف حالکم۔ گفت در ان
زمان فکرِ جانی۔ و درین زمان تشویش جہانی۔ پس
شیخی امر سرسری نیست تصرف نفس و شیطان
از حد زیادہ ہمیشہ قابو جو می باشند۔ وقتے

گردد که بر گردنِ شان نشسته در قعرِ دو رخ انداز زند۔
لازم و ضرور بر این صاحبان که هر زمان و هر آن لرزان
و ترسان باشند۔ و امداد از ارواحِ پیرانِ کبار
رحمهم الله تعالی جویان باشند۔ مبادا که از صراط المستقیم
بگردند۔ و در خسارت ابدی افتند۔ آلٰهی این صوفیان
صاف را در پناه تو دادم۔ و بتو سپردم۔ بحرمت
حبیب خود در حفظ و امانِ خود دار۔ بحرمته النبی صلی الله علیه وسلم
و آله الامجاد ؎ سپردم بتو مایهٔ خویش را ٭ تو دانی
حساب کم و بیش را ٭ وصلی الله تعالی علی
خیر خلقہ محمد و آله وصحبه اجمعین
برحمتك یا ارحم الراحمین ؏

نصیحت موجزہ خلافت

بسم الله الرحمن الرحیم ؏

الحمد لله والصلوٰة والسلام علی رسول الله و
آله واصحابه المجتبیٰ بعدهٗ عزیزان و محبان
که از فقیر مجاز طریقه شده اند بر خود واجب و لازم
گیرند صبر و توکل و رضا و تسلیم و خلوص لیکن خلوص بغیر

ذکرِ کثیر و بغیر رابطۂ شیخ کبیر حاصل نمی شود و بغیر حصولِ خلوص سرخروئے پیشِ محبوب حقیقے غیر تحقیقی آ اللہ تعالیٰ استقامت برشریعت و محبت بر پیرانِ طریقت عطا فرماید آمین

یا ربّ العالمین

الہامِ اجازت

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ ربّ العالمین الصلوٰۃ والسلام علیٰ سیّد المرسلین محمدٍ و آلہٖ وصحبہٖ اجمعین

بعدہٗ۔ بدانید و بفہمید کہ فقیر درمیان دادنِ اجازتِ طریقہ درمیان نیست۔ الہاماتِ کثیرہ و اشاراتِ لطیفہ از پیرانِ ما رضی اللہ تعالیٰ عنہم میرسند کہ بہ صوفیا نیکہ در بحرِ وحدت غرق اند اجازتِ طریقہ دادہ انہارِ فیض از ایشان جاری کنانیدہ آفاق را سرسبز و شاداب گردان۔ لہٰذا اِتّباعًا لِلامر ایشان را اجازتِ طریقہ دادہ خود را ازمیان کشیدہ بخدا سپردم۔ فارغ البال گشتنم فقط۔

دعوتِ مسنون۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسول اللہ و
آلہ واصحابہ المجتبیٰ بعدہ از محبان ومنتسبان
ودوستان فقیر التجا اینکہ للہ وباللہ در دعوت
فقیر لحاظ این امور ضرور اوّل تیاریش از کسب
حلال بود والا صرف از کسب حرام نباشد ثانیاً خریدی
گوشت از قصاب مسلمان بہ ہینیکہ گوشت را از
اشیائے حرام مثل غدود وخون وصلب کہ مسمی بحرام
مغز است واز پتہ واز مثانہ یعنے پھکنہ واز ذکر وفرج
واز انثیین یعنے زیر بن واز دبر یعنے جائے پاخانہ
واز چرب انتڑی کہ آنرا قصاب خوب میداند
صاف وپاک کنانیدہ بخرند واز سکین خون آلودہ
ذبح نہ کنند یعنے بغیر شستن سکین ذبح نہ کنند
ومیدانند کہ اکثر قصاب در گوشت قلیہ اشیاء حرام
مثل غدود وچرب انتڑی وغیرہ شریک می کنند
وصاحب قلیہ موجب ازدیاد قلیہ دانستہ
مشکور قصاب شدہ نیک میداند ونمیداند کہ

از ان ہمہ قلیہ حرام میگردد و ثالثًا مروّج سرخ و یا سبز
در قلیہ نیاند از ند این عذر طبعی است نہ شرعی
و یا زرد چوب یعنے ہلدیٔ بازاری کہ در سرگین
میپزد در قلیہ نبیند ازند پس از آب دہ در دہ
پخت و پز شود فبہا و اِلّا از آب چاہے کہ درو
احتیاط شرعی باشد مضائقہ ندارد و صاحبانِ پخت
و پز بوقت پخت و پز اگر بحاجت بشری روند
یا بینی افشانند و یا حقہ کشند و یا سر و پا را و
یا جائے دیگر را بخراشند بغیر شستنِ دست
در کار پخت و پز شریک نشوند و در خانہ کہ
ماکیان یعنے مرغیان باشند و آمد و رفت سگ
نیز بود پس احتیاط پخت و پز در انجا مشکل ـ
اکثر مردمان سبوچہ یعنے لوٹہ در جائے ناپاک
می نہند و از ہمان لوٹہ آب گرفتہ در پخت و
پز می اندازند و نمے دانند کہ ازین عمل تمام
آب نجس شدہ طعام را نجس میگردانند حتے کہ
باطن خورندہ را تباہ و سیاہ کردہ جزو بدن شدہ

بر ظاہرش غالب آمدہ ظلمت بر ظلمت می افزاید
کہ تدارک آن غیر ممکن بیت فریادِ حافظ این
ہمہ آخر بھرزہ نیست ؎ ہم قصہ غریب وحدیث
عجیب ہست ؎ در صورتِ عدمِ احتیاط بر فقیر
رحم فرمودہ ازان دعوت معاف دارند جزاکم اللہ

خیر جزاء

مکتوبات

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مکتوب اول بحضرت عبدالرشید صاحب صاحبزادہ
امام ربانی حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ در بیان
آنکہ مورد فیض در مراقبہ معیت قالب ودنور لطیفۂ النفس مائل بیاض است
الحمد للہ وحدہ والصلوٰۃ والسلام علے
محمدٍ لا نبی بعدہ بعد حمد وصلوٰۃ وتحیات بخدمت
حاشیہ بوسانِ بساطِ فیض مناط حقایق ومعارف
آگاہ عالم ربانی عارف سبحانی سراپا مجمع رموز و
اسرار رحمانی فیض بخش از کنوز خواجۂ احرار ومجددِ
الفِ ثانی رضی اللہ تعالی عنہ صاحب مقامِ تجرید

حضرت عبد الرشید صاحب سلمہ اللہ تعالی علی رؤس الخادمین
وزادفیضہ فی العالمین بعد تسلیمات وکورنشات معروضہ
اینکہ للہ الحمد خادم تاحین معروضہ قرین صحت وعافیت وبرائے
صحت وسلامتی آن ذات بابرکات سرو عابجناب
او تعالی سودہ میباشد عنایت نامۂ عالی در بہترین زمان
وخوشترین آوان شرف صدور یافتہ سرافتخار خادم
را بعالم بالا رسانید زہے قسمتے وخوشا نعمتے کہ خادمان
دور افتادگان را بحاشیۂ خیال نزدیک فرمودہ
یاد فرماشدند آنچہ بہ تحریر ارشاد فرمودہ اند کہ در رسالہ
خود مورد فیض در مراقبہ معیت قالب را نوشتہ اند
ورنگ لطیفہ نفس مائل بہ بیاض تحریر نمودہ ہمچنین مگر از حضرت امام
ربانی رحمتہ اللہ علیہ تاحال ہمہ بزرگان این طریقہ
درس یک دیگر کہ سلوک رسیدہ است از روے آن
مورد فیض در مراقبۂ معیت قلب یعنے دل معلوم
میشود و نور لطیفۂ نفس بے کیف و ہمین طور دست
بدست ارشاد شدہ آمدہ است و در طریقہ خلاف حضرت
مجدد نمودن باعث تبدیل طریقہ است و نامرضیٔ اکابر

لہذا التماس دارد کہ اگر رسالۂ خود را بہ رسالۂ جدّ امجد
فقیر و شاہ رؤف احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہما کہ نزد
آن شفیق باشد مقابلہ نمودہ ہر چیکہ خلافِ آن رسالہ
کہ موافق احوالِ حضرت مجدد است موافق نمایند نورٌ علی
نور است و باعثِ استقامتِ طریقہ است مخدوما این خادم
سرِ مو خلاف طریقہ نمیخواہد حتی المقدور خود را از پیروان
قیوم ربانی قطب سبحانی امام ربانی حضرت مجدد الف ثانی
رضی اللہ تعالی عنہ میدارد پس در صورتِ مخالفت
صورتِ فنا راتم بظہور نمیرسد و فیض مجددی از بحر
بطون بساحل ظہور جلوہ گر نمیگردد از برکت توجہ آن
عالی جناب و خوشنودی ارواحِ پیرانِ کبار رضی اللہ
تعالی عنہم فیض مجددی درین دیار مثلِ باران می بارد
و تشنگانِ عطشِ عشق را سیراب می سازد خادم در
مکتوبات شریف کہ حرزِ جان میدارد بغور مطالعہ نمودہ
کسے جا سورۂ فیض در مراقبۂ معیت قلب را نیافت
و عبارتِ رسالۂ حضرت ابو سعید صاحب قبلہ
رحمۃ اللہ علیہ ہمین است و علامتِ رسیدنِ

ف
مورد فیض مراقبہ
معیت

قلب در دائرهٔ ولایت صغرے آنست که توجه
فوق مضمحل شده احاطهٔ شش جهت میفرماید و معیت
بیچون حضرت حق سبحانه تعالی را با دراک بیچون محیط
خود و محیط همه عالم می بیند ازینجا مفهوم میگردد که در
مراقبه احدیت قلب اصل و قالب فرع بود در مراقبه
معیت بالعکس هرچه بقلب میرسد بطفیل قالب میرسد
پس خوبی قالب راچه تشریح دهد که از تقریر و تحریر
بیرونست خوبی قالب است که تاج الصلوٰة
معراج المومنین را بر سر نهاده و کلّه ببصر گردیده
خلعت رویت اخروی را در بر گرفته اصل عالم
کبیر همین است که بر منصهٔ خلافت ظهور فرموده و
عبارت رسالهٔ حضرت رؤف احمد صاحب رحمته الله
علیه همین است بدانند که درین مقام مراقبهٔ معیت
میکنند وهو معکم اینما کنتم ـ یعنی مفهوم
این در لحاظ داشته که حق سبحانه تعالی با ماست معیت
او بهر لطیفهٔ ماست و بهر موئے جسم ما بلکه بهر ذره
از ذرات جهان متوجه میشوند و ذکر اسم ذات

و نفی و اثبات بلحاظ معیت میکنند معیت حق با خلق از نص
ثابت است امّا علما معیت علمی گویند و صوفیه معیت
ذاتی درین تردّد و تشکّک نباید افتاد و همین لحاظ باید
کرد که حق تعالی با ماست آنچه معیت سزاوار اوست
و نصّ قرآنی بر آن ناطق است ازین عبارت مورد
فیض در مراقبهٔ معیت قالب بلکه تمام ممکنات مفهوم میگردد
چراکه معیت عام و مورد فیض خاص متصور نمیگردد بلکه خلاف
نصّ قرآنی در ضمن آن معانی ظاهر میگردد خادم نور لطیفهٔ
نفس که مایل به بیاض نوشته است آن لطیفه نفس از اجزای
قالب است که منشاء فیض آن نیز مراقبهٔ معیت است
بعد تزکیه و تصفیه قابلیتے پیدا میکند که مورد فیض مراقبهٔ
اقربیت گردد در آن زمان به بے کیفی تعلق دارد و از
ابتدا رو به وسط آرد خادم رساله که نوشته است نباید
سنبد یان اینطریقه پس تحریر و تقریر که در آن واقع
شده باحوال ببند یان مناسب و نسبت علاوه برین
خادم از پیر دستگیر خود یعنی حضرت شاه سعد الله صاحب قبله
رحمته الله علیه قدّس سرّه العزیز که با وجود اراده و مریدی

ف نور لطیفه نفس

از قطب الاقطاب و فرد لا فراد حضرت غلام علیشاه صاحب قبله رحمته الله علیه تربیت یافته حضرت جدّ امجدّ آن عالیجناب بودند فیض مراقبه بیعت بر طالب ارشاد یافته است مِن بعد هر چه حکم آن جناب عالی باشد بالرّاس والعین عمل کرده می آید بنده را چه عذر که بغیر از بندگی چاره ندارد ه چه کند بنده که گردن نه نهد فرمان را چه کند گوی که عاجز نشود چوگان را زیاده آفتاب فیض بر مفارق خادمان علی الدوام تابان باد بحرمت النبی و آله الامجاد

مکتوب دویم

بعزیزی صدور یافته بجواب استفسار در بیانِ معنیٰ احسان

بعد حمد و صلوٰة روشن ضمیر وحدت تنویر باد استفسار از فقیر حقیر فرموده بودند سوال آنچه در معنیٰ احسان وارد است که ان تعبد الله کانک تراه فان لم تکن تراه فانه یراک پس حقیقت رویة او تعالی درین عالم چیست جواب مخدوما مکرما این امر احوالی است نه اقوالی که از تحریر و تقریر راست آید

چکند و چہ گوید کہ محبوب بیچون و محب باچون چون آن را
بہ بیچون راہ نیست مگر از راہِ محبت و عشق بیت
عشق بازی میکنم بااو مدام زانکہ یافت آدم از طفیلِ
عشق نام ٭ عشق است کہ حضرت آدم را خلیفۃ اللہ
و حضرت ابراہیم را خلیل اللہ و حضرت موسیٰ را
کلیم اللہ گردانید علیٰ نبینا و علیہم الصلوٰۃ و السلام عشق
است کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہٖ
و صحبہ وسلم را حبیب اللہ گردانید عشق است کہ حضرت
بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ را کسوتِ ما اعظم
شانی پوشانید عشق است کہ حضرت شیخ عبد القادر
جیلانی رحمۃ اللہ علیہ را محبوب سبحانی گردانید۔
عشق است کہ سالک را از خود میرباید عشق است
کہ طالب را بہ مطلوب میرساند عشق است کہ محبوب را
در نظر محب جلوہ گر گردانید بیت عشق آن
چیز است گویم مدح او زانکہ تا قیامت کم نگردد شرح او
پس صاحبانِ حال از حالِ خود قیل و قال نمودہ اند کہ فرمودہ اند
ابیات۔ امروز چون جمالِ تو بے پردہ ظاہر است

در حیرتم که وعدۂ فردا برائے چیست ٭ دیدہ بکشا و
جمالِ یار بین ٭ ہر طرف ہر سو رخِ دلدار بین ٭
دیدہ غیرِ تو اگر بہ بیند ٭ یک قسم صد قسم ہزار قسم
ہرکہ زین دیدہ درین دیدہ ندید ٭ دیدہ اش کور ز
غفلت ہمہ او بود نہ دید ٭ پس مرتبۂ احسان کہ مشاہدۂ
رحمان است بہ دوستانِ عالی شان حاصل است دیگر
آن کہ رکن ایمان دو اند یکے وحدانیتِ محبوبِ حقیقی
و دیگر رسالتِ ذاتِ محمدی صلی اللہ علیہ و آلہ وصحبہ وسلم
پس بجز دیدارِ جمال محمدی صلی اللہ علیہ و آلہ وصحبہ وسلم
مشاہدۂ کمالِ احدی گر دیدہ آن زینت مرتبۂ احسان
حزین شدہ بہ انحصار مراتب قرب می رسند۔ لہذا
کسی بعد انبیا علیہم الصلوۃ والسلام بمراتبات و
مقاماتِ صحابہ رضی اللہ تعالی عنہم نمیرسد۔ پس از
زمانِ محمدی صلی اللہ علیہ و آلہ وصحبہ وسلم کہ در شانِ
او خیر القرون دارد است تابعین رضی اللہ تعالے
عنہم از ظلِ آن مرتبہ بمرتبۂ احسان و تبع تابعین رضی اللہ
تعالی عنہم بہ زمان ثانی مستغرق در ظل ثانی ہمچنان کہ

زمانہ استداد کشید ظلال متعدد گردید پس ہر درویش
موافق استعداد خویش در بحر مرتبۂ احسان مستغرق ومستہلک
اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنَا مِنْ مُحِبِّیْ ھٰذِہِ الْکُبَرَاءِ وَالنُّجَبَاءِ ہر چہ
از پیران کبار ما رضی اللہ تعالیٰ عنہم رسیدہ بود تحریر
وتقریر نمودہ و اللہ اعلم بحقیقت الحال زیادہ محبت

مکتوب سیوم

بمریدی صدور یافتہ در نثر غیب وتحریص بر پاس انفاس
وعدم غفلت از باطن کہ کار این است و باقی ہمہ ہیچ ونیز
در بیان کیفیت نزول برق لامع۔

برادر عزیز وافر تمیز سلمہ اللہ تعالیٰ۔ بعد سلام ودعائے
فقیر خستہ ترین انام کہ قبولش لا کلام — است معائنہ
ومکاشفہ نمایند **بیت** پاس دار انفاس اے مرد خرد
تا ترا این قافلہ منزل برد ✠ یعنی بہ منزل مقصود کنایت
از فنا فی الرسول وفنا فی اللہ وبقا باللہ کہ در سیر ہر بنی آدم
موجود است بغیر این قافلہ وبغیر تشبث دامان سالار
قافلہ کہ شیخ است نمیرسد۔ امید کہ جوارح ظاہر را بانصرام
امور ظاہر کہ متعلق بہ صوم وصلوٰۃ است واگذارند وباطن

را در بحر احدیت صرفہ و مجردہ غوطہ زن دارند حتی کہ خبرے و اثرے بہ ظاہر نرسد ظاہر منکر و باطن مقبل این مشغولی بہ خواجگان نقشبندیہ رضی اللہ تعالی عنہم مختص است کہ بہ ابطن بطون تعلق دارد بمصداق این شعر بیت میان عاشق و معشوق رمزیست ؎ کراما کاتبین را ہم خبر نیست ؎ و نیز مولانا رومی رحمتہ اللہ علیہ میفرماید بیت ؎ غیر نطق و غیر ایما و سجل صد ہزاران ترجمہ خیزد ز دل ہرگز غفلت را بسر مو دخل نہ دہند حضور و آگاہی کہ خاصہ پیران طریقہ ماست از دست نگذارند بلکہ آن را نصب عین دارند کار این است باقی ہمہ ہیچ زیادہ قرب محبوب حقیقی باد بحرمت النبی و آلہ الامجاد برق لامع کہ از مدت در از بزیارت فقرا و غربا امت مرحومہ طامع بود یکایک در موضع دوڑدڑ بوقت سہ پہر کہ فقیر ہنوز خواب آلودہ بود نزول نمودہ از ملاقات جسمانی مشرف شدہ مسرور و مبرور رفت الحمد للہ علی ذلک کہ ہنوز وقت موعود نرسیدہ بود بمصداق فرمودہ حضرت میرزا مظہر جان جانان شہید

رحمتہ اللہ علیہ کہ زندگی صوفی غنیمت است ہم او را و ہم منتسبان او را آورا باین وجہ کہ محبوب حقیقی او بیچون وبے چگونہ وبے انتہا وبے نمونہ است شاید وقتی برسد کہ از مقام قرب او عروجی واقع شود قرب در قرب وصال در وصال حاصل در آید و منتسبان او کہ رابطہ فیض بواسطہ او دارند از زندگی او خوشحال و فارغ البال اند زیادہ نسبت باطن زیادہ بحرمت حبیب رب العباد ﷺ

مکتوب چہارم

بہ غلام محمد نعلقدار مرید حضرت ایشان صدور یافتہ بجواب استفسار در بیان معنی اینما کنتم

بعد حمد و صلوٰۃ و تبلیغ دعوات ترقی عمر و درجات واضح و لائح باد خط مرسلہ رسید و از مضمون خود کہ مملو باسرار محبوب بود آگاہی بخشید سرور بر سرور و فرحت بر فرحت افزود عزیزا نوشتہ بودند اللہ تعالی با ماست چنانکہ بشان او سزاوار است ایمعنے اللہ معکم است و معنی اینما کنتم را چہ باید تصور بدانید و بفہمید کہ اللہ معکم اجمالیست و اینما کنتم

تفصیل و نیز اَللّٰہُ مَعَکُمْ مرکزیت وَ اَیْنَمَا کُنْتُمْ دائرہ
آنست پس معنی مذکور ہر دو را شمول لیکن در جملۂ اول
بطریق اجمال و در جملۂ ثانی بطریق تفصیل و اکمال و نیز آہ و نالہ
ذوق و شوق بیخودی و بے ہوشی استغراق و اضمحلال صیحہ
وجد و تواجد سوختگی و نابودگی و برہم زدگی ذات
وصفات و دیدار یار در اغیار بقول حافظ شیرازی
رحمۃ اللہ علیہ بیت ما در پیالہ عکس رخ دیدہ ایم
اے بیخبر ز لذت شرب مدام ما ؎ این ہمہ از لوازمات
وتاثیرات اَیْنَمَا کُنْتُمْ است لَا اِلٰہ وقتیکہ
عاشق زار گوہر موجودیت خود را نثار یار گردانیدہ و بیخبر
بود در بود و محبوب در محبوب مُستغرق و مُستہلک
بود کہ بخطاب وَهُوَ مَعَکُمْ مخاطب گردد بدیں
بجرد استماع ھٰذَا النِّدَاءِ قبائے فرحت و عبائے
حیرت را بر قامتِ خود دریدہ بود کہ ندائِ ثانی کہ
اَیْنَمَا کُنْتُمْ از محبوب لاثانی بگوش عاشق فانی رسید
بیچارہ غریب از خود رفتہ و در آتش عشق سوختہ
خطابِ کُنْتُمْ را گم نمودہ از مرتبہ وحدت شہودی نزول

کرده در بحرِ وحدتِ وجودی غوطه زده بحیرتِ تام دران
مقام ببینندهٔ وحدت در کثرت و دانندهٔ تنزیه و تشبیه
گردیده مترنم بترانهٔ وحدت است که باین اشعار می سراید

ابیات

زسازِ مطرب پرسوز این رسید بگوش | که چوب و تار و صدا و من و تن همه اوست
دیده غیر ترا نمی بیند | یک قسم صد قسم هزار قسم
دیده بکشا و جمال یار بین | هر طرف هر سو رخِ دلدار بین

اکثر اولیاء اللہ رحمۃ اللہ تعالے علیہم ثمر خوار شجرهٔ
وحدت اند که نتیجهٔ اَیْنَمَا کُنْتُمْ است چنان که
بعضے بقول لَیْسَ فِیْ جُبَّتِیْ سِوَی اللّٰہِ قایل اند۔
و بعضے بقولِ اَنَا الْحَق کنایت از جبهٔ ذات
ممکن است که لا ذات است بلکه عرض است و ذات
محبوب را لایق که ثبات از وست پس قولِ۔
لَیْسَ فِیْ جُبَّتِیْ سِوَی اللّٰہِ بطریق اولی اصدق
و انسب و اشاره از قول اَنَا الْحَق یعنے
اَنَا مُمْکِنٌ لَا مَوْجُوْدٌ بَلْ فَانٍ وحق موجود است
مطلوب و محبوب پس قولِ اَنَا الْحَق برحق

واحوال ایمانکم را چه بر نگارد بالفرض اگر عمر
حضرت نوح علی نبینا وعلیه السلام یابد از عهده عشر عشیر آن
بیرون نیاید این آن مقام است که مخبرے بآن خبر
میدهد **ببیت** بدریاے شهادت گر نهنگ
لا برآرد هو تیمم فرض گردد نوح را در عین طوفان
ونیز نوشته بودند که روزے رابطه چنان غلو
نمود که از چشم سر معاینه نمود عزیزا این دولت مقصود
همه طلاب است لیکن از هزاران یکے را می بخشند
ومیدهند تحمل که در اندک صحبت فیض جذب کمالات
شیخ نماید که دیگران در مدت مدید بعشر عشیر آن نرسند
بشرای لکم فیض که در باطن مقصود بود بر ظاهر منصور
گردید هذا من علامات المرادین
والمحبوبین بفرموده سعدی شیرازی رحمة الله علیه
دوران باخبر در حضور ونزدیکان بے بصر دور
ونیز تنگی باطن واسنگیر حال مبتدیست تحمل بار گران
نمیکنند تا روبه وسط نه آرد از تلون احوال باز نه
استند لهذا قال النبی صلی الله علیه وآله وصحبه وسلم

خَیْرُ الْاُمُوْرِ اَوْسَطُهَا صَاحِبُ الْوَسَطِ
اَبُو الْوَقْتِ وَمَا تَحْتَ اِبْنُ الْوَقْتِ قَالَ
مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ فِیْ حَقِّہِ الا صوفی ابن الوقت
باشد در میان آن ابوالوقت ست نادر در زمان
ابوالوقت حاکم و ابن الوقت محکوم ہر دو از دوستان
آطی اند اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنَا مِنْ مُحِبِّیْ هٰؤُلَاءِ الْاَبْرَارِ پس
ہر قدر کہ رابطہ بر علو یا بہ سلوک علو باید کہ آن قدر
سعی نمایند کہ دوئی از میان برخیزد و من و تو را جائے
نماند مثل مجنون علیہ الرحمۃ آنا لیلیٰ از زبان حال
بے تکلف و بے قیل و قال در ہمہ حال آنا شیخ برآید
هٰذَا قَدَمُ الْاَوَّلِ فِی الطَّرِیْقِ وَالسُّلُوْکِ
امید کہ از قدم اول کوتاہی نکنند کہ بنائے طریقہ
بر وست بقول قائلے مصراع پایہ پیش آمدست
وپس دیوار ہر قدر کہ پایہ قوی باشد دیوار بلند تر
باشد باید کہ دیوار طریقہ را بفلک الافلاک
رسانند بلکہ از عالی ہمتی ارادہ صعود از ان دارند
ور خبر آمدہ ست کہ کَلِّمُوا النَّاسَ عَلٰی قَدْرِ عُقُوْلِهِمْ

موافق تقریر آن عزیز چیزے تحریر نمود اسمع تسمع
القبول واعمل بلا زیاده والدعا :-

مکتوب پنجم ۵

به محمود شاه خلیفه حضرت ایشان صدور یافته - در منع جزع
و فزع و ترغیب بر صبر و رضا و تسلیم :-

از فقیر مسکین به محبی و عزیزی محمود شاه سلمه الله - بعد دعا
واضح و لایح باد اَلْفُقَرَاءُ کُلُّهُمْ کَنَفْسٍ وَّاحِدٍ بلکه کل
عالم کبیر نفس واحد است و عالم صغیر جان او پس هر چه از
رنج و راحت که وارد میشود سرایت در کل میکند
کسے زخم از دست خود بجان خود زده و یا از دیگرے
خورده رنجش واحد است نه فرق در و پس هر چه که از
آفاق میرسد به مقتضائے نفس واحد سرایت در همه
میکند پس فکر باطل ها را چرا دامن گیر حال می دارند
و خود را پریشان بال می سازند پیران مارحمهم الله
تعالی و همه دوستان خدا رضی الله تعالی عنهم در
بحر مقامات عشره که از ان صبر و رضا و تسلیم اند غرق
اند و منتسبان را نیز در آن غرق میسازند و در

استغراقش توجهه کثیر میفرمایند چه بلا شد که ایشان از دریای
صبر و رضا و تسلیم سر بر آورده به جزع و فزع لب
کشوده اند باید که به خلاف زمانِ ماضیه خود با مریدان
خود غوطه زن در بحر صبر و رضا و تسلیم باشند نه
آن که از غیر دم زن السلام علیکم و علی
من لدیکم باید که نقل این به داود شاه نیز رسانند فقط

مکتوب ششم

نیز به محمود شاه خلیفه صدور یافته - در بیانِ عدمِ مضائقه حیلهٔ شرعی
برادر خوش خصال پسندیده افعال دام محبته -
ظاهر را باحکام شرع آراسته و باطن را از ذکر کثیر
پیراسته در خیالِ خود مستغرق باشند و حیلهٔ شرعی که منافی
امر مذکور نباشد برای اہل و عیال مضائقه ندارد بلکه افضل
است که روپوش حال است و احوالی که در نظرِ غیر نمودار
گردد رعونت را سببی می گردد بهر طور چنان زندگانی
کنند که در دامِ دشمنانِ دین نه افتند زیاده فضل باد -

مکتوب هفتم

نیز به محمود شاه خلیفه صدور یافته در بیان عدم منع زنان از ذکر

در اوقات ایام و بعض ارشادات دیگر الحمد للہ وحدہ الصلوٰۃ
والسلام علی من لا نبی بعدہ بعد حمد وصلوٰۃ و تبلیغ دعوات
معلوم اعزی وارشدی باد خط مرسلہ رسید و مضمونش فرحت بخشید
او تعالی استقامت بر ظاہر و باطن عنایت فرماید و خلعت خلوص
خاص کہ بر قامت دوستان خود پوشانیدہ است بآن
عزیز پوشاند شجرہ بہ مہر جدید ودامنی از انگشت سبابہ
کلمہ طیبہ را نوشتہ بد ہند زنان را در اوقات ایام از
ذکر گفتن ممانعت نکنند زیادہ جمعیت باد فقط

مکتوب ہشتم بمولوی حاجی خواجہ محمد سلطان الدین شاہ خلیفہ
حضرت ایشان صدور یافتہ در تہنیت تولد فرزند و ترسیل
جبۂ خود برائے لباس فرزند شان الحمد للہ السلام علی
عبادہ الذین اصطفیٰ اللہ تعالی ابواب ترقیات ظاہر
و باطن را مفتوح دارد و نیز خانہ آباد و دولت زیادہ یعنے
خانۂ دل از حضور و اگاہی آباد و دولت باطن زیادہ
امید از فضل ایزدی آن دارم کہ آن عزیز را او سبحانہ تعالی
از نعمت ہائے پیران ما رحمہم اللہ منعم گرداند یعنے در بحر وحدت
وراء الوریٰ ثم وراء الوریٰ مستغرق و بہ تجلی دائمی مستہلک دارد آمین ثم آمین

رقیمه محبت شمیمه رسیده فرحت بخشید چرا فرحت نه بخشد که بوے یار و محبت
ولدار از ان مترشح بود ع بوکه بوئے بشنوم از بوے او
مست رفتم بیخبر در کوے او * هر جا که بوے یار است جان
صوفی را در انجا قرار است خصوصاً به محبان و منتسبان خود الٰهی
این دولت عظیم و این نعمت جسیم که بتصدق نعلین مبارک
حبیب تو صلے اللہ علیہ و آلہ و صحبہ وسلم عطا فرموده تا بگور
محظوظ و تا بقیامت محظوظ دارد بحرمة النبی و اله الامجاد وجود محمود که از بود
موجود عطا شده است مبارکباد او سبحانه بعمر طبعی رسانیده از نتایج دارین متمتع گرداند
جبه فقیر که طلب کرده بودند مرسل است لباس فرزند خود سازند زیاده قرب الٰهی
و محبت نبی باد **مکتوب ایضاً** به محمود علی شاه خلیفه حضرت ایشان صدور یافته
در بیان طور ارشاد رابطه بمریدین طریقه عالیه قادریه نقشبندیه
اتباع شریعت و رضامندی پیران طریقت رضی الله تعالی عنهم را نصب العین دارند
آنانکه در طریقهٔ قادریه عالیه رضی الله تعالی عنهم داخل شده اند رابطه پیران پیر
رضی الله عنه و رابطه خود ارشاد نمایند و آنانکه در طریقه نقشبندیه رضی الله تعالی
عنهم داخل شده اند رابطه خود و رابطه فقیر ارشاد نمایند و مهر بنام خود تیار کنانیده بر
شجره ثبت کرده بطالبان خدا بدهند تا بخواندنش فیض باطنی زیاده شود زیاده جمعیت باطن باد فقط
دیگر بو الده سید محمد غوث صاحب دعا و سلام رسیده معلوم باد

که خدا علم ظاهر و باطن را نصیب فرزند شما فرماید و ما برای
شما و فرزند شما نیز دعائے ترقی فیض میکنم

مکتوب نہم ۹

به غلام احمد مدرس مرید حضرت ایشان صدور یافته در
بیان فریق شهودیه و وجودیه - برادر دینی و محب راه
یقینی خوش خصال پسندیده افعال دام محبته بعد سلام
مسنون الاسلام که زینت بخش شرع خیر الانام است
واضح و لائح باد محبت نامه خیریت شمامه رسیده از
مضامین خود آگاهی بخشیده فقیر را مسرور گردانید
خصوصًا از استماع تقوی و پرهیزگاری و اهل دلی محمود
مرزا صاحب تحصیدار که اسم با مسمی اند تحصیل نعمت
های اخروی میکنند محمود و مسعود باد ای عزیز پر تمیز
شهودیه و وجودیه هر دو فریق دوستان الٰهی و عاشقان
سرمدی اند گروهِ اول در شهودِ محبوب و گروهِ ثانی در
وجودِ مطلوب مستغرق اند چنان که خود را و جمیع ممکنات را
فراموش ساخته با وجود بود نابود گشته اند زہے سعادت
و نجابت پس از محبوبِ حقیقی و مطلوبِ تحقیقی خلعت

شہود و وجود گرفتہ و از نعمت اَوْلِیَائِی تَحْتَ
قَبَائِیْ سرفراز شدہ خورسند اند حتی کہ احوالِ ایشان
رحمتہ اللہ علیہم غیرِ محبوب دیگرے نمیداند و نمی شناسد
بیت میانِ عاشق و معشوق رمزیست ٭ کراماً کاتبین را
ہم خبر نیست ٭ پس احوالِ ایشان را بر میزانِ عقل و قیاس
سنجیدن راست نمی آید۔ بلاتشبیہ اگر نابالغی از بالغی لذتِ
جماع و انزال پرسد و مصر گردد کہ انشراح بکند بالغ در گرداب
حیرت می افتد چراکہ از ان لذت ہائے دنیوی مثل نبات
و فواکہات وغیرہ کہ نابالغ بآن ملتذ است اگر مشابہت
بدہد خلافِ نفس الامر می باشد۔ پس بالغ عاقل بآن نابالغ
میگوید کہ خدا تعالیٰ ترا بآنمقام رسانیدہ ملتذ گرداند کہ این
از گفتن و نوشتن راست نمی آید۔ ہرچند کہ اقوال صحیح
باشد خلافِ نفس الامر باشد لازم کہ از ہمہ دوستانِ خدا
کہ فنا فی اللہ شدہ بقا باللہ اند۔ نفس را مائل نداشتہ
محبت کامل دارند و فہمیکہ احوالِ شان از حیطہ وہم
و قیاسِ عقل بیرون ست از تحریر و تقریر یکے را قدح
و دیگرے را فلح نمودن خود را در ہلاکت انداختن است

اَللّٰهُمَّ اهْدِنَا الصِّرَاطَ السَّوِيَّةَ وَالنَّجَاةَ الْاُخْرَوِيَّةَ

بدانند که صاحبِ احوال مجبور و پا در زنجیر محبوس باوجودِ بودن مرفوع الشرع محبوب است کسی که احوال شان را مترجم باقوال میکند گویا خود را از دستِ خود هلاک میکند

مکتوب دہم ۱۰

به میان منظهر احمد خلیفه و داماد حضرت ایشان صدور یافته در نصیحت و ترغیب بر التزام رابطه و تحریص به تحصیل علم ظاهری و عطائے اجازتِ طریقه و ارشاد طریق توجه کردن

بعد حمد و صلوٰة برخوردار نور چشم راحت جان بلکه بهتر از جان منظهر احمد مقبول احد زاده الله قربه بعد دعا و سلام از فقیر مسکین که موجب تسکین است **بیت** رسید مژده که

ایام غم نخواهد ماند چنان نماند چنین نیز هم نخواهد ماند ٭ چون فصل جائے وصل گرفت وقتی آید که وصلِ یار جائے فصل یابد تا حصولِ این دولت رابطه را از دست ندهند و چنان در بحر رابطه غوطه زن باشند که از خلعتِ دوران باخبر در حضور سرفراز و در جمعیت باطنی سرشار باشند و نیز طریقه پیران ما رحمهم الله تعالیٰ دل بیار دست بکار خلوت

در انجمن سفر در وطن ہوش بر دم نظر بر قدم است ثابت قدم باشند صوفی کہ از صفت کائن و بائن صاف نباشد اسم بی مسمی است پس صوفی باشند ہر جا کہ باشند۔ ابیات صاف کن آئینہ تن از غبار + تا نماید جلوۂ رعنائے یار + چشم بکشا و جمال یار بین + ہر طرف ہر سو رخ دلدار بین۔ در درس علم ظاہری کوشش بلیغ نمایند مطالعہ کتاب کہ نمونہ توجہ است از دست ندہند کہ ملکۂ مولویت موقوف بر اوست شہود و مشاہدہ از دست

ے یار ملائے نہین ہیہ عشق ہے + مکتب ارائے نہین ہیہ عشق ہے

ے عشق آن چیز ہست گویم مدح او + تا قیامت کم نگردد شرح او ے علم باطن ہمچو مسکہ علم ظاہر ہمچو شیر + کے بود بے شیر مسکہ کے بود بے ہیر پیر + آنچنان کہ بما رسیدہ است از طفیل علم ظاہری و علم ظاہری ہمچو شجر علم باطنی ہمچو ثمر اگر شجر نبودی ثمر از کجا خوردی و لذت ثمر چسان بیان کردی یقین کہ اگر قال نبودی کسے بہ حال نرسیدی اے فرزند نور چشم شما را اجازت طریقہ است طریقہ را در ان بلدہ جاری نمایند بر این قول عامل باشند پیران نمے پرند و مریدان می پرانند یعنے مرید ہمہ کہ میرود فیض پیر را منتشر میسازد و بہ طالبان خدا میرسانند پس در مسجد کے

که نماز صبح میخوانند بعد نماز صبح مصلیان را که صلاح تمام دارند و خواهان
فلاح عام باشند توجه کنند دخول طریقه که شرط توجه است شما را
معاف فرموده اند بر هر کسے که خواهند توجه نمایند الا بر اہل کفر
و طریقه توجه کردن این است که طالب را روبروے خود نشانده
نشان قلب باو داده بطرف قلب خود متوجه باشند و خود را
مثل عینک خالی دانسته متوجه باو سبحانه تعالی که محبوب حقیقیت
شده بعجز و انکسار تمام در دل بگذرانند الٰهی من که ام که این
درویش را توجه کنم پس ما همه و بندگان تو و غلامان حبیب تو
ایم و آنچه بواسطه پیران ما رحمهم الله تعالی از ذکر و فکر و انوار و تجلیات
و حالات بیخودی و بیهوشی و بیکیفی استغراق و اضمحلال و دیدن جمال
یار در اغیار و فانی شدن در یار و غم خواری یار از خطاب تسلّی
شعار وَهُوَ مَعَكُمْ اَيْنَمَا كُنْتُمْ وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَيْهِ مِنْ
حَبْلِ الْوَرِيْدِ وَيُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّوْنَهٗ بما رسیده است
در دل این طالب که طالب تو و طالب محبت حبیب تو
است برسان و همت پیر ز روش طریقه است ۔ همت
زور باطن را میگویند حقیقت همت انشاء الله تعالی
بالمشافه مفصلاً معلوم خواهد شد هر قدر استغراق و اضمحلال بخود

پیدا گنند طالب ہمان قدر مضمحل و مستغرق خواہد شد طوبیٰ لَہٗ وَبُشْرٰے لکم پس ہر مقام و در ہر منزل غوطہ زن شدہ متوجہ بطالب باشند و کرشمہ گری پیران ما رحمہم اللّٰہ تعالیٰ معاینہ نمایند پس پیران ما بس کہ فیض شان دست بدست۔ او تعالیٰ استقامت بر شریعت و طریقت کرامت فرماید آمین



مکتوب یازدہم

بمریدی صدور یافتہ۔ در ترغیب بر عدم رنج از گفتۂ آفاق

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَلَّفَ قُلُوْبَ الْمُؤْمِنِیْنَ بِالْاِیْمَانِ وَالْاِیْقَانِ ط اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی مُحَمَّدٍ رَحْمَۃِ الْعَالَمِیْنَ وَآلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ بِالْفَضْلِ وَالْاِحْسَانِ ط اما بعد فقیر حقیر چند مضامین محبت آئین ظاہر میسازد امید کہ از جواب سراسر صواب فقیر را مبشر گردانند او سبحانہ بفضلہ و کرمہ و بتصدق حبیبہ صلے اللّٰہ علیہ و آلہ وصحبہ وسلم ظاہر فقیر را عین باطن و باطن را عین ظاہر گرداند از مرتبۂ وحدت یکسوئے بکثرت دور روئے نبیند آمین یارب العالمین پیران ما رحمہم اللّٰہ تعالیٰ دائرۂ مباح را برخود تنگ کردہ اند نہ بر مریدین و مستفیدین فقیر چون زلہ ربا

خوانِ نعمت آن شاہانست مستغرق و مستہلک بر روش شان
وقتیکہ پیرانِ مارحمہم اللہ تعالیٰ کدورتِ بشری باطنی وظاہری را
صاف نمودہ بجمعیت خاطر میگذارند موافق فرمودہ سعدی شیرازی
رحمتہ اللہ علیہ مصرع عارف کہ بر نخیزد تنک آبست ہنوز ٭ سر مو
برنج راگذر نمیدہند بر آن صاحب لازم کہ در یاد دل باشند
وگفتۂ آفاق را از یک گوش شنیدہ بگوش دیگر بر آرند و از فقیر
ہر چہ بالمشافہ ارشاد شدہ است بہ عمل آرند۔ و او سبحانہ مار او آنصاحب
را از شر نفسانی کہ ظاہراً سراسر بصورت دوست و باطناً
دشمنِ جانی مثل دنبلۂ دنبیہ کہ ظاہرش شکر و باطنش زہر کہ ہرگز
تمیز شان ممکن نیست محفوظ و مصئون دار د فقط

مکتوب دوازدہم ۱۲

بعزیزی صدور یافتہ در حل اجوبۂ چند سوالاتِ غامضہ۔

بعد حمد و صلوٰۃ و تبلیغ دعوات واضح باد پرسیدہ بودند کہ معیت
او تعالیٰ ہمہ مخلوق است یا خاص بآدم اگر با آدم خاص است
کافر درین بشارت شریک است یا نہ مخدوما دولتِ معیت
عام است نہ خاص لیکن موافق فرمودہ مولانا رومی رحمتہ اللہ علیہ
بلبیت ہر کہ صیقل بیش کرد او بیش دید ٭ بیگمان صورت در و آمد پدید

ف معیت او تعالیٰ

تنبیہ انار دانہ

ونیز سعدی شیرازی رحمتہ اللہ علیہ میفرماید ؎ باران کہ در لطافت طبعش خلاف نیست * در باغ لالہ روید و در شوربوم خس * ونیز حافظ شیرازی رحمتہ اللہ علیہ میفرماید ؎ ما در پیالہ عکس رخ یار دیدہ ایم * اے بیخبر ز لذت شرب مدام ما * پس انبیا علی نبینا وعلیہم الصلوٰۃ والسلام وصحابا و اولیا رضی اللہ تعالیٰ عنہم موافق مراتبات خود بمعیت محبوب مطلوب ممتاز اند حتی کہ بعضے از اولیا اللہ از غلبۂ سکر خطاب معیت را گم کردہ و کم را فراموش نمودہ دم انا الحق و انا اللہ زدہ اند محبوبانند کہ خود را از ہستئے خود پاک و از کدورات بشری صاف نمودہ در بحر وحدت غوطہ زن اند اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنَا فِيْ مَحَبَّتِهِمْ مُسْتَقِيْمًا وَمُقِيْمًا ونیز معنے بیت حضرت شاہ شرف بو علی قلندر رحمتہ اللہ علیہ پرسیدہ بودند ؎ تو مباش اصلا وصال اینست و بس رو درو گم شو کمال اینست و بس * مخدوما عقاید اہل سنت وجماعت منعقد بر آنست کہ حَقَائِقُ الْاَشْيَاءِ ثَابِتَةٌ یعنے ہر شئے بر حقیقت خود ثابت وقایم است و آن حقیقت بوہم وخیال بدل نمیشود نفس الامر ہیست پس اللہ تعالیٰ بیچون وبیچگونہ و بندہ باکیف وکمیتہ اللہ بندہ و بندہ اللہ نمیشود۔

ف معنی وصال

لاندؔ شیخ رحمتہ اللہ علیہ میفرماید کہ خود را فراموش کردن
و در بحرِ وحدت محبوب گم شدن کمالِ عبدیت و وصال
محبوبیت است لاکمال دؔوندؔ ونیز پرسیدہ بودند

ف ۳
نفی اثبات

کہ از ذکر نفی و اثبات نیستیٔ خود و نیستیٔ جمیع ممکنات و ہستیٔ
او تعالیٰ متصوّر میگردد مخدوما این مقصود و مطلوب جمیع طلّاب
است از ہزاران یکے را این خلعت سرفراز میفرمایند
بشریٰ لکم لیکن این نیستی احوالی است نہ نفس الامری ونیز

ف ۴
بقای لطیفہ قلبی

نوشتہ بودند کہ ظہور افعال ہمہ از او تعالیٰ می یابم بدانند کہ
این بقائے لطیفۂ قلبی ست کہ مبتدیانِ این طریقہ را دامنگیر
حال و منتہیان بعضے اوقات در وقتِ نزول ازین فال
ذی حال ونیز بفہمند کہ گروہِ قدریہ این را از علم کمال میدانند
و صوفیہ از غلبۂ احوال صوفیہ مقبول و قدریہ مردود و ونیز حقیقت

ف
معنی وجود رب
در عبد

این بیت پرسیدہ بودند ؎ ہمیں پنا حق کا جو کہ تجھہ میں ہے
اس کو مرشد سے پوچھہ ہو ہوشیار ؂ عزیزا این امر بسیار
دقیق است اگر روبرو بالمشافہ تقریر این می شنیدی یقین کہ
بسمع قبول رسیدے لیکن سوال را بغیر جواب چارہ نہ این قدر
وا میگویم بگوش ہوش بشنو زید در خارج و در آئینہ موجودات

لیکن در خارج بوجود اصلی ودر آئینه بوجود ذهنی وخیالی پس
وجود ذهنی وخیالی که در آئینه موجود است اصلی وذاتی ندارد
اصل وذات او همان زید خارجیست که در خارج موجود است
یقین که آثار زید خیالی راجع بطرف وجود خارجی زید است که
در خارج موجود است نه بر وجود خیالی که او را ذاتی واصلی
نه ذات واصل او همان وجود خارجی که در خارج موجود است
پس ثبوت آثار او وجود نفس الامری ضروریست بدان که محبوب
موجود بوجود خارجی وعالم در وهم وخیال بوجود ظلی ازین
تحقیق واضح گشت که مین پناه بنده که در بنده است آن
مین پناه حق است نه مین پنا بنده فافهم ولا تکن من
الممترین فقط السلام علیکم وعلی من لدیکم

مکتوب سیزدهم ۱۳

بمولوی محمد سلطان الدین خلیفه حضرت ایشان صدور یافته
در بیان آن که سر موکد و رسے در میان پیر و مرید باعث
انسداد فیض میگردد۔ برادر عزیز وافر تمیز در قلب جائے
گیر سلمہ ربہ بعد حمد وصلوٰۃ دعائے ترقی درجات وحالات و
مقامات انکشاف تام باد الحمد للہ والمنۃ شجرہ وجود آن

عزیز مثمر به فرزند دلبند گردید او سبحانهٗ بفضل خویش بعمر طبعی
رسانیده از نتایج دینی و دنیوی سرفراز فرماید آمین یارب العالمین
دیگر آن که فقیر صاحب وصل است نه صاحب فصل موافق فرمودۂ
مولانا رومی رحمۃ اللہ علیہ ؎ تو برائے وصل کردن آمدی
نے برائے فصل کردن آمدی * تا توانی پا منہ اندر فراق۔
اَبْغَضُ الْاَشْیَاءِ عِنْدِی الطَّلَاقُ * خدا نکند در میان پیر
و مُرید سیر مو کدورتے حایل شود انسداد فیض میگردد حتی کہ مرید را
نجبارۂ ابدی میرساند فقیر مُشاہدہ میکند کہ بار ان فیضِ پیران کبار
رضی اللہ تعالیٰ عنہم در آن دیار میبارد و ایشان نیز صاحب
تمیز اند فیض را ہم می یابند و میدانند پس جائے فرح است نہ
جائے قرح مفتریان در آتشِ افترا می سوزند و محبان ثمرۂ
محبت میخورند مصرع ہر کسے را بہر کارے ساختند * پس
از ذکر و شغل بفکر نباشند کار این است باقی ہمہ ہیچ زیادہ قربت باد

مکتوب چہار دہم ۱۴

بعزیزے صدور یافتہ بجواب استفسار در بیان معنے
صفائی چہار ابرو۔ بعد حمد و صلوٰۃ از فقیر مسکین التماس اینکہ
جواب ہائے سائل کہ از اہل دل ہویدا و پیدا شدہ نطھو

رسیدند الحق کہ ہمہ حق اند۔ لیکن صفائی چہار ابروے سالک
وطالب از پیران صادق کہ اہل طریقہ اند جارے است
وتا قیام قیامت جاری خواہد ماند۔ ہرگاہ کہ دلِ طالب از
چہار سو لقمہ خوردہ سیاہ وتباہ شدہ مضطر وبیقرار گردید
روبروے شیخ کامل ومکمل رسیدہ الحاح وزاری نمود
پس شیخش صفائی چہار ابرو یعنے چہار سو کردہ او را یکسو گردنید
ودر بحر وحدت غوطہ میدہد تا از ظاہر وباطنش لا غیرہ واز
دل وجانش ہو ہو ہو بر آید سہ زدریاے شہادت
گر نہنگِ لا بر آرد ھو ؎ تیمم فرض گردد نوح را در عین
طوفانش ؎ این آن صفاے چہار ابرو است کہ عین
شرع است نہ غیر۔ پس صاحبانِ صفائی چہار ابروے
ظاہری اگر بر سر انصاف بیایند یقین کہ آنرا ترک
فرمودہ این را قبول فرمایند زیادہ توجہ الی اللہ بلکہ فنا
فی اللہ وبقا باللہ باد بحرمتہ النبی وآلہ الامجاد۔

مکتوب پانزدہم ۱۵

بسماۃ رابعہ کہ التماس ارادت طریقہ نمودہ صدور یافت
رابعہ زمانہ مقبول بارگاہ یگانہ زاد اللہ تعالیٰ قربہا محبتہا

پانزدہم

بعد و عاشہو و ضمیر محبت تنویر باد الحمد للہ و المنۃ کہ او
سبحانہ تعالی آن زمانہ یگانہ را انچیکہ لزوم بشریت است
عنایت فرمودہ است یکے خلوص و دیگر محبت با پیران صاحب
جلوس پس ہر چیز کہ بطریق نظر از ان طرف میرسد اکسیر
خلوص آنرا از خالص کردہ بمرتبہ قبول میرساند بشری لکم
آن کہ یکجا قبول ہمہ جا قبول۔ و دیگر بدانید و بفہمید ہر
وقت و ہر ساعت و ہر آن و ہر زمان این ندا اے
غیبی کہ بسمع عزیزان و محبان و طالبان میرسد ہ بانگ
می آید کہ اے طالب بیا: جود محتاج گدایان چون گدا
جود می جوید گدایان و ضعاف ۔ ہمچو خوبان کائینہ جویند
صاف :: روے احسان از گدا پیدا شود :: روے خوبان
ز آئینہ زیبا شود + و نیز بمقتضاے این حکم شریف یا داؤد
إِذَا رَأَيْتَ لِي طَالِبًا فَكُنْ لَهُ خَادِمًا طالبیکہ
باین فقیر می رسد بار منت او کشیدہ کمر جان را انجدبست او
محکم بستہ بصد شکر و انکسار زبان نیاز می کشاید کہ آلھی این چہ
احسان است و این چہ فضل رحمان است کہ طالب خود را
بطرف این فقیر حقیر فرستادہ پس بفضل خویش کار کن

نہ بکسب این درویش کسب نبدہ بجوصلۂ بندہ - وبفضل مولی
بشان مولی - پس ہر وقت کہ شمارا محبّت محبوب حقیقی و
مقصود تحقیقی جوش زن باشد بلا تامّل تشریف فرما شوند
و نتایج آن از کشف وجدانی و اعیانی دریابند و در بحر
نعمت ہائے اخروی غوطہ زن باشند زیادہ محبّت
پیران ما باد رضی اللہ تعالیٰ عنہم -

مکتوب شانزدہم ۱۶

بہ تراب علی مدرّس مرید حضرت ایشان صدور یافتہ در ترغیب
و تحریص بر عدم غفلت از ذکر و فکر و تاکید مداومت
رابطۂ شیخ و تازہ نمودن آموختہ خود ہر روز - برادر عزیز القدر
خوش خصال پسندیدہ افعال سلمہ اللہ تعالیٰ بعد سلام مسنون
الاسلام باید کہ از ذکر و فکر غافل نباشند و حتی المقدور از
کار باطن تقاعد نورزند و رابطۂ شیخ را از دست ندہند کہ
مسافت بعید را بہ نتایج قرب مبدّل می سازد و آموختہ
خود را ہر روز تازہ نمودہ ورق سبق را می گردانیدہ باشند
و ہرچہ احوال رو دہد نویسان باشند تا توجہ غائبانہ را
سبب گردد زیادہ چہ نقلا

مکتوب ہفدہم

مکتوب ہفدہم ۱۷

نیز بہ تراب علی مدرس صدور یافتہ در ترغیب استغراق در سبق باطن و چند ارشادات دیگر۔ برادر عزیز القدر خوش خصال پسندیدہ افعال سلمہ ربہ بعد سلام و دعا واضح باد۔ فقیر اکثر اوقات متوجہ بآن طرف می باشد شاید گاہی اثر آن بر مرآت دل ہویدا شدہ باشد۔ حتی المقدور اموختہ را خواندہ در سبق باطن مستغرق باشند تا بیخودی و بیہوشی و حضور دائمی را سبب باشد و فنا فی الشیخ کار حضوری می سازد اگرچہ دوری باشد ہمیشہ موافق معمول نویسان احوال باشند تا موجب توجہ غائبانہ باشد و یاد دہی را سبب گردد۔ فقیر از ان برادر نہایت خوش است او سبحانہ شجرۂ باطن را ثمر احوالات و مقامات گرداند زیادہ والدعا۔

مکتوب ہجدہم

مکتوب ہجدہم ۱۸

بعزیزی صدور یافتہ۔ در بیان آنکہ بعد حصول مقام حضور و آگاہی خطورات محسوب در لوازمات بشری اند نہ منافی نعمت باطنی۔ بعد سلامِ مسنون الاسلام مبرہن باد

نوشته بودند که افکارات زن و فرزند از دل دور نمیشوند خصوصا درین وقت که از ان سوگور طعمه خود می جوید۔ و ازین سوگور چنان بحال خود مستغرق اند که گور را نمی شناسند و گور اند نمی فهمند۔ غم نیست اگر از حضور و اگاهی که بنای طریقه عالیه نقشبندیه رحمهم الله تعالی بر و است آگاه اند که تعلقش از ابطن بطون است و آن منحصر بر ظواهر مثل خاشاک بحر که مائش را مکدر نمیکند بلکه محفوظ میدارد و این آن خطورات اند که در عین حضور و آگاهی مثل اشامیدن مار بوقت تشنگی و در خواست بادکش بوقت گرمی وغیرها محسوب از لوازمات بشری اند نه منافی نعمت باطنی لازم که باطن را در بحر حضور و آگاهی مستغرق دارند و ظاهر را بر حال او بگذارند زیاده جمعیت ظاهر و باطن باد

مکتوب نوزدهم ۱۹

مکتوب نوزدهم

بمنشی غلام حسین خلیفه حضرت ایشان صدور یافته در تعزیت مرگ برادر ایشان۔ و بیان فضیلت مرگ و ارشاد طریق توجه اندرون مزار و مکاشفه قبور برادر عزیز القدر خوش خصال پسندیده افعال بجمعیت پیران ما رحمهم الله تعالی

راغب غلام حسین صاحب زاد اللہ محبتہ ۔ بعد دعا و سلام
اللہ سبحانہ تعالیٰ خلعتِ صبر بر قامت جزع و فزع شان
پوشاند آمین یا ربّ العالمین ۔
در مقامات مظہریہ از مرزا صاحب قبلہ رحمتہ اللہ علیہ
تحریر یافتہ است عجب است از کسے کہ مرگ را دوست
ندارد مرگ است کہ موجبِ لقای الٰہی است مرگ است
کہ سببِ زیارتِ رسالت پناہی است مرگ است
کہ بدیدارِ اولیا میرساند مرگ است کہ بدیدار عزیزان
مسرور میگرداند تمّ کلامہٗ پس ہر کہ از دوستان
و عزیزان پیالۂ اجل را نوشید باین دولتِ عظمیٰ رسید
اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی اَحْوَالِہٖ وَنَوَالِہٖ چہ جائے
جزع و فزع بلکہ علیہ فَافْرَحْ و نیز ما ہم بر سرِ راہیم امروز
فردا ملاقی بدوستانِ گذشتہ خواہیم شد پس اِنَّا لِلّٰہِ
وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ تسکین بخش محبّان و عزیزان
است چرا تسکین نہ بخشد کہ افعالِ محبوب از ذاتِ
محبوب محبوب تر اند کہ دال برین اند فعلُ الحکیم
لایخلو عن الحکمۃ سبحان اللہ عجب کار و بار

است کہ غم مبدل بنعم گشتہ - عزیز اطریق خواندن ختم خوجگان رحمہم اللہ تعالیٰ دو اند یکی معمول ہر روزہ کہ خواندہ می شود دویم ہفتاد ہزار بار کلمہ طیبہ لسانی است خواندہ رد بر و مزار با دل برابر آبر سینۂ بے کینہ پشت بقبلہ کردہ دو زانو نشستہ ثواب آنش بارواح طیبہ اہل مزار با عجز و انکسار رسانیدہ بطرف قلب خود متوجہ شدہ از ذکر و فکر حواس خمسہ را مسدود ساختہ فنائے مطلق حاصل کردہ نظر قلب را اندرون مزار اندختہ قدرت خدا را معاینہ و اسرار خفیہ را مکاشفہ نمایند لیکن آن اسرار ہا را بسمع ہر کسے نہ رسانند بمقتضائے شعر مولانا رومی رحمۃ اللہ علیہ

بیت خلوت از اغیار باید نی زیار ؎ پوستین بہر دے آمد نی بہار ؎ از فقیر دریغ ندارند - مضائقہ نیست بلکہ احسن است زیادہ جمعیت ظاہر و باطن باد بحرمۃ النبی و آلہ الامجاد -

مکتوب بستم ۲۰

مکتوب بستم

بہ یکی از خلفا صدور یافتہ - ہدایت تعلیم ندادن سبق بمقام فوق بہ طالب بدون کامل طی کردن مقام تحت - بعد

حمد و صلوٰة اینکه مرید اینجانب را که هنوز در بحرِ وحدت
که کنایت از سلطان الاذکار ست غوطه زن نبود که
ایشان ذکر نفی اثبات تعلیم نمودند۔ پس ازین روش معلوم
گشت که از تعلیم و تعلّم طریقه مقصود ایشان ظهور شیخی است
نه جز ا ر اخروی آو تعالی مارا و شمارا ازین بلا نجات دہد
بیت ترسم نرسی بکعبه اے اعرابی ؛ کین رہ که تو
میروی به ترکستان است۔ فقط

مکتوب بست و یکم ۲۱

بمولوی احمد خیر الدین صاحب خلیفه حضرت ایشان صدور
یافته مولوی صاحب ذی کمال صاحبِ حال مقبول درگاه
ذو الجلال مولوی احمد خیر الدین صاحب زاد الله قربه
و محبته۔ بعد دعا و سلام واضح و لائح باد که الحمد لله و المنه
فقیر مع متعلقین بعافیت۔ و عافیت آن عزیز مع
متعلقین از درگاه ایزدی خواهان۔ عریضۂ من عرضی ایشان
که بدست جوان ارسال داشته بودند رسیده خورسند
ساخت الله تعالی بطفیل حبیب خود قبول فرماید و نظرِ خاص خود
بر آن عزیز و بر مجلسِ مبارک همیشه دارد آمین ؛ ؛

و فقیر انشاء اللہ تعالی تا تاریخ بست و سویم [۲۳] و یا بست و چہارم [۲۴]
داخل آنجا خواہد شد مطمئن باشند و بہ ہر دو برادران یعنے
محمد خیر اللہ صاحب و خیر المبین صاحب و محمد حسن احمدی
و ہمہ خرد کلان و خویشان و اقارباں دعا سلام برسد فقط۔
مرقوم ۱۱ رجب سنہ ۱۳۱۶ ہجری راقم فقیر مسکین۔

مکتوب بست و دوم [۲۲]

مکتوب بست و دوم

بہ غلام محمد شاہ خلیفہ حضرت ایشان صدور یافتہ مشعر چند
ارشادات افاضت آیات۔

برادر عزیز القدر خوشخصال نیک کردار پسندیدہ افعال
زاد محبتہ بعد دعا و سلام مشہود خاطر باد بحمد اللہ و المنۃ کہ
اخوان طریقہ جمع آمدہ اند و ہر یک را موافق حصہ خود از
پیران ما رحمہم اللہ تعالی فیضی میرسد بدانید و بفہمید کہ خود را
ہیچو عینک خالی دانستہ بہ پیران ما رحمہم اللہ تعالی متوجہ باشند
کہ ہر چہ میرسد از دریاء فیض و قبول عمل خواہد شد مفہوم
میشود کہ استعداد آدمہای آنجا بسیار خوب است
و جذبہ خاص میدارند پس درینصورت آنانکہ جذبہ خاص
میدارند اونشان را ابرار ارشاد خاص اکتفا دہند و کسانیکہ

ماتحت او شان اند آنان آن را انبوجه قلیل قلیل موافق استعداد شان متوجه باشند مباد ادر بیہوشی شان رنجی و جراحتی بر اعضای ظاهری ایشان رسد و موجب نارضای پیران ما رحمهم الله تعالی گردد مریدان فرزندان حقیقی اند بر وشان شفقت از مادر و پدر شان زیاده تر باشند زیاده محبت باد

مکتوب بست و سوم

مکتوب بست ۲۳ و سوم

نیز به غلام محمد شاه خلیفه صدور یافته و در بیان فاسد نشدن نماز از حرکت اضطراری۔

برادر عزیز القدر خوش خصال پسندیده افعال زاد الله قربه و محبته۔ بعد دعاے و سلام مشهود باد خط مرسله رسید و از مضمون خود فرحت بخشید تصرف پیران ما رحمهم الله تعالی است که بمنتسبان خود احوال هاے عجیب و نعمتهای غریب عنایت میفرمایند گنتشرای لهم۔ نماز از حرکت اختیاری فاسد میشود نه که از حرکت اضطراری و از کسے زبان طعن بند نمیشود۔ پس ایشان بکار خود مشغول باشند و او شان بکار خود کیفیت مفسدات صلوۃ در کتب فقه مفصل مسطور است ملاحظه کنند

مکتوب بست و چہارم

و تسکین دل سازند- زیادہ استقامت بر شریعت و طریقت باد

مکتوب بست و چہارم

بخدمت فیض درجت صاحبزادہ والاشان عالی مناقب حضرت عبد الغنی صاحب صدور یافتہ-

خادم سراپا نادم شکر نعمت ایزدی کہ چنگل بدامان پیران مجددی رحمہم اللہ تعالی زدہ است دولتی است عظیم و نعمتے است نعیم از کدام زبان بجا آرد و چہ سان عیان سازد اگر او سبحانہ عمر نوح علی نبینا و علیہ السلام بخشد و از ہر بن مو مشکور دارد از عہدہ عشر عشیر آن بیرون نخواہد آمد- پس امید از عتبہ بوسان آنجناب آن دارد کہ ہر ام ہمچون اجداد خود دستگیر باشند- و قبول تقصیر بندہ مولائے خود راداند نہ بطرف دیگرے پراگندہ فقط تمام شد مکتوبات

خصائص نقشبندیہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مجلس سکوت - سکینت - طمانینت - جمعیت خاطر دفع خواطر - حضور - آگاہی نسبت خاص - اینہمہ خاصہ ہائے حضرات خواجگان نقشبندیہ رضی اللہ تعالی عنہم اند

ہر کہ پیرمون خاندانِ ایشان بگردد - ہر آن وہر زمان اینہمہ را نصب عین دارد و مستغرق درین بحر باشد - تا جلوۂ خواجگان نقشبندیہ رضی اللہ تعالی عنہم را معاینہ نماید ؏ نقشبندیہ عجب قافلہ سالار انند؟ کہ برند از رہِ پنہان بحرم قافلہ را - سبحان اللہ والحمد للہ قربان پیران ما شویم کہ از یک نظر خوش اثر بحریم کبریائے وبے نیازے برسانند - وصلی اللہ تعالی علی خیر خلقہ محمد وآلہ وصحبہ اجمعین برحمتک یا ارحم الراحمین -

تعلیم المریدین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بعد حمد وصلوۃ واضح باد کہ چون فضیلت وکمالات دستگاہ محمود شاہ از فقیر نسبت طریقۂ علیا نقشبندیہ مجددیہ از اول تا آخر کسب کردند ومجاز بہ تعلیم طریقہ شدند وقتِ رخصت التماس تحریر طرز تعلیم نمودند لہذا سطرے چند درین باب تحریر نمودہ می شود کہ چون طالبی ارادۂ بیعت وطلبِ ارشاد نماید اول استخارہ نمایند یا قبولِ دل را بہ منزل استخارہ دانند چون ازین ہردو یکی را دریابند طالب را روبروے خود بنشانند وبہ پرسند کہ بکدام طریقہ بیعت مینمائی - بعد ازان

فاتحہ پیران آن طریقہ بخوانند پس ہر دو دست بطریق مصافحہ
بگیرند و سہ بار استغفار و یک یک بار ایمانِ مجمل و ایمانِ مفصل
بعد ازان دو بار کلمہ طیب و یکبار کلمہ تشہد از زبان او
بگویانند۔ بعد ازان مقامِ دل را با و نشان دہند و بگویند
کہ او چشم خود را بند نمودہ متوجہ بدل باشد۔ پس قلب
خود را مقابل قلب او نمودہ ہمت نمایند کہ ذکر یکہ
مرا از پیران رسیدہ است در دلِ این شخص برسد
انشاء اللہ تعالیٰ خواہد رسید تا سہ روز توجہ نمایند
بعد ازان مقابل ہر لطیفہ ہمان لطیفۂ خود را مقابل
نمودہ برائے جاری شدن ذکر سہ ۳ سہ روز در ہر مقام
توجہ فرمایند پس ازان ذکر نفی و اثبات و طرز مراقبہ
احدیت با و تعلیم نمایند و توجہ کنند کہ در دل او
توجہ بطرفِ فوق پیدا شود و این بفوق او با است
نہ آن کہ خدا بطرف فوق است بعد ازان توجہ برائے
جذبات و واردات نمایند و وقتِ القائے
نسبت احدیت لطیفہ را طرفِ فوق کہ اصل
اوست بہ ہمت بردارند تا آنکہ جذبات موقوف

شود چرا کہ تا جذبات باقی است فصل باقی است چون بخطرگی یا کم خطرگی تا چہار گھڑی حاصل شود مراقبہ معیت تعلیم نمایند القائے فیضِ معیت بکنند و جذبات کنانیده باصل رسانند تا حضور دایمی شود توجہ در مراقبہ اقربیت بکنند ہمین طور در ہر مقام بالقائے فیض ہر قسمے کہ خواہند آن لطیفہ آن مقام را در مقابلۂ لطیفہ و مقام طالب نمودہ ہمت کنند کہ برسد بفضل الٰہی سبحانہ و بہ برکت پیران کبار خواہد رسید و چون در باطن شیخ قوت بسیار پیدا شود بیکبارگے جملہ لطایف جاری شدن تواند حاجت توجہ سہ روز نماند فقط ظہورِ کیفیات بشود از بیخودی و استغراق توحید وجودی و استہلاک و اضمحلال و توحید شہودی و فنا رِ انا و کیفیاتِ لطیفہ قابلہ ظہورِ تجلیات ذاتیہ دایمی در کمالاتِ ثلاثہ و حقایق سبعہ و لطافت و بساطت و وسعت و بیرنگی ہا و بکیفی ہا در نسبت باطن ہم میرسد و قوتِ ایمانیات و عقاید حقہ کسی کہ کثرت مراقبات درین مقامات عالیہ مینماید بساطت و بیرنگی ہر

مقام فرق می تواند کرد واللہ اعلم بالصواب و الیہ المرجع والمآب



خلافت نامہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی سید المرسلین محمد و آلہ و اصحابہ اجمعین۔ امابعد واضح باد کہ چون فضیلت دستگاہ نجابت و شرافت پناہ برادر دینی و محب براہ یقینی مولوی محمد عبد القادر ابو طاہر بہ توبہ و انابت خنجگل ارادت بدامن فقیر زدہ کمر سعی بستہ بذکر و شغل مشغول شدند بفضل ایزدی و از برکت توجہ پیران کبار سرمدی رضی اللہ تعالیٰ عنہم از لطیفہ قلب تا بلطیفہ قالب عالم امر را اتمام کردہ عالم خلق را در ضمن آن حاصل ساختند و در بحر مراقبہ احدیت مستغرق شدند حتی کہ حرکتِ ذکر در ہر لطیفہ ظاہر گردید۔ بعدہ قدم در مراقبہ ثانی کہ مسمی بمراقبہ معیت و ولایت صغری و ولایت اولیا و ولایتِ ظلیہ است نہادہ از فیض و برکت توجہ پیران کبار احوالش بیخودی و بیہوشی استغراق و اضمحلال و اتصال ظل باصل و دیدن انوار و تجلیات را در آفاق و انفس بقدر استعداد خویش حاصل کردند من بعد سیر در ولایت

کبری کہ ولایتِ اصلیہ و ولایتِ انبیاست وکنایت از مراقبہ
اقربیت و مراقباتِ ثلاثہ محبت و مراقبہ اسم ظاہر است
نمودند وظل را گذاشتہ باصل ناظر گشتند وبفنای خاص بقدر
استعداد خود مشرف شدند۔ بعد ازان سیر در ولایتِ علیا
کہ ولایتِ ملائکہ است وعبارت از مراقبہ اسم باطن است
نمودند و بقدر استعداد خویش از فیوضش سیراب گشتند
بعد ازان از مراقبہ کمالاتِ نبوت و مراقبہ کمالاتِ رسالت
و از مراقبہ کمالات اولوالعزم سرفراز شدہ بایمانِ حقیقی مشرف
شدند وخلعتِ شرع بقامتِ باطن پوشیدند۔ بعد ازان
از مراقباتِ حقایق آلہیہ کہ عبارت از مراقبہ حقیقت
کعبہ و مراقبہ حقیقتِ قرآن و مراقبہ حقیقتِ صلوۃ و مراقبہ
معبودیت صرفہ است مشرف شدہ بفناء الفنا رسیدند
بعد ازان قدم سلوک در سیر حقایق انبیا نہادہ از مراقبہ
حقیقتِ ابراہیمی و از مراقبہ حقیقتِ موسوی و از مراقبہ
حقیقتِ محمدی سرفراز شدند۔ و ثمرہ نتایج آن مقامات
گردیدند۔ از افضال آلہی از ذکر و فکر غافل نیستند حضور
و آگہی و نسبتِ خاص بقدر استعداد نقدِ وقتِ خود میدارند

ونیز سعی بلیغ بحصول مقامات فوق مرعی داشتہ اند الحمد للہ تعالیٰ از
برکت پیران کبار رحمہم اللہ تعالیٰ المحصل کنا دبحرمتہ النبی وآلہ
الامجاد کبریتِ احمر کہ کنایت از عنایتِ شیخ است بجا شان معروف
پس فقیر بار خلافت بر سر شان نہادہ اجازتِ تعلیم
طریقہ نقشبندیہ وقادریہ وچشتیہ وسہروردیہ وکبرویہ بہ
داد ہر کہ خواہد اخذ طریقہ از اوشان نماید ومقامات موصوفہ را بواسطہ شان حاصل نماید سلمہ اللہ
اجعلہ ھادیا ومھدیا ومستقیما علی الشریعۃ
المصطفویۃ وراجلا علی قدوم الشیوخ بحرمۃ
النبی وآلہ الامجاد آمین ثم آمین ثم آمین



آنان کہ چشم خویش بصد حیلہ وا کنند

خر را ولی کنند و مگس را ہما کنند

وصیت شیخ



بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین الصلوٰۃ والسلام علی خیر المرسلین محمد وآلہ وصحبہ اجمعین بعدہ النصیحۃ الاولیٰ ھو الذکر الکثیر مع شرائطہ یعنے نصیحت اوّل ذکر کثیر ست با شرائط آن لازم بر مریدین وخلفاء فقیر آن کہ مثل حیات فقیر تعظیم وتوقیر فرزندان فقیر ضرور والا انقطاع نسبت موجب ضرر آخرتست اللّٰھم احفظ من بلائہ دیگر آن کہ غسل فقیر از دست مریدان وخلفا باشد کہ دست اجنبی حسنی ندارد

وصیت اوّل

دوم

سوم

۵ ہزار خویش کہ بیگانہ از خدا باشد ٭ فدائے یک تن بیگانہ کآشنا باشد ٭ از لباسِ کعبہ لباس کفن فقیر باشد کہ آن ابیض است و نزدِ فقیر موجود است امید کہ بر نعش فقیر چادرِ گل یا چادرِ دیگر نیندازند و آہستہ تا گورِ فقیر را رسانند تا ہمراہیان جنازہ را تکلیفے نرسد و در گور نہادہ بگویند

۵ سپردم بتو مایۂ خویش را ٭ تو دانی حساب کم و بیش را

در بحرِ رضا و تسلیم غوطہ زن و بدعائے مغفرت آہ زن باشند بعد سیوم غلام محمد خیراتی میان را کہ جانشین گردانیدہ ام اجازت نامہ او شان را بخوانند تا بسماعتِ ہمہ حضار برسد و توجہ از او شان بگیرند و بہ بینند کہ از غیب الغیب چہ میرسد و ہمہ عمر منقاد او باشند و ہرگز گردن از اطاعت او نہ پیچند فاللہ خیرٌ حافظاً

وھو ارحم الراحمین و

صلی اللہ تعالیٰ





علیٰ خیرِ خلقہ

محمدٍ و آلہ و صحبہ

وسلم اجمعین

چہارم

پنجم

ششم

ہفتم

ہشتم

نہم

دہم

یازدہم

سلب الامراض

بہ توسل صحابہ و اہل بیت رضؓ

اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیطَانِ الرَّجِیْمِ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ نیست ہیچ مرضی
و دردی بجز شفا و بجز دفع بحرمت حضرت محمدؐ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلّم لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ نیست ہیچ
مرضی و دردی بجز شفا و بجز دفع مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ بحرمتِ
حضرت محمد رسول اللہ صلعم و بحرمتِ حضرت صدیق اکبر
رضی اللہ تعالیٰ عنہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ نیست ہیچ مرضی
و دردے بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمتِ
حضرت محمد رسول اللہ صلعم و بحرمتِ حضرت فاروق
اعظم عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ نیست
ہیچ مرضی و دردی بجز شفا و بجز دفع مُحمد رسول اللہ
بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلعم و بحرمت حضرت
عثمانِ غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ نیست
ہیچ مرضی و دردی بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ

بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلعم و بحرمت حضرت
علی مرتضیٰ اسد اللہ الغالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ لا الٰہ
الا اللہ نیست ہیچ مرضی و دروی بجز شفا و بجز دفع محمد
رسول اللہ بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلعم و بحرمت
حضرات الستۃ الباقیۃ من العشرۃ المبشرہ طلحہ و سعد و سعید
و ابی عبیدۃ ابن الجراح و عبد الرحمٰن ابن عوف و زبیر
ابن العوام رضی اللہ تعالیٰ عنہم لا الٰہ الا اللہ نیست
ہیچ مرضی و دروی بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت
حضرت محمد رسول اللہ صلعم و بحرمت حضرت امیر حمزہ و حضرت
عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ
مرضی و دروی بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت
حضرت محمد رسول اللہ صلعم و بحرمت حضرات صحابائے
اہل بدر و بحرمت حضرات صحابائے اہل احد و بحرمت
حضرات جمیع انصار و مہاجرین رضی اللہ تعالیٰ عنہم و
بحرمت جمیع صحابہ و صحابیات رضی اللہ تعالیٰ عنہم لا الٰہ
الا اللہ نیست ہیچ مرضی و دروی بجز شفا و بجز دفع محمد
رسول اللہ بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلعم و

بحرمتِ سبط رسول اللہ حضرت امام حسن و حضرت امام حسین رضی اللہ
تعالیٰ عنہما لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی و دردے
بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمتِ حضرت محمد
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و بحرمتِ حضرت فاطمتہ الزہرا و
بحرمتِ حضرت خدیجتہ الکبریٰ و بحرمتِ حضرت
عایشہ صدیقہ و بحرمتِ جمیع اہلِ بیت رسول اللہ و بحرمت
جمیع ازواج مطہرات رسول اللہ صلعم رضی اللہ تعالےٰ
عنہن لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی و دردے
بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمتِ حضرت
محمد رسول اللہ صلعم و بحرمتِ جمیع انبیا و اولیا و علما
و شہدا و صالحین و الحجاج و المسافرین و المسلمین و المسلمات
و المومنین و المؤمنات و جمیع امت محمد صلی اللہ علیہ
و آلہ و صحبہ وسلم اجمعین برحمتک یا ارحم الراحمین آمین ثم
آمین ثم آمین ط

بوقتِ خواندنِ این ۔ شفائے مرض و دفع درد از مریض
و از صاحب درد نصب عین دارد او شافی شفا خواہد
داد بحرمتہ النبی و آلہ الامجاد ۔

سلب الامراض

بتوسل پیران شجرۂ نقشبندیہ رض

اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ نیست ہیچ مرضی
و دردی بجز شفا و بجز دفع بحرمت حضرت محمد رسول اللہ
صلی اللہ علیہ و آلہ وصحبہ وسلم لا الہ الا اللہ نیست ہیچ
مرضی و دردی بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت
حضرت محمد رسول اللہ صلعم و بحرمت حضرت صدیق اکبر
رضی اللہ تعالی عنہ لا الہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی
و دردی بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت
حضرت محمد رسول اللہ صلعم و بحرمت حضرت سلمان فارسی
لا الہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی و دردی بجز شفا
و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت محمد رسول اللہ
صلعم و بحرمت حضرت امام قاسم بن محمد ابن ابی بکر رضی اللہ
تعالی عنہم لا الہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی و دردی
بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت محمد

بتوسل پیران شجرۂ نقشبندیہ رض

رسول اللہ صلعم و بحرمتِ امام ہمام حضرت امام جعفر صادق رض
لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی و دردی بجز شفا و بجز
دفع محمد رسول اللہ بحرمتِ حضرت محمد رسول اللہ صلعم
و بحرمتِ سلطان العارفین قطب العاشقین حضرت خواجہ
بایزید بسطامی رحمت اللہ علیہ لا الٰہ الا اللہ نیست
ہیچ مرضی و دردی بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ
بحرمتِ حضرت محمد رسول اللہ صلعم و بحرمتِ حضرت
خواجہ ابو الحسن خرقانی رح لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ
مرضی و دردے بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمتِ
حضرت محمد رسول اللہ صلعم و بحرمتِ حضرت خواجہ
ابو القاسم گرگانی رح لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی
و دردی بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمتِ حضرت
محمد رسول اللہ صلعم و بحرمتِ حضرت خواجہ ابو علی
فارمدی رح لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی و دردی
بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمتِ حضرت محمد رسول اللہ
صلعم و بحرمتِ حضرت خواجہ ابو یوسف ہمدانی رح لا الٰہ
الا اللہ نیست ہیچ مرضی و دردی بجز شفا و بجز دفع محمد

رسول اللہ بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلعم وبحرمت
حضرت خواجہ جہان خواجہ[۱۱] عبد الخالق غجدوانی رح لا الہ
الا اللہ نیست ہیچ مرضی و دردے بجز شفا و بجز دفع
محمد رسول اللہ بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلعم
وبحرمت حضرت خواجہ مولانا محمد[۱۲] عارف ریوگری رح
لا الہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی و دردے بجز
شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت محمد
رسول اللہ صلعم وبحرمت حضرت خواجہ[۱۳] محمود انجیرفغنوی رح
لا الہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی و دردی بجز شفا
وبجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت محمد رسول اللہ
صلعم وبحرمت حضرت خواجہ[۱۴] عزیزان علی رامیتنی رح
لا الہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی و دردی بجز شفا
وبجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت محمد
رسول اللہ صلعم وبحرمت حضرت خواجہ محمد[۱۵] باباسماسی رح
لا الہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی و دردی بجز شفا
وبجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت محمد رسول اللہ
صلعم وبحرمت سید السادات حضرت سید[۱۶] امیر کلال رح

لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی و دردے بجز
شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت محمد
رسول اللہ صلعم و بحرمت خواجہ[17] خواجگان پیر پیران
امام الطریقہ مشکل کشا حضرت خواجہ بہاؤ الدین نقشبند
رحمتہ اللہ علیہ لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضے
و دردی بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت
محمد رسول اللہ صلعم و بحرمت حضرت خواجہ علاؤ الدین عطارؒ لا الٰہ الا اللہ
نیست ہیچ مرضی و دردی بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ
بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلعم و بحرمت حضرت
خواجہ محمد یعقوب[19] چرخیؒ لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ
مرضی و دردی بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت
حضرت محمد رسول اللہ صلعم و بحرمت حضرت خواجہ
[20] ناصر الدین عبید اللہ احرار رح لا الٰہ الا اللہ نیست
ہیچ مرضی و دردی بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ
بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلعم و بحرمت حضرت
خواجہ محمد شرف[21] الدین زاہد رح لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی
و دردے بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلعم

بحرمت حضرت خواجہ محمد درویش رح لا الہ الا اللہ نیست
ہیچ مرضی و دردی بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت
حضرت محمد رسول اللہ صلعم و بحرمت حضرت خواجہ مولانا
خواجگی محمد امکنگی رح لا الہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی و دردی
بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت محمد رسول اللہ
صلعم و بحرمت خواجۂ خواجگان حضرت خواجہ محمد باقی باللہ رح
لا الہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی و دردی بجز شفا
و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت محمد رسول اللہ
صلعم و بحرمت محبوب صمدانی امام ربانی مجدد الف ثانی
امام الطریقہ حضرت شیخ احمد فاروقی سرہندی رحمۃ اللہ علیہ
لا الہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی و دردی بجز شفا
و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت محمد رسول اللہ
صلعم و بحرمت عروۃ الوثقی حضرت خواجہ محمد معصوم رح
لا الہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی و دردی بجز شفا
و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت محمد رسول اللہ
صلعم و بحرمت حضرت ایشان حضرت شیخ سیف الدین رح
لا الہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی و دردی بجز شفا و بجز دفع

محمد رسول اللہ بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلعم
و بحرمت حضرت حافظ محمد محسن ع لا الہ الا اللہ
نیست ہیچ مرضی و دردی بجز شفا و بجز دفع محمد
رسول اللہ بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلعم
بحرمت سید السادات حضرت سید نور محمد بدایونی ع
لا الہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی و دردی بجز
شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت
محمد رسول اللہ صلعم و بحرمت شمس الدین حبیب اللہ
عارف باللہ قیوم زمان قطب جہان حضرت میرزا
مظہر جان جانان شہید ع لا الہ الا اللہ نیست
ہیچ مرضی و دردی بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت
حضرت محمد رسول اللہ صلعم و بحرمت قطب الاقطاب
فرد الافراد حضرت شاہ عبد اللہ المعروف بہ غلام علیشاہ ع
لا الہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی و دردی بجز
شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت
محمد رسول اللہ صلعم و بحرمت سیدنا و مولانا و مرشدنا
حضرت شاہ سعد اللہ صاحب قبلہ رحمۃ اللہ علیہ ۔

لا الٰہ الا اللّٰہ نیست ہیچ مرضی و دردی بجز
شفا و بجز دفع محمد رسول اللّٰہ بحرمتِ حضرت
محمد رسول اللّٰہ صلعم و بحرمتِ جمیع حضرات نقشبندیہ
رحمتہ اللّٰہ علیہم بوقتِ خواندن شجرہ شفاء مرض و دفع
درد از مریض و از صاحب درد نصب عین دارد
او شافی شفا خواہد داد بحرمت النبی و آلہ الامجاد فقط

سلب الامراض

بہ توسل پیران شجرہ قادریہ

اعوذ باللّٰہ من الشیطان الرجیم

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

لا الٰہ الا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ نیست ہیچ مرضی
و دردی بجز شفا و بجز دفع بحرمتِ حضرت محمد رسول اللّٰہ
صلی اللّٰہ علیہ و آلہ و صحبہ وسلم لا الٰہ الا اللّٰہ نیست ہیچ
مرضی و دردی بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللّٰہ بحرمتِ
حضرت محمد رسول اللّٰہ صلعم و بحرمتِ حضرت علی مرتضیٰ
کرم اللّٰہ تعالیٰ وجہہ لا الٰہ الا اللّٰہ نیست ہیچ
مرضی و دردی بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللّٰہ بحرمتِ

حضرت محمد رسول اللہ صلعم وبحرمت حضرت سبط
رسول اللہ حضرت امام حسن مجتبیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ
لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی و دردی بجز
شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت محمد
رسول اللہ صلعم و بحرمت سبط رسول اللہ شہید دشت
کربلا حضرت امام حسین رض لا الٰہ الا اللہ نیست
ہیچ مرضی و دردی بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ
بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلعم و بحرمت
سبط رسول اللہ حضرت امام زین العابدین رض لا الٰہ
الا اللہ نیست ہیچ مرضی و دردی بجز شفا و بجز دفع
محمد رسول اللہ بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلعم
و بحرمت سبط رسول اللہ حضرت امام محمد باقر رض
لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی و دردی بجز
شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت
محمد رسول اللہ صلعم و بحرمت سبط رسول اللہ حضرت
امام جعفر صادق رض لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ
مرضی و دردی بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت

حضرت محمد رسول اللہ صلعم و بحرمت سبط رسول اللہ حضرت
امام موسیٰ کاظم رضہ لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی
ودردی بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت
حضرت محمد رسول اللہ صلعم و بحرمت سبط رسول اللہ
حضرت امام علی موسیٰ رضا رضہ لا الٰہ الا اللہ نیست
ہیچ مرضی ودردی بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ
بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلعم و بحرمت حضرت
خواجہ معروف کرخی رحمتہ اللہ علیہ لا الٰہ الا اللہ
نیست ہیچ مرضی ودردی بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم بحرمت حضرت
محمد رسول اللہ صلعم و بحرمت حضرت خواجہ سری
سقطی رحہ لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی ودردی
بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت
محمد رسول اللہ صلعم و بحرمت حضرت سید الطائفہ
حضرت خواجہ جنید بغدادی رحہ لا الٰہ الا اللہ
نیست ہیچ مرضی ودردی بجز شفا و بجز دفع محمد
رسول اللہ بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلعم

وبحرمتِ حضرت شیخ ابو بکر عبد اللہ شبلی رح لا الٰہ
الا اللہ نیست ہیچ مرضی و دردی بحز شفا و بحز دفع
محمد رسول اللہ بحرمتِ حضرت محمد رسول اللہ صلعم
وبحرمتِ حضرت شیخ عبد العزیز تمیمی رح لا الٰہ
الا اللہ نیست ہیچ مرضی و دردی بحز شفا و بحز دفع
محمد رسول اللہ بحرمتِ حضرت محمد رسول اللہ صلعم
وبحرمتِ حضرت شیخ عبد الواحد بن عبد العزیز تمیمی رح
لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی و دردی بحز شفا
وبحز دفع محمد رسول اللہ بحرمتِ حضرت محمد رسول اللہ
صلعم وبحرمتِ حضرت شیخ ابو الفرح طرطوسی رح لا الٰہ
الا اللہ نیست ہیچ مرضی و دردی بحز شفا و بحز دفع
محمد رسول اللہ بحرمتِ حضرت محمد رسول اللہ صلعم
وبحرمتِ حضرت شیخ ابو الحسن علی الہنکاری القرشی رح
لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی و دردی بحز شفا
وبحز دفع محمد رسول اللہ بحرمتِ حضرت محمد
رسول اللہ صلعم وبحرمتِ حضرت شیخ ابو سعید مبارک
مخزومی رح لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی و دردی

بجز شفا و بجز دفع محمدؐ رسول اللہ بحرمت حضرت محمدؐ
رسول اللہ صلعم و بحرمت حضرت غوث الثقلین قطب الدارین
پیران پیر محبوب سبحانی حضرت شیخ عبد القادر[19]
جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ لا الہ الا اللہ نیست
ہیچ مرضی و درد ی بجز شفا و بجز دفع محمدؐ رسول اللہ
بحرمت حضرت محمدؐ رسول اللہ صلعم و بحرمت
حضرت سید عبد الرزاق رح[20] لا الہ الا اللہ نیست
ہیچ مرضی و درد ی بجز شفا و بجز دفع محمدؐ رسول اللہ
بحرمت حضرت محمدؐ رسول اللہ صلعم و بحرمت
حضرت سید شرف الدین قتال رح[21] لا الہ الا اللہ
نیست ہیچ مرضی و درد ی بجز شفا و بجز دفع محمدؐ
رسول اللہ بحرمت حضرت محمدؐ رسول اللہ صلعم
و بحرمت حضرت سید عبد الوہاب رح[22] لا الہ الا اللہ
نیست ہیچ مرضی و درد ی بجز شفا و بجز دفع محمدؐ
رسول اللہ بحرمت حضرت محمدؐ رسول اللہ صلعم
و بحرمت حضرت سید بہاؤ الدین رح[23] لا الہ الا اللہ
نیست ہیچ مرضی و درد ی بجز شفا و بجز دفع محمدؐ رسول اللہ

بحرمتِ حضرت محمد رسول اللہ صلعم و بحرمتِ حضرت سیدؒ عقیل[۲۴] ع لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی و دردی بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمتِ حضرت محمد رسول اللہ صلعم و بحرمتِ حضرت سیدؒ شمس الدین صحرائی[۲۵] ع لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی و دردی بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمتِ حضرت محمد رسول اللہ صلعم و بحرمتِ حضرت سیدؒ گدا رحمان اوّل بن ابی الحسن[۲۶] ع لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی و دردی بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمتِ حضرت محمد رسول اللہ صلعم و بحرمتِ حضرت شیدا ابوالفضل[۲۷] ع لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی و دردی بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمتِ حضرت محمد رسول اللہ صلعم و بحرمتِ حضرت شیخؒ سیدؒ شمس الدین عارف[۲۸] ع لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی و دردی بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمتِ حضرت محمد رسول اللہ صلعم و بحرمتِ حضرت سیدؒ گدا رحمان ثانی[۲۹] ع لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی و دردی بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمتِ حضرت

محمدؐ رسول اللہ صلعم و بحرمتِ حضرتؒ سید شاہ فضیلؒ لا الہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی و دردی بجز شفا و بجز دفع محمدؐ رسول اللہ بحرمتِ حضرت محمدؐ رسول اللہ صلعم و بحرمتِ حضرت شاہ کمال کیتھلیؒ لا الہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی و دردی بجز شفا و بجز دفع محمدؐ رسول اللہ بحرمتِ حضرت محمدؐ رسول اللہ صلعم و بحرمتِ حضرت شاہ سکندرؒ لا الہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی و دردی بجز شفا و بجز دفع محمدؐ رسول اللہ بحرمتِ حضرت محمدؐ رسول اللہ صلعم و بحرمتِ حضرت بدر الملت والدین امام العارفین امام الطریقہ حضرت شیخ احمد فاروقی سرہندی رضی اللہ تعالیٰ عنہ لا الہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی و دردی بجز شفا و بجز دفع محمدؐ رسول اللہ بحرمتِ حضرت محمدؐ رسول اللہ صلعم و بحرمتِ حضرت خازن الرحمتہ حضرت خواجہ محمد سعیدؒ لا الہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی و دردی بجز شفا و بجز دفع محمدؐ رسول اللہ بحرمتِ حضرت محمدؐ رسول اللہ صلعم و بحرمتِ دلیل الرحمٰن حضرت

شیخ عبد الاحد المعروف شاہ گل ۲۶ لا الٰہ الا اللہ
نیست ہیچ مرضی و دردی بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ
بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلعم و بحرمت
شیخ الشیوخ حضرت شیخ محمد عابد سنامی ۲۷ لا الٰہ
الا اللہ نیست ہیچ مرضی و دردی بجز شفا و بجز دفع
محمد رسول اللہ بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلعم
و بحرمت شمس الدین حبیب اللہ عارف باللہ قیوم
زمان قطب جہان حضرت میرزا مظہر جانجانان شہید ۲۸
لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی و دردی بجز
شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت
محمد رسول اللہ صلعم و بحرمت حضرت قطب الارشاد
فرد الافراد حضرت شاہ عبد اللہ المعروف بہ غلام علی شاہ ۲۹
لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی و دردی بجز
شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت
محمد رسول اللہ صلعم و بحرمت قوت ارباب ایمان
و تقویت اصحاب ایقان سیدنا و مرشدنا و مولانا
حضرت شاہ سعد اللہ صاحب قبلہ ۳۰ لا الٰہ الا اللہ

نیست ہیچ مرضی و دردی بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ
بحرمتِ حضرت محمد رسول اللہ صلعم و بحرمت جمیع
حضرات قادریہ رحمتہ اللہ علیہم۔
بوقتِ خواندنِ شجرہ شفائے مرض و دفع درد المریض و از
صاحب درد نصبِ عین وارد او شافی شفا خواہد داد۔
بحرمتِ النبی و آلہ الامجاد نقط

سلب الامراض

بتوسل پیران شجرہ چشتیہ
اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم
بسم اللہ الرحمن الرحیم

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ نیست ہیچ مرضی
و دردی بجز شفا و بجز دفع بحرمتِ حضرت محمد رسول اللہ
صلی اللہ علیہ و آلہ و صحبہ وسلم لا الہ الا اللہ نیست
ہیچ مرضی و دردی بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ
بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلعم و بحرمت حضرت
علی مرتضی کرم اللہ تعالی وجہہ لا الہ الا اللہ نیست
ہیچ مرضی و دردی بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ

بحرمتِ حضرت محمد رسول اللہ صلعم و بحرمتِ حضرت
خواجہ حسن بصریؒ لا اِلٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی
و دردی بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت
محمد رسول اللہ صلعم و بحرمتِ حضرت خواجہ عبد الواحد
بن زیدؒ لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی و دردی
بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمتِ حضرت
محمد رسول اللہ صلعم و بحرمتِ حضرت خواجہ فضیل
بن عیاضؒ لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی و
دردی بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمتِ
حضرت محمد رسول اللہ صلعم بحرمت حضرت خواجہ سلطان
ابراہیم ادہمؒ لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی
و دردی بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمتِ
حضرت محمد رسول اللہ صلعم و بحرمتِ حضرت خواجہ
سدید الدین حذیفۃ المرعشیؒ لا اِلٰہ الا اللہ نیست ہیچ
مرضی و دردی بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمتِ
حضرت محمد رسول اللہ صلعم و بحرمتِ حضرت خواجہ
امین الدین ہبیرۃ البصریؒ لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی

و دردی بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت
محمد رسول اللہ صلعم و بحرمت حضرت خواجہ ابو اسحاق
ممشاد علو دینوری رح لا الہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی
و دردی بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت
محمد رسول اللہ صلعم و بحرمت حضرت خواجہ ابو اسحاق
شامی چشتی رح لا الہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی و
دردی بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت
محمد رسول اللہ صلعم و بحرمت حضرت خواجہ ابو احمد ابدال
چشتی رح لا الہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی و دردی بجز
شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت محمد
رسول اللہ صلعم و بحرمت حضرت خواجہ ابو محمد چشتی رح
لا الہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی و دردی بجز شفا
و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت محمد رسول اللہ
صلعم و بحرمت حضرت خواجہ ناصر الدین ابو یوسف چشتی رح
لا الہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی و دردی بجز شفا
و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت محمد رسول اللہ
صلعم و بحرمت حضرت خواجہ قطب الدین مودود چشتی رح

لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی و دردی بجز شفا و بجز دفع
محمد رسول اللہ بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلعم
وبحرمت حضرت خواجہ حاجی شریف زندنی[۱۵] رح لا الٰہ
الا اللہ نیست ہیچ مرضی و دردی بجز شفا و بجز دفع محمد
رسول اللہ بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلعم وبحرمت
حضرت خواجہ عثمان[۱۶] ہارونی رح لا الٰہ الا اللہ نیست
ہیچ مرضی و دردی بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ
بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلعم وبحرمت حضرت
خواجۂ خواجگان پیر پیران امام الطریقہ حضرت خواجہ
معین الدین حسن سنجری چشتی رضی اللہ تعالیٰ عنہ لا الٰہ
الا اللہ نیست ہیچ مرضی و دردی بجز شفا و بجز دفع محمد
رسول اللہ بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلعم
وبحرمت حضرت خواجہ قطب[۱۸] الدین بختیار کاکی اوشی
چشتی رح لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی و دردی
بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت
محمد رسول اللہ صلعم وبحرمت حضرت خواجہ فرید[۱۹] الدین
گنجشکر رح لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی و دردی

بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت
محمد رسول اللہ صلعم و بحرمت حضرت خواجہ مخدوم
عالم علاؤ الدین علی احمد صابر رح لا الہ الا اللہ نیست
ہیچ مرضی و دردی بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت
حضرت محمد رسول اللہ صلعم و بحرمت حضرت شیخ
شمس الدین ترک پانی پتی رح لا الہ الا اللہ نیست ہیچ
مرضی و دردی بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت
حضرت محمد رسول اللہ صلعم و بحرمت حضرت شیخ
جلال الدین پانی پتی رح لا الہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی
و دردی بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت
محمد رسول اللہ صلعم و بحرمت حضرت شیخ عبد الحق ردولوی
رحمتہ اللہ علیہ لا الہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی و دردی
بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلعم و بحرمت حضرت
شیخ محمد عارف رح لا الہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی و
دردی بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت
محمد رسول اللہ صلعم و بحرمت حضرت شیخ عبد القدوس گنگوہی
لا الہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی و دردی بجز شفا و

ردولی نام موضع ... شیخ عبد الحق ردولوی ...

وبجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلعم وبحرمت حضرت شیخ رکن الدین گنگوهی ۲۶ لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی و دردی بجز شفا وبجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلعم وبحرمت حضرت مخدوم شیخ عبد الاحد رحمۃ اللہ علیہ ۲۷ لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی و دردی بجز شفا وبجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلعم وبحرمت بدر الملت والدین امام الواصلین حضرت شیخ احمد فاروقی سرہندی رحمۃ اللہ علیہ لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی و دردی بجز شفا وبجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلعم وبحرمت خازن الرحمۃ حضرت شیخ محمد سعید رحمۃ اللہ علیہ - لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی و دردی بجز شفا وبجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلعم وبحرمت دلیل الرحمٰن حضرت شیخ عبد الاحد المعروف شاہ گل ۳۰ لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی و دردی بجز شفا وبجز دفع محمد رسول اللہ

فرزند شیخ عبد القدوس گنگوهی م ۱۲
حضرت مجدد الف ثانی م ۱۲
فرزند ثانی حضرت مجدد الف ثانی م ۱۲
فرزند حضرت مجدد الف ثانی م ۱۲
خازن الرحمۃ م ۱۲

بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلعم و بحرمت شیخ الشیوخ حضرت شیخ محمد عابد سنامی لا الہ الا اللہ نیست هیچ مرضی و دردی بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلعم و بحرمت شمس الدین حبیب اللہ عارف باللہ قیوم زمان قطب جہان حضرت میرزا مظہر جانجانان شہید لا الہ الا اللہ نیست هیچ مرضی و دردی بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلعم و بحرمت قطب الارشاد فرد الافراد حضرت شاہ عبد اللہ المعروف بغلام علیشاہ رح لا الہ الا اللہ نیست هیچ مرضی و دردی بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلعم و بحرمت قوت ارباب ایمان و تقویت اصحاب ایقان سیدنا و مولانا و مرشدنا حضرت شاہ سعد اللہ صاحب قبلہ لا الہ الا اللہ نیست هیچ مرضی و دردی بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلعم و بحرمت جمیع حضرات چشتیہ رحمتہ اللہ علیہم ہ بوقت خواندن شجرہ شفای مرض و دفع درد از مریض و از صفا ادرد عین دارد شافی

شفا خواہد داد بحرمت النبی و آلہ الامجاد ط

سلب الامراض

بتوسل پیران شجرہ سہروردیہ

اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ نیست ہیچ مرضی و دردے بجز شفا و بجز دفع بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ و صحبہ وسلم لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی و دردی بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلعم و بحرمت امیر المومنین خلیفۃ المشارق و المغارب حضرت علی ابن ابی طالب کرم اللہ تعالیٰ وجہہ لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی و دردے بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلعم و بحرمت حضرت شیخ حسن بصری لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی و دردے بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلعم و بحرمت حضرت شیخ حبیب عجمی رحمتہ اللہ علیہ

لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی و دردی بجز شفا
و بجز دفع محمدؐ رسول اللہ بحرمت حضرت محمدؐ رسول اللہ
صلعم۔ و بحرمت حضرت شیخ داؤد طائی رح لا الٰہ الا اللہ
نیست ہیچ مرضی و دردی بجز شفا و بجز دفع محمدؐ رسول اللہ
بحرمت حضرت محمدؐ رسول اللہ صلعم و بحرمت حضرت
معروف کرخی رح لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ
مرضی و دردی بجز شفا و بجز دفع محمدؐ رسول اللہ بحرمت
حضرت محمدؐ رسول اللہ صلعم و بحرمت حضرت شیخ سری
سقطی رح لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی و دردی
بجز شفا و بجز دفع محمدؐ رسول اللہ بحرمت حضرت
محمدؐ رسول اللہ صلعم و بحرمت سید الطائفہ حضرت
شیخ جنید بغدادی رح لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی
و دردی بجز شفا و بجز دفع محمدؐ رسول اللہ بحرمت حضرت
محمدؐ رسول اللہ صلعم و بحرمت حضرت شیخ علو ممشاد
دینوری رح لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی و دردی
بجز شفا و بجز دفع محمدؐ رسول اللہ بحرمت حضرت
محمدؐ رسول اللہ صلعم و بحرمت حضرت شیخ احمد اسود دینوری رح

لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی و دردی بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلعم و بحرمت حضرت[11] شیخ ابو محمد بن شیخ عبد اللہ رح لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی و دردی بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلعم و بحرمت حضرت[12] شیخ یار محمد بن شیخ عبد اللہ عمویہ رح لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی و دردی بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلعم و بحرمت حضرت[13] شیخ وجیہ الدین ابو الحفص عبد القادر سہروردی رح لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی و دردی بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلعم و بحرمت حضرت[14] شیخ ضیاء الدین ابو النجیب عبد القاہر سہروردی رح لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی و دردے بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلعم و بحرمت حضرت شیخ الشیوخ شیخ شہاب[15] الدین سہروردی رح لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی و دردے بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ

بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلعم و بحرمت حضرت شیخ بہاؤ الدین ذکریا ملتانی ۶ لا الہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی و دردی بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلعم و بحرمت حضرت شیخ محمد صدر الدین ۷ لا الہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی و دردی بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلعم و بحرمت حضرت شیخ رکن الدین شاہ رکن عالم لا الہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی و دردی بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلعم و بحرمت حضرت سید جلال الدین بخاری مخدوم جہانیان جہان گشت رح لا الہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی و دردے بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلعم و بحرمت حضرت سید اجمل بہرائچی رح لا الہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی و دردے بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلعم و بحرمت حضرت سید بڈہن بہرائچی رح لا الہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی

۶ فرزند شیخ بہاؤ الدین ذکریا ملتانی ۱۲ اسماعیل ات

۷ فرزند شیخ صدر الدین ۱۲ منہ سید لات

ودردے بجز شفا وبجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت
حضرت محمد رسول اللہ صلعم وبحرمت حضرت شیخ
درویش محمد بن قاسم اودھی رح لا الہ الا اللہ
نیست ہیچ مرضی ودردی بجز شفا وبجز دفع محمد رسول اللہ
بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلعم وبحرمت حضرت
شیخ عبد القدوس گنگوھی رحمتہ اللہ علیہ لا الہ الا اللہ
نیست ہیچ مرضی ودردی بجز شفا وبجز دفع محمد رسول اللہ
بحرمت حضرت محمد رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم
وبحرمت حضرت شیخ رکن الدین
ابن حضرت شیخ عبد القدوس
گنگوہی رحمتہ اللہ علیہ لا الہ الا اللہ نیست ہیچ
مرضی ودردی بجز شفا وبجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت
حضرت محمد رسول اللہ صلعم وبحرمت حضرت مخدوم
شیخ عبد الاحد رحمتہ اللہ تعالی علیہ لا الہ
الا اللہ نیست ہیچ مرضی ودردے بجز شفا وبجز دفع
محمد رسول اللہ بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلعم

رح والد حضرت
مجدد الف ثانی رح

وبحرمت حضرت امام ربانی محبوب صمدانی مجدد الف ثانی
امام الطریقہ حضرت شیخ احمد فاروقی سرہندی رحمۃ اللہ علیہ
لا الہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی و دردی بجز شفا و بجز
دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلعم
وبحرمت حضرت خازن الرحمۃ خواجہ محمد سعید رح۔
لا الہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی و دردے بجز شفا
وبجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت محمد
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم وبحرمت حضرت
شیخ عبد الاحد المعروف شاہ گل رح لا الہ الا اللہ نیست
ہیچ مرضی و دردی بجز شفا وبجز دفع محمد رسول اللہ
بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلعم وبحرمت حضرت
شیخ محمد عابد سنامی رح لا الہ الا اللہ نیست ہیچ
مرضی و دردی بجز شفا وبجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت
حضرت محمد رسول اللہ صلعم وبحرمت حضرت شمس الدین
حبیب اللہ عارف باللہ قیوم زمان قطب جہان حضرت
میرزا مظہر جان جانان شہید رح لا الہ الا اللہ نیست
ہیچ مرضی و دردی بجز شفا وبجز دفع محمد رسول اللہ

بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلعم و بحرمت حضرت
سیدنا و مولانا پیر دستگیر قطب الارشاد فرد الافراد
حضرت شاہ عبد اللہ المعروف بہ غلام علیشاہ قدس سرہٗ
لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی و دردی بجز شفا
و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت محمد رسول اللہ
صلعم و بحرمت سیدنا و مولانا و مرشدنا حضرت شاہ سعد اللہ صاحب
قبلہ رحمۃ اللہ علیہ لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی
و دردے بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت
حضرت محمد رسول اللہ صلعم و بحرمت جمیع حضرات سہروردیہ
رحمۃ اللہ علیہم

بوقت خواندن شجرۂ شفائے مرض و دفع درد از مریض
و از صاحب درد نصب عین دارد او شافی شفا خواہد داد
بحرمت النبی و آلہ الامجاد مصہ =

سلب الامراض

بتوسل پیران شجرہ کبرویہ رض

اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم ۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم
لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ نیست ہیچ مرضی و

شاہ محمد ... پیران ...

و ردی بجز شفا و بجز دفع بحرمت حضرت محمدؐ رسول اللہ۔
صلی اللہ علیہ و آلہ و صحابہ وسلم لا الہ الا اللہ نیست ہیچ
مرضی و دردی بجز شفا و بجز دفع محمدؐ رسول اللہ بحرمت
حضرت محمدؐ رسول اللہ صلعم و بحرمت حضرت امیر المومنین
علی مرتضی کرم اللہ وجہہٗ لا الہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی
و دردی بجز شفا و بجز دفع محمدؐ رسول اللہ بحرمت حضرت
محمدؐ رسول اللہ صلعم و بحرمت حضرت خواجہ حسن بصری
رضی اللہ تعالی عنہ لا الہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی
و دردی بجز شفا و بجز دفع محمدؐ رسول اللہ بحرمت حضرت
محمدؐ رسول اللہ صلعم و بحرمت حضرت خواجہ حبیب عجمی
رحمتہ اللہ علیہ لا الہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی و دردے
بجز شفا و بجز دفع محمدؐ رسول اللہ بحرمت حضرت محمدؐ
رسول اللہ صلعم و بحرمت حضرت خواجہ داؤد طائی رح
لا الہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی و دردی بجز شفا
و بجز دفع محمدؐ رسول اللہ بحرمت حضرت محمدؐ رسول اللہ
صلعم و بحرمت حضرت خواجہ معروف کرخی رح لا الہ الا اللہ
نیست ہیچ مرضی و دردی بجز شفا و بجز دفع محمدؐ رسول اللہ

بحرمتِ حضرت محمدؐ رسول اللہ صلعم و بحرمتِ حضرت
خواجہ سری سقطی رح لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی و
دردی بجز شفا و بجز دفع محمدؐ رسول اللہ بحرمت حضرت
محمدؐ رسول اللہ صلعم و بحرمتِ حضرت خواجہ ابو القاسم
جنید بغدادی رح لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی و
دردی بجز شفا و بجز دفع محمدؐ رسول اللہ بحرمتِ حضرت
محمدؐ رسول اللہ صلعم و بحرمتِ حضرت خواجہ ابو علی رودباری
رحمۃ اللہ علیہ لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی و دردی
بجز شفا و بجز دفع محمدؐ رسول اللہ بحرمت حضرت
محمدؐ رسول اللہ صلعم و بحرمت حضرت خواجہ ابو علی کاتب
لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی و دردی بجز شفا
و بجز دفع محمدؐ رسول اللہ بحرمتِ حضرت محمدؐ رسول اللہ
صلعم و بحرمتِ حضرت خواجہ عثمان مغربی رح لا الٰہ الا اللہ
نیست ہیچ مرضی و دردی بجز شفا و بجز دفع محمدؐ رسول اللہ بحرمت
حضرت محمدؐ رسول اللہ صلعم و بحرمت حضرت خواجہ
ابو القاسم گرگانی رح لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی
و دردی بجز شفا و بجز دفع محمدؐ رسول اللہ بحرمت حضرت

رودباری نسبت بجنید [illegible] است [illegible] [illegible]

گرگانی [illegible] [illegible]

محمد رسول اللہ صلعم و بحرمت حضرت شیخ ابوبکر نساج رح لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی و دردی بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلعم و بحرمت حضرت خواجہ احمد غزالی رح لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی و دردی بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلعم و بحرمت حضرت خواجہ شیخ ضیاء الدین ابو نجیب رح لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی و دردی بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلعم و بحرمت حضرت عمار یاسر رح لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی و دردی بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلعم و بحرمت حضرت امام الطریقہ حضرت شیخ نجم الدین کبری رح لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی و دردی بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلعم و بحرمت حضرت شیخ بابا کمال خجندی رح لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی و دردے بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت

محمد رسول اللہ صلعم و بحرمت حضرت شیخ احمد رح[١٩] لا الہ الا اللہ
نیست ہیچ مرضی و دردے بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ
بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلعم و بحرمت حضرت
شیخ عطایار[٢٠] الخالدی رح لا الہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی
و دردی بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت
محمد رسول اللہ صلعم و بحرمت حضرت شیخ[٢١] شمس الدین
ابی محمد ابن محمود بن ابراہیم الفرغانی رح لا الہ الا اللہ نیست
ہیچ مرضی و دردی بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت
حضرت محمد رسول اللہ صلعم و بحرمت حضرت شیخ
حمید الدین[٢٢] سمرقندی رح لا الہ الا اللہ نیست ہیچ
مرضے و دردے بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت
حضرت محمد رسول اللہ صلعم و بحرمت حضرت مخدوم
جہانیان[٢٣] جہان گشت سید جلال الدین بخاری رح لا الہ
الا اللہ نیست ہیچ مرضی و دردے بجز شفا و بجز دفع
محمد رسول اللہ بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلعم
و بحرمت حضرت[٢٤] سید اجمل بہرائچی رح لا الہ الا اللہ
نیست ہیچ مرضے و دردے بجز شفا و بجز دفع محمد

ع
فرغانہ بفتح عین معجمہ
و نون نام ولایتی
بنون نام ولایتی از ماوراء النہر
است از نواحی سمرقند و
ما بین
اندجان ۱۲
غیاث

رسول اللہ بحرمت حضرت محمدؐ رسول اللہ صلعم وبحرمت
حضرت سید بڈّن بھڑائچی[25] لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی
ودردے بجز شفا وبجز دفع محمدؐ رسول اللہ وبحرمت حضرت
محمدؐ رسول اللہ صلعم وبحرمت حضرت درویش[26] محمد بن قاسم اودھی
لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی ودردے بجز شفا
وبجز دفع محمدؐ رسول اللہ بحرمت حضرت محمدؐ رسول اللہ
صلعم وبحرمت حضرت شیخ[27] عبد القدوس گنگوہی لا الٰہ
الا اللہ نیست ہیچ مرضی ودردے بجز شفا وبجز دفع محمدؐ
رسول اللہ بحرمت حضرت محمدؐ رسول اللہ صلعم وبحرمت
حضرت شیخ[28] رکن الدین گنگوہی رح لا الٰہ الا اللہ نیست
ہیچ مرضی ودردے بجز شفا وبجز دفع محمدؐ رسول اللہ
بحرمت حضرت محمدؐ رسول اللہ صلعم وبحرمت حضرت
مخدوم شیخ[29] عبد الاحد رح لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ
مرضی ودردے بجز شفا وبجز دفع محمدؐ رسول اللہ
بحرمت حضرت محمدؐ رسول اللہ صلعم وبحرمت حضرت
بدر الملت والدین امام ربانی محبوب صمدانی مجدد الف ثانی
امام الطریقہ حضرت شیخ[30] احمد فاروقی سرہندی رحمۃ اللہ علیہ

[29] والد حضرت مجدد الف ثانی رح

لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی و دردی بجز شفا
و بجز دفع محمدؐ رسول اللہ بحرمت حضرت محمدؐ رسول اللہ
صلعم و بحرمت خازن الرحمۃ حضرت خواجہ محمدؐ سعید رح ۳۱
لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی و درد سے بجز شفا
و بجز دفع محمدؐ رسول اللہ بحرمت حضرت محمدؐ رسول اللہ
صلعم و بحرمت دلیل الرحمن حضرت شیخ عبد الاحد المعروف ۳۲
شاہ گل رح لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضے و درد سے
بجز شفا و بجز دفع محمدؐ رسول اللہ بحرمت حضرت محمدؐ
رسول اللہ صلعم و بحرمت حضرت شیخ محمدؐ عابد سنامی رح ۳۳
لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضے و درد سے بجز شفا
و بجز دفع محمدؐ رسول اللہ بحرمت حضرت محمدؐ رسول اللہ
صلعم و بحرمت شمس الدین حبیب اللہ عارف باللہ قیوم زمان
قطب جہان حضرت میرزا مظہر جان جانان شہید رح ۳۴
لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضے و درد سے بجز شفا
و بجز دفع محمدؐ رسول اللہ بحرمت حضرت محمدؐ رسول اللہ
صلعم و بحرمت سیدنا و مولانا پیر دستگیر قطب الارشاد
فرد الافراد حضرت شاہ عبد اللہ المعروف بہ غلام علی شاہ ۳۵

فرزند ثانی حضرت مجدد الف ثانی ۱۲۳

نبیرہ حضرت مجدد الف ثانی ۱۲۷

رحمتہ اللہ علیہ لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضے
و دردے بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت
محمد رسول اللہ صلعم و بحرمت سیدنا و مولانا و مرشدنا حضرت
شاہ سعد اللہ صاحب قبلہ رح لا الٰہ
الا اللہ نیست ہیچ مرضے و دردے بجز شفا و بجز دفع
محمد رسول اللہ بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ
علیہ و آلہ و صحبہ وسلم و بحرمت جمیع حضرات کبرویہ
رحمتہ اللہ علیہم بوقت خواندن شجرہ شفاے مرض
و دفع درد از مریض و از صاحب درد نصب عین دارد
او شافی شفا خواہد داد بحرمت النبی و آلہ الامجاد فقط تمام شد جلد ثالث

تمت الکتاب

وجہ مہر و دستخط حضرت ایشان بر خاتمہ

این فقیر مسکین مجموعہ کتاب مسمی بہ لذات مسکین مولفہ خویش را کہ
مشتمل است بر چہل رسالہ در سہ جلد من اولہا الی آخرہا حرفا حرفا تماما مکرر مطالعہ نمودہ بہ
تصحیح و تنقیح و ترتیب و تہذیب آن برادر اعز القدر مولوی ابو طاہر محمد عبد القادر
زاد قدرہ اجازت طبع و حق تالیف آن بخشیدم و بعد طبع کتاب را ورقا ورقا دیدم صحت
و خوبی طبع را کہ نتیجہ محنت و لیاقت شان است نہایت پسند نمودم او سبحانہ تعالیٰ این خدمت شان را
قبول فرماید و ازین کتاب بجمیع مسلمین نفع رساند آمین پس فقیر باین حسن خدمت

خاتمة الطبع

؎ الحمد للّٰہ علی نعمائہ ۔ والشکر للّٰہ علی آلائہ ۔
قولہ تعالیٰ واما بنعمة ربک فحدث ۔

؎ غریق لجۂ دریای فیض پیرانم ۔ کدام شکر بجا آورم نمی دانم ۔ ایک روز سبحان اللہ وہ کیا نیک دن تہا اور ماشاء اللہ کیا نیک ساعت تہی یکایک اس سگ ناچیز کو دل مین آیا کہ حضرت پیر و مرشد قبلہ کی کل تالیفات و ملفوظات متبرکہ کو جو جابجا متفرق اور منتشر تہی بکوشش حسبقدر کہ دستیاب ہوئیں فراہم اور ایک مجموعہ کی شکل مین ترتیب دیکر جمع ۔ اور بغرض استفاضہ عام طبع کری ؎ للّٰہ الحمد ہر آن چیز کہ خاطر می خواست ۔ آمد آخر ز پس پردہ تقدیر پدید ۔ حضرت پیر و مرشد قبلہ نی ناچیز کے اس معروضہ کو بکمال خرسندی و رضامندی منظور فرما کر نہ صرف اجازت طبع کی بخشی بلکہ دوسری روز صبح کی حلقہ مین توجہ کی بعد جناب مولوی احمد خیر الدین صاحب سی مخاطب ہو کر یہہ ارشاد فرمایا ۔ ارشاد ۔ ایک مدت سی ہماری دل مین یہہ بات تہی کہ کسیطرح یہہ کل تالیفات و ملفوظات ہماری ایک مجموعہ بنکر چہپ جاوین ۔ مگر آج تک کسی نی یہہ ہمت نہ کی ۔ ادنیٰ صوفی کا خطرۂ قلبی بلا ظہور خالی نہین جاتا ۔ یہان پیران کبار کی کارخانہ مین ہمارا وہ خطرہ کیونکر ضایع جا سکتا تہا ۔ آخر ہماری اوس خطرہ کا عکس (اس ناچیز کے طرف دست مبارک کے اشارہ سے بتلا کر) اس کے قلب پر پڑا ؎ دل را بدل رہی است درین گنبد سپہر ۔ از راہ مہر مہر و ہم از راہ مہر مہر ۔ اگر اس امر کی زیادہ تشریح کیجاوی تو وحدت الوجود کا مسئلہ ابہی ثابت ہو جاتا ہے جسکی قال کی شرع اجازت نہین دیتی ۔ تمّ ارشادہٗ بالفاظہٖ ۔
سیدی قلبی و روحی فداک ؎ چو از صفای ارادت زنم بمہر تو دم ۔ ضمیر پاک و دل روشنت گواہ من است ۔ آغاز کاروائی طبع سی ختم طبع تک حضرت پیر و مرشد قبلہ نے اس ناچیز سی مخاطب ہو کر بالمشافہ اور غائبانہ بہی کئی مرتبہ یہہ ارشاد فرمایا ۔

ارشاد - یہہ نعمت یہہ دولت ہماری خاص تیرے ہی حصہ کی تہی جو بالاخر تجہکو ہی ملی - آجتک یہہ نعمت امانت تہی - آجتک کوئی یہہ بار اوٹہا نہ سکا کوئی اسکی ہمت نکرسکا - اور نہ کسی سے یہان ابتک اس کام کا انصرام اسطرح ہوسکتا تہا - اسکا ثمرہ دارین مین بہت بڑا ہے - یہہ عمل بڑا سترگ ہے جیسا عمل ویسی جزا اسلئے اسکی جزا بہی ویسی ہی بڑی ہے

سیدي قلبي وروحي فداك ~ اگر ز بہر نثار تو جان بر افشانم + ہنوز ز از تو ہست منت است بر جانم - ع قرعۂ فال بنام من دیوانہ زدند ~ ای خدا قربان احسانت شوم + این چہ احسان است قربانت شوم ~ بعمر اگر سخن از فیض پیر خود رانم + ہنوز شکر یکے از ہزار نتوانم -

اور حضرت پیر و مرشد قبلہ نے ایک مرتبہ یہہ ارشاد فرمایا -

ارشاد - جس روز سے کہ اسکے طبع کا کام شروع ہوا ہے کارخانہ باطنی مین مقام بسط کو عروج ہے بسط ہی بسط ہے قبض کو دخل نہین - سیدي قلبي وروحي فداك ~ چونکہ ز شکرت نتوان زد نفس + چارہ این کار خموشی است بس -

لساني عاجز فالنعمة اولی اور حضرت پیر و مرشد قبلہ نے اس ناچیز کو اکثر امور مین عموماً اور اس کام مین خصوصاً بہت سی دعائین فرمائین سیدي قلبي وروحي فداك ~ چون ز حد بگذشت جرات مختصر سازم سخن + بیش ازین جرأت نمودن شیوۂ خدام نیست

اللّٰھم احیني فی رضاء الشیخ وحبہ وامتني فی رضاء الشیخ وحبہ واحشرني فی رضاء الشیخ وحبہ وصلی اللہ تعالی علی خیر خلقہ محمد و آلہ وصحبہ وسلم

الراقم



ہیچمیرز گمنام خاک نعال صوفیان عالی مقام فقیر مسکین
ابو طاہر محمد عبد القادر کان اللہ لہٗ

اطلاع - حق کتاب ہذا پیر و مرشد کی ... محفوظ ہے - الراقم فقیر ابو طاہر محمد عبد القادر عفی عنہ

فهرست جلد ثالث لذات مسکین

صحت نامۂ ہر سہ جلد

صحت نامہ جلد اول لذات مسکین

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
٥	١٠	ہن	ہین
٨	٦	اور کسب	با کسب
١٥	١٥	ختین	ختنین
٦٠	١٤	خلو الله	خلق الله
٧٧	١٦	ذا لبغۃ	وَ البغتۃ
٩١	٧	نقل	نفل
٩٩	٤	کہرے	کہڑے
//	١٥	آکے	آگے
١٠٠	١٤	اونسوین	اونیسوین
١١٨	٥	لازم ہے کہ	لازم ہے
١٢٦	٥	قنا عت	قناعت
١٢٧	٧	عَلبہٖ	عَلیہٖ
١٢٨	١٥	فَاالازِمُ	فاللّازِمُ
١٢٩	٣	فبعدَ	فبعدَ
١٣٠	٥	جمیع	جمیع
١٣١	٦	اَجمعیں	اَجمعین

صحت نامہ جلد ثانی لذات مسکین

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
٥	٧	اصل امل اصل	اصل امل اصل
٦	٥	فوس	قوس
//	١٧	ہے جونشار	جونشار ہے
١٠	١	باالاتمام	بالاتمام
١٩	٦	جُبّتی	جُلبّتی
٣١	١٣	را مینی	را میتنی
٣٢	٩	گرگانی	گرّگانی
٣٣	٧	ان اَعرَفَ	اَن اُعرَفَ
//	٩	درانہ	دردانہ
٣٧	٧	پیرمن	پیرہن
٣٩	٦	پرشان	پریشان
٤٠	٧	وجدنا	وجدانا
٤٢	برحاشیہ	منزل	منزل اول
٤٣	٧	کافرہی	کافری
٤٤	٤	انا	انا
٤٧	١٣	مہرند	میرزند
٥٥	برحاشیہ	نا امد	نا امید
٥٦	١٥	متلذذ	ملتذ
٥٧	١٤	گردو	گرداو
٦١	٥	منشار	منصّہ
//	١١	مار	تار

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۶۴	۱۷	امدہ	نامدہ
۶۵	۱۱	نخوام	نخوانم
۷۴	۱۰	متعلق	تخلُّق
۷۵	۱۳	نحنَ	نحنُ
۷۸	۱۵	ملائکہ	•
۷۹	۸	فیص	فیض
۱۰۵	۱۷	جبرئیت	جزئیت
۱۱۳	۶	بلائی	بلاہائی
۱۱۸	۲	حضرت	حضرات
۱۱۹	۱۳	سائی	رائی

صحت نامہ جلد ثالث لذات مسکین

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۰	۴	فوج دوم سے	فوج دوم سے
۲۰	۳	نہ وسط	بہ وسط
۲۴	۳	الکبُراَء	الکبُراءِ
۲۴	۷	بمریدی	بغلام حسین شاہ
۲۶	۷	زیادہ	زیادہ باد

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲۷	۱۳	ہذا الندّاد	ہذا الندّاء
۳۸	۸	عسق	عشق
//	۱۲	شجر	شجر
۴۱	۱۷	میش	بیش
۴۳	۱	لانہ	لہذا
۴۴	۱۳	محمد سلطان الدین	شاہ خواجہ محمد سلطان الدین
۴۴	۱۶	سلہ	سلمہ
۴۵	۹	دیار	طرف
۵۰	۱۴	غلام حسین	غلام حسین شاہ خاں زر لعل
۵۶	۷	زخیم	ضخیم
۵۷	۱۴	ارادہ	ارادہٗ
۶۴	۹	ام	•
//	//	حضّارین	حُضّارین
۷۱	۶	بجر	بجز
۷۲	۶	باقی باالد	باقی باللہ
۷۴	۹	باالد	باللہ

اطلاع منجانب مالک مطبع مفید دکن - کتاب لذات مسکین کی جلد اول و ثانی سالم اس مطبع کی مطبوعہ ہے - جلد ثالث کو صاحب کتاب نے مطبع ابو العلائی میں طبع کے لئے دی تھی اُس مطبع میں صفحہ ۲۲ تک طبع ہوئی من بعد باقی کل تحریر شدہ کاپیاں جلد ثالث کی صفحہ ۲۳ سے آخر تک اس مطبع میں دینے کی وجہ سے طبع کر دی گئیں فقط

المرقوم ۱۱ رجمادی الاخری ۱۳۱۲ ہجری **الراقم** ابو رجا کان اللہ لہٗ مالک مطبع مفید دکن

امر شیخ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ وحدہ والصلوۃ والسلام علی رسولہ محمد لا نبی بعدہ وعلی آلہ وصحابہ الذین حصلوا
القرب وسعدہ۔ بعد حمد وصلوۃ آنانکہ منتسبان فقیر اند ظاہر را از احکام شرع آراستہ و دست باطن از
ماسوی اللہ برداشتہ در بحر رضا محبوب حقیقی مستغرق باشند حتی کہ سر مو غفلت را بر خود تجویز ننمایند
واز دعا خاتمہ بالخیر کہ حصول سعادت دارین منحصر برین است فقیر را محروم ندارند کہ فقیر بجز این
مدعا دیگر ندارد۔ اللہم اختم لنا بالخیر وبالایمان برحمتک وبحرمۃ رسولک صلی اللہ
تعالی علیہ والہ واصحابہ وسلم۔ بدانند وبفہمند کہ بمقتضائے قول الولد سر لابیہ ولدی
غلام محمد عن خیراتی میان طال اللہ تعالی عمرہ آئینہ عکس نمائے
فقیر است وآنچہ از اسرارات وواردات وتجلیات ومکاشفات ومعاینات ومراقبات وحالات ومقامات والہامات
واشارات وارشادات کہ از تصدق نعلین برداری پیر دستگیر ما رحمۃ اللہ تعالی علیہ بما رسیدہ است
منعکس باطن آن برخوردار است وسوائے این امانت واجوہر تحریری فقیر آنچہ کہ در تحریر فقیر
است در وے نیز متمکن مبرہن۔ او را جانشین خود گردانیدہ ام وسوای او دیگری لیاقت
این امر خطیر بنظر فقیر ندارد۔ پس باید کہ فقیر را حی وزندہ تصور نمودہ در طاعت او چنان کوشند کہ گردن
خود را از اطاعت وتابعداری او نہ پیچند۔ واگر از سہو بشریت خطائے واقع شود از چشم عفو بپوشند۔ در این
امر خوشنودی فقیر وپیران فقیر تصور فرمایند بود بیگانہ نو توجہ باشند وآنانکہ صاحب اجازت اند زیور
اجازت زیب قامت نیستی ونابودی کہ فنا تمام عبارت از ان است پوشانیدہ شد۔ مبادا دم از ہستی تکبر بلکہ [illegible] زند

از ملفوظات [illegible] … ارشاد … ایشان زیادہ … حضرت … فقیر محمد عبد الغفار … ابو طاہر [illegible]

زبور اجازت را شکسته جای فقیر و جانشین فقیر را خوار و خراب ساخته در خسارت ابدی



افتند اللهم احفظ من هذه البلاء — فقط

مکتوب بمحمود علیشاه خلیفه حضرت ایشان صدور یافته

برخوردار سعادت آثار محمود خصال مسعود افعال محمود علیشاه طول عمره

بعد دعوات ترقی درجات مطالعه نمایند که قطعه خط ایشان که در علت بیماری والدین و دیگر در بیان رحلت والده جد
تو علیه بیماری والده خود نوشته بودند رسید ملول گردانید اما بجز رجوع الی الله چاره نیست که آیه انا لله وانا الیه راجعون
تسکین خسته دلان است و مرهم زخم جگر آن دی را باید که در همه حال و همه وقت راضی برضای محبوب و شاکر بخوشنودی مطلوب
باشند که این ذائقه برای هر نفس پیش آمدنی است و اصلا از آن گریز و گزیر نیست و نادر و کم بود کسی بر سر او همه عمر و
سلامت مانده باشد اما این فضل خدای کریم گردید شما را در خیر حدیث شریک ست سعادت بخشید شکر این عطیه ادا
باید کرد و در کار خود مشغول باید بود و ما برای والده آن برخوردار دعا میکنیم الله تعالی قبول فرماید زیاده حد

مکتوب بمولوی حاجی محمد سلطان الدین شاه خلیفه حضرت ایشان صدور یافته — الحمد لله الذی یعلم السر والاخفی والسلام المسنون
علی عباده الذین اصطفی ثم لا یخفی انه وصل الینا منکم کتابا مشتملا علی عبارات رائعة والفاظ دقیقة و معان رقیقة
ریاحین المحبة والوفاء انت من خلص اخوان الصفاء فزید ماله فی العلم ابدا بد ذکی فاق ارباب الذکاء
شب و روز مستعد آن باید بود که خلاف سنت نبوی علیه الصلوة والسلام ظهور نرسد و از روش پیران کبار مو تجاوز نه نماید از رسیدن
خط و نشاط و فرحت بسیار افزود و سرور بسیار رو نمود فیها کما هو بوضوح پیوست حق سبحانه عز و جل بر صراط
مستقیم شریعت غرا ثابت قدم داشته مقتبس انوار معرفت خود دارد بحرمة النبی و آله الامجاد والصلوة و
السلام علیهم من رب العباد الی یوم التناد شاد دل آباد و ولایت و باطن زیاده باد بحرمة النون والصاد فقط

تمت ضمیمه

اجازت نامہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوۃ والسلام علی خیر المرسلین محمد وآلہ وصحبہ اجمعین بعد حمد
وصلوۃ میگوید فقیر مسکین کہ مسمی مولوی خواجہ محمد سلطان الدین شاہ صدیقی نسباً طال بقاہ از فقیر سلوک خواجگان
نقشبندیہ رضی اللہ تعالے عنہم از ابتدا تا انتہا طی نمود حتی کہ مراقبۂ احدیت کہ از قلب تا بقالب ہست بجریان
اسم ذات مسرور و از کدورت بشری دور بعدہ دامنگیر حال ولایت ظلال کہ مسمی بہ ولایت اولیا و ولایت صغری
و ولایت ظلیہ است و معیت او تعالی با خود و با جمیع ذرات ممکنات مرغوب با جمعیت خاطر و با حضور و آگاہی
مطلوب احوالش بیخودی و بیہوشی و استغراق و اضمحلال از سیر آفاقی و انفسی سیراب بعد ازان در ولایت کبری
کہ مسمی بولایت انبیا و ولایت اصلیہ کہ کنایت از مراقبۂ اقربیت و مراقبۂ ثلاثہ محبت و اسم ظاہر است ایشان را سیر افتادہ بفضل
تعالی فنا و بقای آنجا را حاصل نمودہ کہ فناء الفنا است و بقای انا مشرف گردید بعد ازان سیر در ولایت
علیا کہ ولایت ملائکہ اعلی است و عبارت از مراقبۂ اسم باطن ہست افتاد و نیز باطن از انوار اسم باطن چنان متجلی گشت
کہ ظاہر در بحر تحیر مستغرق گردید بعد ازان از فیض مراقبۂ کمالات نبوت کہ مراقبۂ ذات بحت است فیضیاب شد و بقدر
استعداد درین باب چشم حیرت کشود بعد ازان از مراقبۂ کمالات رسالت و از مراقبۂ کمالات اولوالعزم صاحب حزم
شدہ با بیان حقیقی و تحقیقی متجلی و خلعت شیخ صدق متحلی شد بعد ازان از مراقبات حقایق الہیہ عبارت از مراقبۂ حقیقت کعبہ و مراقبہ
حقیقت قرآن و مراقبۂ حقیقت صلوۃ و مراقبۂ معبودیت صرفہ است سرفراز شدہ از ورا الوری کہ در حقایق الہیہ
مبدا فیض و مورد فیض ہیئت وحدانی کہ مجموعہ لطایف عشرہ عاشق لاثانی است درینباب بقدر استعداد خویش
فیضیاب اللہم زد فی احوالہ و اعمالہ الصالحۃ بحرمت حبیبک وآلہ وصحبہ بعد ازان در حقایق انبیا کہ عبارت
از حقیقت ابراہیمی و حقیقت موسوی و حقیقت محمدی و حقیقت احمدی تا مرتبہ لاتعین ہمہ مراتبات خاص و مقامات
اختصاص نبوت ستودہ صفات ذات محمدی و احمدی مستشرف شد حتی کہ مدہوش در عین ہوشش حقیقت محمدی

که محب و محبوب خود است بی هوش بودند فقیر ایشان را کلاه کرامت بر سر نهاده خرقهٔ زهد و عبادت در بر پوشانیده
از اجازت طریقهٔ عالیهٔ نقشبندیه و قادریه و چشتیه و سهروردیه و کبرویه سرفراز نموده ام
باید که طالبان را حسب خواهش داخل هر طریقهٔ عالیه نموده تعلیم و تربیت سعادت دارین حاصل نمایند آمین یا رب العالمین
و یا خیر الناصرین و صلی الله تعالی علی خیر خلقه محمد و آله و صحبه و سلم اجمعین



مکتوب ۱ به میان مظهر احمد داماد و خلیفه حضرت ایشان - برخوردار جانی محمد مظهر احمد طول عمره
آنچه که احوال ماتحت بزبان قلم رانده بودند یعنی غیر تحرکی لطائف وغیره - بدانند که اصول سلوک مسلوک نقشبندیه رحمهم الله سه چیز داشته اند
حضور - و نسبت - و آگاهی - چون این باشد اگر غیر آن نباشد ماتحت اوست - به تصور بلند پروازی اگر خیال پستی منکشف
نشود نقصانی نیست والسلام **مکتوب ۲ ایضاً** برخوردار اسعد محمد مظهر احمد اطال الله وظائفه - من بعد هدیهٔ دعا
پیدا که بدستیکه تهالی و کٹوره مع سرپوش گذرانیده بودند بهمدست گردیده برخوردار را باعث نوش آب کوثر نمود لازم کم
دائماً با استسقای ذکر ساقی حقیقی ارشاد آهر چیکه باشد مستسقی باشند معروضه رفته بود که در آنجا بسیاری از تشنگان
آب لال تعشق یزدانی لب بجان اند انشاء الله تعالی بعرصهٔ چند کسی را پدید آورده باشیم مترصد باشند زیاده لقای محبوب
همدوش باد - **مکتوب ۳** به سید حبیب الله صاحب - برادر عزیز القدر نیک کردار پسندیده اطوار سلمه الله تعالی بعد دعوات ترقی عمر
و درجات - باید که بر کسی بیمار توجه نکنند تا وقتیکه روبروی ما بالمشافه حقیقت آن تحقیق نسازند - و اگر کسی طلب فیض نماید در تعلیم
و تربیت لطائف وغیره دریغ نداریند که ازینجانب اجازت است الله تعالی از طفیل مشایخ کبار رحمهم الله تعالی فیض رسان میگردد
بحرمت حبیبه صلی الله علیه و آله و اصحابه و سلم و به سردار خان نیز سلام رسانند زیاده بجز ترغیب ذکر و شغل چه تحریر نماید -
مکتوب ۴ ایضاً برادر دین محب راه یقین سید حبیب الله صاحب دام محبته - بعد سلام سنت الاسلام - یقین که آن عزیز از
ذکر و فکر طریقه غافل نبوده باشند پس مقصود فقیر نیز همین است لازم که بر آن مداومت نمایند که ثمرات دارین مترتب بذکر الهی جل شانه
و رابطهٔ پیران ما رحمهم الله تعالی بری غائبان هم اثری تمام دارد - دوران با خبر در حضور و نزدیکان بی بصر دور - امید که حتی المقدور طریقه
را جاری دارند صد الحمد که از واسطهٔ آن برادر دل تیره مردگان روشن گردد - زیاده والدعا **مکتوب ۵** به سید قاسم علی صاحب

مدرس - برادر عزیز سید قاسم علیشاہ صاحب. بعد دعا و سلام معلوم باد که شیخ امام در طریقه عالیه داخل شده اند باید که ایشان را هر قدر توجه کنند و از طریق ذکر و شغل آگاه نمایند زیاده والدعا - **مکتوب** به غلام محمد شاه خلیفه حضرت ایشان - برخوردار نیک گردار سعادت اطوار حمید خصال دام مجده بعد دعوات مزید حیات و ترقی عمر درجات واضح و لایح باد الحمد لله والمنه احوال اینجا رود دیگرم رب المعبود بخیریت بوده و نوید صحت العزیز از درگاه حق تعالے مطلوب و مرغوب قطعه عرضی ایشان مشعر کیفیت روانگی خود از مقامی بمقامی و حالا مستقیم بودن خود از عرصه یازده ایام در رایچور بجامع مسجد و داخل گردیدن تخمینا بست مردمان در طریقه عالیه وغیره مراتب موصول شده نهایت خورسندی بخشید زیرا که درین زمانه اکثر خلق را توجه با حق کم است - الحمد لله درین اندک ایام بواسطه آن نیک انجام بسیار مردم رو بحق شدند ازین چه بهتر است و هر قدر که فیض پیران کبار رحمهم الله تعالے متعدی گردد در آن عین خوشنودی فقیر است پس در هیچ صورت جائیکه اجماع و کثرت مسلمانان باشد انجا امتداد اقامت آن عزیز مستحسن معلوم می نماید - و مفارقت ظاهری را چندان اعتباری نیست حق تعالے نسبتی عنایت فرماید دوری و نزدیکی یکسان خواهد بود بمصداق شعر بزرگے ؎ گر در یمنی و با منی پیش منی ✽ گر پیش منی و بے منی در یمنی - خدا تعالے آن عزیز را به برکت توجه پیران کبار ذی تمیز ساخته است دوام در حضور فقیر ماندن لازم که به جمعیت تمام طریقه خیر الانام باشند فقیر نیز از توجه غائبانه غافل نیست فقط بهمه اهل حلقه سلام برسد - **مکتوب** به داؤد شاه صاحب خلیفه حضرت ایشان - بسم الله الرحمن الرحیم برخوردار داؤد شاه صاحب سلمه الله تعالے بعد حمد و صلوة و تبلیغ الدعوات مطالعه نمایند با وجود خلوص نیت ظاهر با حکام شرع آراسته و دست باطن از ماسوا برداشته نعمتیست عجیب و غریب که غیر محبوب را نمی بخشند از تصدق پیران ما رحمهم الله تعالی اثری ازین نعمت عظمی در خود یابند شکر خدا و رسول خدا بجا آورده بطرف طالبان خدا متوجه باشند و طریقه را جاری دارند حتی که دعوت طریقه هم بکنند خوشنودی فقیر را درین امر تصور نمایند و نیز رابطه فقیر را تا زندگی فقیر از دست نگذارند و طالب آن امر نمایند - حامل رقیمه یکی از برادران طریقه است تا لطیفه

نفسی مہتد گشتہ است از توجہ ایشان دریغ ندارند زیادہ جمعیت باد ہمہ برادران طریقہ را سلام برسد مکتوب ۸ بہ عبداللہ شاہ فرزند داود شاہ صاحب مرحوم خلیفہ حضرت ایشان - برخوردار سعادت اطوار پسندیدہ کردار بدل آگاہ عبداللہ شاہ ابن داود شاہ صاحب مرحوم سلمہ اللہ واوصلہ الی غایۃ ابتغاہ بعد سلام سنت و دعاے خیریت دارین واضح رای عقیدت پیراے باد کہ نامہ عقیدت نشانہ رسید بدریافت خبر ملالت اثر رحلت قرۃ العین من داؤد شاہ صاحب غفر اللہ لہ ورحمہ وادخلہ فی جوار حبیبہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وصحبہ ومن تبعہ الی یوم الدین المی سخت وحزنی کثیر بدل فقیر رسید اللہ تعالے شانہ جزای استقامت وحسن اتباع شاہ رسالت رضوان خود ولقای حبیب خود بمرحوم مغفور عطا فرماید وپس ماندگان را بصبر ورضا متحلی فرمودہ بخلعت وراثت استقامت ظاہری وباطنی برنہج ایشان نصیب فرماید اکنون ازان نور چشم آن دارم کہ ہر دم از دمہای خود کہ نعمتے بے بدل است بیاد مولی تعالے شانہ واتباع حبیب او کوشند تا آنکہ رسند بدآنچہ رسیدگان رسیدند ثمرہ عمر ہمین است وبس - وبہ اداے حقوق پس ماندگان متعلقین مرحوم ہمچون مرحوم معاملہ نمایند - بدانند کہ مقصود از فقر مشق موت است کہ معتبر بفناست ونتیجہ اش بقا وازین مشق تا موت ظاہری واجل موعود گزیری نیست درآن زمان سر الموت جسر یوصل الحبیب الی الحبیب خود بخود ظاہر شد نیست ومجلس را بطور والد مرحوم خود جاری دارند روز وشب بتحقیر نفس خود وملاحظہ منقصت آن مشغول طالبان باشند والسلام علی من اتبع خیر خلق اللہ فی الہدی فقط

مکتوب ۹ برخوردار سعادت آثار خوب خصال پسندیدہ افعال راحت جان داؤد شاہ صاحب طول عمرہ اللہ تعالی صحت وعافیت عنایت فرمودہ حضور - وآگاہی - ومجلس سکوت - مرحمت فرماید کہ درین طریقہ عالیہ نقشبندیہ این ہر سہ امر لابدی وضروری ست اللہ تعالی از برکت پیران کبار رحمہم اللہ تعالی نصیب گرداند زیادہ چہ -

تمت تکملہ

(عزیز وطن)

تاریخات کتاب ہذا گزرانیدہ مولوی سید شاہ عبد الرزاق صاحب بنگلوری المتخلص بہ ناظر مرید حضرت ایشان

قطعہ مادہای طمانینت القلوب شاہ گدا سنہ ۱۳۱۱ھ فی ذکر المحبوب انبساط افزا سنہ ۱۳۱۱ھ
تحفہ تحیت سنہ ۱۳۱۱ھ خزانہ رحمت سنہ ۱۳۱۱ھ مذاق عشق سنہ ۱۳۱۱ھ خمار عشق سنہ ۱۳۱۱ھ
لذات تسکین سنہ ۱۳۱۱ھ فغان مسکین سنہ ۱۳۱۱ھ طغرا پایان مان شاہ عبد الرزاق قادری سنہ ۱۳۱۱ھ
نہادہ لوح صد مدرس اہالی قصبہ سنگاریڈی سنہ ۱۳۱۱ھ ہیچمدان پوچ گوی ناظر سنہ ۱۳۱۱ھ

شکر حق اندرین زمان کریم	سنہ ۱۳۱۱ ہجری	جمع شد کلیات گوہربار	سنہ ۱۳۱۱ ہجری
شاہراہ طریقہ تہلیل	سنہ ۱۳۱۱ھ	شمع عشاق لامع الانوار	سنہ ۱۳۱۱ھ
رہبر تابعان رسم نیک	سنہ ۱۳۱۱ھ	زبدہ ذاکر اولی الابصار	سنہ ۱۳۱۱ھ
یقین ارشاد مرشد کامل	سنہ ۱۳۱۱ھ	زیب محفل خزینہ اسرار	سنہ ۱۳۱۱ھ
آمدہ بے بہا مضامینش	سنہ ۱۳۱۱ھ	ماشاء اللہ بہجت الاسرار	سنہ ۱۳۱۱ھ
ہر ورق رونق نشاط عید	سنہ ۱۳۱۱ھ	راست گو صفحہ صفحہ گلزار	سنہ ۱۳۱۱ھ
عقد ہر سطر آیہ رحمت	سنہ ۱۳۱۱ھ	گوہر ہر نقط در شہوار	سنہ ۱۳۱۱ھ
کین طمانینت القلوب شد	سنہ ۱۳۱۱ھ	گنج پرویز اکمل اذکار	سنہ ۱۳۱۱ھ
زتصانیف خواجۂ آوان	سنہ ۱۳۱۱ھ	نقشبند طریق منقطع وقار	سنہ ۱۳۱۱ھ
شبلی وقت و برگزیدۂ دہر	سنہ ۱۳۱۱ھ	عارف صوفیہ جنید آثار	سنہ ۱۳۱۱ھ
قطب اوقات شہرۂ آفاق	سنہ ۱۳۱۱ھ	بیگمان زندہ مثل شاہ مدار	سنہ ۱۳۱۱ھ
آن محمد نعیم شیخ گزین	سنہ ۱۳۱۱ھ	صدر الانام کاشف الاسرار	سنہ ۱۳۱۱ھ
الملخاطب علم بہ مسکین شاہ	سنہ ۱۳۱۱ھ	گہ علم قطبیت کردار	سنہ ۱۳۱۱ھ
یارب این مہر برج معلومات	سنہ ۱۳۱۱ھ	بر مریدان و مستع تابان دار	سنہ ۱۳۱۱ھ
ناظر یادہ گوی از دل و جان	سنہ ۱۳۱۱ھ	شد چہ مقبول دیدہ یافت وقار	سنہ ۱۳۱۱ھ

برای آگاهی طالبان حد ول تاریخ ولادت و وفات مشایخ طریقت علیهم التحیة والثنا السلسلة للمشایخ النقشبندیة الاولیة المجددیة رح

نشان	اسماء بزرگان	تاریخ ولادت	تاریخ رحلت	نقشه مولد شریف	مقام مزار مبارک
۱	حضرت محمد مصطفی صلی الله علیه وآله وصحبه وبارک وسلم	دوشنبه ربیع الاول عمر ۶۳ سال	دوشنبه ۱۲ ربیع الاول سنه ۱۱ هجری	مکه معظمه	مدینه منوره حجره عائشه صدیقه رض
۲	حضرت ابوبکر صدیق رض	... شنبه ... ذیحجه عمر ۶۳ سال	سه شنبه ۲۲ جمادی ۲ سنه ۱۳ هجری	ایضاً	روضه آنحضرت صلی الله علیه وسلم
۳	حضرت سلمان فارسی رح	عمر ۲۵۰ سال	۱۰ رجب سنه ۳۳	اصفهان	مداین
۴	حضرت امام قاسم بن محمد بن ابوبکر رض	دوشنبه ۲۳ شعبان سنه ۲۴ عمر زیاده از صد سال	۲۴ جمادی ۱ سنه ۱۰۷ هجری	مدینه منوره	مدینه منوره
۵	حضرت امام جعفر صادق رض	دوشنبه ۱۲ ربیع ۱ سنه ۸۰	دوشنبه ۱۵ رجب سنه ۱۴۸	ایضاً	جنة البقیع در قبر امام حسن رض
۶	حضرت بایزید بسطامی رح	سه شنبه ربیع ۲ سنه ۱۳۶	جمعه ۱۵ شعبان سنه ۲۶۱	شام	بسطام
۷	حضرت خواجه ابوالحسن خرقانی رح	دوشنبه ۱۴ شوال سنه ۳۵۲	شنبه ۵ محرم سنه ۴۲۵ هجری	طایف	خرقان
۸	حضرت خواجه ابوالقاسم گرگانی رح	دوشنبه ۱۲ المحرم سنه ۳۰۴	۲۳ صفر سنه ۴۵۰ هجری	قریه گرگان	کاشان
۹	حضرت خواجه ابوعلی فارمدی رح	سه شنبه ۱۳ ذیحجه سنه ۴۳۴	۴ ربیع الاول سنه ۴۷۷	قریه فارمد	طوس
۱۰	حضرت خواجه ابویوسف همدانی رح	جمعه ۲ صفر سنه ۴۴۰	چارشنبه ۲۷ رجب سنه ۵۳۵	دمشق	مرو
۱۱	حضرت خواجه عبدالخالق غجدوانی رح	دوشنبه ۱۲ شعبان سنه ۴۳۵	دوشنبه ۱۲ ربیع الاول سنه ۵۷۵	غجدوان	غجدوان
۱۲	حضرت خواجه عارف ریوگری رح	۲۷ رجب سنه ۵۵۱	غره شوال سنه ۶۱۵	ریوگر	ریوگر
۱۳	حضرت خواجه محمود انجیر فغنوی رح	سه شنبه ۱۸ شوال سنه ۶۲۸	۱۷ ربیع الاول سنه ۷۱۵	قریه انجیر فغنه	وابکنی
۱۴	حضرت خواجه عزیزان علی رامیتنی رح	چهارشنبه ۱۶ شوال سنه ۶۳۱	۲۸ ذیقعده سنه ۷۲۱	خراسان	خوارزم
۱۵	حضرت خواجه محمد بابا سماسی رح	سه شنبه ۲ رجب سنه ۵۹۱	شنبه ۱۰ جمادی ۲ سنه ۷۵۵	طبرستان	قریه سماسی
۱۶	حضرت سید امیر کلال رح	جمعه ۱ جمادی ۱ سنه ۶۷۶	پنجشنبه ۸ جمادی ۲ سنه ۷۷۲	سوخار	دیه سوخار
۱۷	حضرت خواجه بهاءالدین نقشبند رح	دوشنبه ۴ محرم سنه ۷۲۸	شب دوشنبه ۳ ربیع الاول سنه ۷۹۱	بلخ	بخارا
۱۸	حضرت خواجه علاءالدین عطار	دوشنبه ۱ ذیحجه سنه ۶۹۵	شب چارشنبه ۲۰ رجب سنه ۸۰۲	جغانیان	دیه جغانیان
۱۹	حضرت خواجه یعقوب چرخی رح	شنبه ۴ شعبان سنه [illegible]	دوشنبه ۵ صفر سنه ۸۵۱	قریه برقه	بلغنون

در کتاب اخبار الاولیاء مقام مزار خواجه ابوالحسن خرقانی بلده قارص نوشته است ۱۲

نشان	اسمائے بزرگان	تاریخ ولادت	تاریخ رحلت	مولد شریف	مقام مزار مبارک
۲۰	حضرت خواجہ عبید اللہ احرار	جمعہ ۱۴ رمضان سنہ ۸۰۶ھ	شب شنبہ ۲۹ ربیع الاول سنہ ۸۹۵ھ	بخارا کہنہ	سمرقند
۲۱	حضرت مولانا محمد زاہد رح	سہ شنبہ ۱۴ شوال سنہ ۸۵۲ھ	شنبہ غرہ ربیع الاول سنہ ۹۳۶ھ	حصار آہنینہ	حصار آباد سندہ آہنینہ
۲۲	حضرت مولانا محمد درویش رح	چہارشنبہ ۶ شوال سنہ ۸۴۶ھ	۱۹ محرم سنہ ۹۷۰ھ	سمرقند	صحرای ہرات آہنینہ
۲۳	حضرت خواجگی محمد امکنگی رح	دوشنبہ ۱۴ رمضان سنہ ۹۱۸ھ	۲۲ شعبان سنہ ۱۰۰۸ھ	دمشق	امکنگ
۲۴	حضرت خواجہ باقی باللہ رح	پنجشنبہ ۵ رجب سنہ ۹۷۲ھ	دوشنبہ ۲۵ جمادی الآخر سنہ ۱۰۱۲ھ	دہلی	بیرون شاہجہان آباد
۲۵	حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی رح	جمعہ بعد شب ۱۴ شوال سنہ ۹۷۱ھ	شنبہ ۲۸ صفر سنہ ۱۰۳۴ھ	سرہند	سرہند
۲۶	حضرت خواجہ محمد معصوم رحمۃ اللہ علیہ	۱۱ شوال سنہ ۱۰۰۹ھ	۹ ربیع الاول سنہ ۱۰۷۹ھ	"	سرہند
۲۷	حضرت شیخ سیف الدین رح	۲۹ صفر سنہ ۱۰۴۹ھ	۱۹ جمادی الاول سنہ ۱۰۹۶ھ	سرہند	سرہند
۲۸	حضرت حافظ محمد محسن رح	×	سنہ ۱۰۴۷ھ	دہلی	دہلی
۲۹	حضرت سید نور محمد بدایونی	سہ شنبہ ۱۴ ذی الحجہ سنہ ۱۰۳۵ھ	۱۱ ذیقعدہ سنہ ۱۱۳۵ھ	بدایوں	بیرون کوٹلہ سلطان المشایخ
۳۰	حضرت مرزا مظہر جانجاناں رح	صبح جمعہ ۱۱ رمضان سنہ ۱۱۱۱ھ	جمعہ ۱۰ محرم سنہ ۱۱۹۵ھ	کالا باغ مالوہ	دہلی خانقاہ حضرت غلام علی شاہ
۳۱	حضرت شاہ عبد اللہ المعروف غلام علی شاہ رح	سنہ ۱۱۵۸ھ	شنبہ ۲۲ صفر بعد اشراق	بٹالہ ضلع پنجاب	دہلی در خانقاہ خود
۳۲	حضرت شاہ سعد اللہ صاحب رح	عمر ۷۴ سال تخمیناً	۲۸ جمادی الاول سنہ ۱۲۶۹ھ	موضع [illegible] علاقہ [illegible]	محلہ کولسہ واڑی حیدرآباد دکن

ہے نزدیک قدم شریف محلہ [illegible] جانب [illegible] قبر [illegible] سمت خانم

السلسلۃ للمشایخ القادریۃ رحمۃ اللہ علیہم

نشان	اسمائے بزرگان	تاریخ ولادت	تاریخ رحلت	مولد شریف	مقام مزار مبارک
۱	حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم	دوشنبہ ربیع الاول عمر ۶۳ سال	دوشنبہ ۱۲ ربیع الاول سنہ ۱۱ھ	مکہ معظمہ	مدینہ منورہ حجرہ حضرت عائشہ صدیقہ رض
۲	حضرت علی کرم اللہ وجہہ	جمعہ ۱۳ رجب عمر ۶۳ سال	شب دوشنبہ ۲۱ رمضان سنہ ۴۰ھ	"	نجف اشرف
۳	حضرت امام حسن رض	پنجشنبہ ۱۵ رمضان سنہ ۳ھ	پنجشنبہ ۵ ربیع الاول سنہ ۵۰ھ	مدینہ منورہ	جنۃ البقیع
۴	حضرت امام حسین رض	سہ شنبہ ۵ شعبان سنہ ۴ھ	جمعہ ۱۰ محرم سنہ ۶۱ھ	"	کربلا
۵	حضرت امام زین العابدین رض	جمعہ ۵ شعبان سنہ ۳۸ھ	۱۸ محرم سنہ ۹۴ھ	"	جنۃ البقیع
۶	حضرت امام محمد باقر رض	جمعہ ۳ صفر سنہ ۵۷ھ	دوشنبہ ۷ ذی الحجہ سنہ ۱۱۴ھ	"	"

نشان	اسمائے بزرگان	تاریخ ولادت	تاریخ رحلت	مولد شریف	مقام مزار مبارک
۷	حضرت امام جعفر صادق رضی	دوشنبہ ۱۷ ربیع الاول ۸۰ھ	دوشنبہ ۱۵ رجب ۱۴۸ھ	مدینہ منورہ	جنت البقیع
۸	حضرت امام موسیٰ کاظم رضی	یکشنبہ ۷ صفر ۱۲۸ھ	جمعہ ۵ رجب ۱۸۳ھ	"	بغداد شریف
۹	حضرت علی بن موسیٰ رضا	پنجشنبہ ۱۱ ربیع الثانی ۱۵۳ھ	جمعہ ۲۱ یا ۹ رمضان ۲۰۳ھ	"	مشہد مقدس
۱۰	حضرت معروف کرخی رضی	پنجشنبہ ۱۲ شوال ۱۴۳ھ	یکشنبہ ۲ محرم ۲۰۰ھ	تونس	بغداد شریف
۱۱	حضرت سری سقطی رح	دوشنبہ ۲۲ محرم ۱۰۶ھ	بامداد شنبہ ۳ رمضان	بعلبک	"
۱۲	حضرت جنید بغدادی رح	چارشنبہ ۱۱ شعبان ۲۰۵ھ	شنبہ ۲ رجب ۲۹۷ھ	کوفہ	"
۱۳	حضرت ابوبکر شبلی رح	دوشنبہ ۲۳ شوال ۲۱۱ھ	جمعہ ۲۷ ذی الحجہ ۳۳۴ھ	دمشق	"
۱۴	حضرت عبدالعزیز تمیمی رح	چارشنبہ ۳ صفر ۴۰۱ھ	پنجشنبہ ۱۱ ذی الحجہ ۳۳۲ھ	یمن	یمن
۱۵	حضرت عبدالواحد بن عبدالعزیز تمیمی	چارشنبہ ۲۲ رجب ۳۲۵ھ	جمعہ ۹ جمادی الثانی ۴۲۵ھ	"	بغداد کہنہ مقبرہ امام احمد حنبل رح
۱۶	حضرت ابوالفرح طرطوسی رح	یکشنبہ ۲ شوال ۳۰۹ھ	شنبہ ۵ محرم ۴۰۲ھ	حلب	طرطوس
۱۷	حضرت ابوالحسن ہنکاری رح	چارشنبہ ۲۲ شعبان ۴۰۹ھ	چارشنبہ ۲۵ محرم ۴۸۶ھ	ہنکار	ہنکار شریف
۱۸	حضرت ابوسعید مبارک مخزومی رح	سہ شنبہ ۱۲ رجب ۴۰۳ھ	دوشنبہ ۱۱ ربیع الثانی ۵۱۳ھ	"	واسط
۱۹	[illegible]	یکشنبہ غرہ رمضان ۴۷۱ھ	شنبہ ۹ ربیع الثانی ۵۶۱ھ	گیلان	بغداد شریف
۲۰	حضرت عبدالرزاق رضی	چارشنبہ ۱۸ رجب ۵۲۷ھ	۶ شوال ۵۹۵ھ	بغداد کہنہ	باب حرب بغداد شریف
۲۱	حضرت شرف الدین قتال رح	سہ شنبہ ۱۲ رمضان ۶۳۰ھ	دوشنبہ ۱۶ شعبان ۷۱۱ھ	بخارا	بغداد کہنہ
۲۲	حضرت سید عبدالوہاب رح	چارشنبہ ۱۴ ربیع الثانی ۶۵۷ھ	پنجشنبہ ۱۸ شعبان ۷۹۹ھ	اصفہان	ینبوع
۲۳	حضرت سید بہاء الدین رح	سہ شنبہ ۱۷ رمضان ۷۱۶ھ	جمعہ ۱۸ رمضان ۸۰۲ھ	قندھار	قلعہ تمنی
۲۴	حضرت سید عقیل رح	چارشنبہ ۱۴ شعبان ۷۹۹ھ	پنجشنبہ ۱۶ رمضان ۸۴۲ھ	سمرقند	سلطنت کوکان قریب جدہ بخارا
۲۵	حضرت سید شمس الدین صحرائی رح	پنجشنبہ ۱ رمضان ۷۹۸ھ	سہ شنبہ ۱ ربیع الثانی ۸۹۹ھ	فیروزآباد	صحرائے سمرقند
۲۶	حضرت سید گدا رحمٰن اول رح	دوشنبہ ۱۱ رجب ۸۱۲ھ	پنجشنبہ ۱۴ جمادی الاول ۸۹۸ھ	کشمیر	کشمیر
۲۷	حضرت سید ابوالفضل رح	×	×		×

نشان	اسمائے بزرگان	تاریخ ولادت	تاریخ رحلت	مولد و مسکن	مقام مزار مبارک
۲۸	حضرت شمس الدین عارف رح	چار شنبہ ۱۶ جمادی ۲ سنہ ۸۳۴ھ	شنبہ ۲ صفر سنہ ۹۹۴ھ	پشاور	طبرستان
۲۹	حضرت سید گدا رحمٰن ثانی رح	جمعہ ۱۲ رمضان سنہ ۸۴۹ھ	یکشنبہ ۱۲ ربیع ۲ سنہ ۹۸۷ھ	قندہار	خیبر
۳۰	حضرت سید شاہ فضیل رح	چار شنبہ ۱۴ صفر سنہ ۸۷۱ھ	شنبہ ۷ محرم سنہ ۹۹۹ھ	سندھ	حیدرآباد سندھ
۳۱	حضرت شاہ کمال کیتھلی رح	جمعہ ۳ رجب سنہ ۸۸۹ھ	۱۳ شعبان سنہ ۱۰۰۳ھ	بغداد	کیتھل ضلع ملتان
۳۲	حضرت شاہ سکندر رح	دوشنبہ ۱۶ شعبان سنہ ۹۰۳ھ	یکشنبہ ۲ رجب سنہ ۱۰۲۳ھ	کیتھل	ایضاً
۳۳	حضرت مجدد الف ثانی رح	جمعہ ۱۴ شوال سنہ ۹۷۱ھ	فجر شنبہ ۲۸ صفر سنہ ۱۰۳۴ھ	سرہند	سہرند
۳۴	خازن الرحمۃ حضرت خواجہ محمد سعید رح	شعبان سنہ ۱۰۰۵ھ	۲۴ جمادی ۲ سنہ ۱۰۷۱ھ	سرہند	"
۳۵	دلیل الرحمان شیخ عبدالاحد رح	عمر ۷۷ سال	۲۸ ذیحجہ سنہ ۱۱۴۲ھ	"	"
۳۶	حضرت شیخ عابد سنامی رح	×	۱۸ رمضان سنہ ۱۱۶۰ھ	سنام	[illegible] دہلی
۳۷	حضرت مرزا مظہر جانجاناں رح	شب جمعہ ۱۱ رمضان سنہ ۱۱۱۱ھ	جمعہ ۱۰ محرم سنہ ۱۱۹۵ھ	مقام کالا باغ	دہلی
۳۸	حضرت شاہ عبداللہ المعروف غلام علی شاہ رح	سنہ ۱۱۵۸ھ	شنبہ ۲۲ صفر سنہ ۱۲۴۰ھ	بٹالہ ضلع پنجاب	دہلی
۳۹	حضرت شاہ سعد اللہ رح	عمر ۷۰ سال تخمیناً	۲۸ جمادی ۱ سنہ ۱۲۶۹ھ	اچھری علاقہ پکھلی	حیدرآباد دکن

السلسلۃ للمشایخ الچشتیہ الصابریہ رح

نشان	اسمائے بزرگان	تاریخ ولادت	تاریخ رحلت	مولد و مسکن	مقام مزار مبارک
۱	حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم	دوشنبہ ربیع ۱ عمر ۶۳ سال	دوشنبہ ۱۲ ربیع الاول سنہ ۱۱ھ	مکہ معظمہ	مدینہ منورہ
۲	حضرت علی کرم اللہ وجہہ	جمعہ ۱۳ رجب عمر ۶۳ سال	شب دوشنبہ ۱۹ رمضان سنہ ۴۰ھ	"	نجف اشرف
۳	حضرت خواجہ حسن بصری رح	چار شنبہ ۱ رمضان سنہ ۱۳ھ	سہ شنبہ ۴ محرم سنہ ۱۱۱ھ	مدینہ منورہ	صحرائے بصرہ
۴	حضرت خواجہ عبدالواحد بن زید رح	دوشنبہ ۹ شعبان سنہ ۳۳ھ	چار شنبہ ۲۷ صفر سنہ ۱۷۷ھ	جدہ	قبرستان کعبہ قریب شہر

نشان	اسمائے بزرگان	تاریخ ولادت	تاریخ رحلت	مولد شریف	مقام مزار مبارک
۵	حضرت خواجہ فضیل بن عیاض رح	یکشنبہ ۱۱ ذیقعدہ سنہ	جمعہ ۳ ربیع ۲ سنہ ۱۸۶ھ	کوفہ	جنت المعلیٰ
۶	خواجہ سلطان ابراہیم بن ادہم رح	جمعہ ۹ شوال عمر ۱۰۲ سال	شب جمعہ ۱۴ جمادی ۱ سنہ ۲۶۱ھ	بلخ	برکوہ شام
۷	حضرت خواجہ حذیفہ المرعشی رح	سہ شنبہ ۱۳ ذی حجہ	یکشنبہ ۱۴ شوال سنہ ۲۷۶ھ	بدخشان	مرعش ۵۱
۸	حضرت خواجہ ہبیرہ البصری رح	چہارشنبہ ۲ رجب سنہ ۱۵۲ھ	یکشنبہ ۷ شوال سنہ ۲۸۹ھ	بصرہ	ہبیرہ ۵۲
۹	حضرت خواجہ ممشاد علو دینوری رح	دوشنبہ ۱۲ رجب سنہ ۱۹۶ھ	چہارشنبہ ۱۴ محرم سنہ ۲۹۸ھ	کوفہ	دینور
۱۰	خواجہ ابو اسحاق چشتی رح	جمعہ ۱۷ ذی حجہ سنہ ۲۳۷ھ	دوشنبہ ۱۴ ربیع ۲ سنہ ۳۲۹ھ	دمشق	عکہ توابع شام
۱۱	خواجہ ابو احمد ابدال چشتی رح	۶ رمضان سنہ ۲۶۰ھ	دوشنبہ یکم جمادی ۲ سنہ ۳۵۵ھ	بدخشان	چشت
۱۲	خواجہ ابو محمد چشتی رح	غرہ محرم سنہ ۳۳۱ھ	شنبہ یکم رجب سنہ ۴۱۱ھ	چشت	״
۱۳	خواجہ ابو یوسف چشتی رح	پنجشنبہ ۱۳ شعبان سنہ ۳۷۵ھ	دوشنبہ ۳ رجب سنہ ۴۵۹ھ	نواح چشت	״
۱۴	خواجہ قطب الدین مودود چشتی رح	جمعہ ״ ״ سنہ ۴۳۰ھ	جمعہ یکم رجب سنہ ۵۲۷ھ	بغداد	״
۱۵	حاجی شریف زندنی رح	پنجشنبہ ۲۱ شعبان عمر ۱۲۰ سال	چہارشنبہ ۱۰ رجب سنہ ۶۱۲ھ	قوام	بخارا
۱۶	خواجہ عثمان ہارونی رح	دوشنبہ ۱۳ رمضان عمر ۹۱ سال	دوشنبہ ۵ شوال سنہ ۶۱۷ھ	قریہ ہارون	روبروئے خانہ کعبہ
۱۷	حضرت خواجہ معین الدین چشتی رح	پنجشنبہ ۹ جمادی ۲ سنہ ۵۳۷ھ	دوشنبہ ۶ رجب سنہ ۶۳۳ھ	سنجر [illegible]	اجمیر شریف
۱۸	خواجہ بختیار کاکی رح	پنجشنبہ ۲۴ رمضان عمر ۵۲ سال	دوشنبہ ۱۴ ربیع ۱ سنہ ۶۳۴ھ	قریہ اوش	دہلی کہنہ
۱۹	خواجہ فرید الدین گنج شکر رح	چہارشنبہ [illegible] ذی حجہ سنہ ۵۸۲ھ	شب شنبہ ۵ محرم سنہ ۶۶۴ھ	[illegible]	پاک پٹن
۲۰	حضرت مخدوم صابر رح	پنجشنبہ ۱۹ ربیع ۱ سنہ ۵۹۲ھ	پنجشنبہ ۱۳ ربیع ۱ سنہ ۶۹۰ھ	ہرات	کلیر
۲۱	حضرت شمس الدین ترک پانی پتی رح	جمعہ ۱۲ جمادی ۲ سنہ ۵۹۷ھ	چہارشنبہ ۱ جمادی ۲ سنہ ۷۱۵ھ	سرخس	پانی پت
۲۲	شیخ جلال الدین پانی پتی رح	چہارشنبہ ۲۳ شوال	پنجشنبہ ۱۳ ربیع ۱ سنہ ۷۶۵ھ	گازرون	״
۲۳	شیخ عبد الحق ردولوی رح	پنجشنبہ ۱۲ ذیقعدہ سنہ [illegible]	دوشنبہ ۱۵ جمادی ۲ سنہ ۸۳۶ھ	×	ردولی شریف
۲۴	شیخ محمد عارف رح	پنجشنبہ سلخ صفر عمر ۱۰۳ سال	دوشنبہ ۱۷ صفر سنہ ۸۵۹ھ	ردولی	״

۵۱ مرعش پہاڑ کا نام ہے جو شہر سے یعنی حذیفہ سے گیارہ قدم کے فاصلہ پر واقع ہے ۱۲ از تواریخ آئینہ تصوف

۵۲ ہبیرہ نام جنگل کا ہے قریب بصرہ دس ہزار قدم کے فاصلہ پر واقع ہے ۱۲ از تواریخ آئینہ تصوف

نشان	اسمائے بزرگان	تاریخ ولادت	تاریخ رحلت	مولد شریف	مقام مزار مبارک
۲۵	شیخ عبدالقدوس گنگوہی رح	دوشنبہ ۲۳ جمادی ۲ سنہ ۸۶۲ھ	دوشنبہ ۲۳ جمادی ۲ سنہ ۹۴۵ھ	قصبہ ردولی	گنگوہ شریف
۲۶	شیخ رکن الدین گنگوہی رح	جمعہ ۲۳ رمضان سنہ ۸۷۸ھ	چارشنبہ ۲ رجب سنہ ۹۹۷ھ	قصبہ گنگوہ	//
۲۷	مخدوم شیخ عبدالاحد رح	پنجشنبہ ۱۳ رمضان سنہ ۹۱۸ھ	جمعہ ۲۸ ذی الحجہ سنہ ۱۰۰۷ھ	سرہند	سرہند
۲۸	حضرت مجدد الف ثانی رح	جمعہ ۱۴ شوال سنہ ۹۷۱ھ	فجر سہ شنبہ ۲۸ صفر سنہ ۱۰۳۴ھ	//	//
۲۹	شیخ محمد سعید رح	شعبان سنہ ۱۰۰۵ھ	۲۸ جمادی ۲ سنہ ۱۰۷۰ھ	//	//
۳۰	دلیل الرحمن شیخ عبدالاحد رح	عمر ۷۷ سال	۲۸ ذی الحجہ سنہ ۱۱۴۲ھ	//	//
۳۱	شیخ محمد عابد سنامی رح	-	۱۸ رمضان سنہ ۱۱۶۰ھ	سنام	دہلی
۳۲	حضرت مرزا مظہر جانجاناں رح	جمعہ ۱۱ رمضان سنہ ۱۱۱۱ھ	جمعہ ۱۰ محرم سنہ ۱۱۹۵ھ	کالاباغ	دہلی
۳۳	حضرت غلام علی شاہ رح	سنہ ۱۱۵۸ھ	شنبہ ۲۲ صفر سنہ ۱۲۴۰ھ	بٹالہ	//
۳۴	حضرت شاہ سعد اللہ صاحب رح	عمر ۸۰ سال تخمیناً	۲۸ جمادی ۱ سنہ ۱۲۶۹ھ	[illegible]	حیدرآباد دکن

طریق ختم حضرات خواجگان نقشبندیہ مجددیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین

معمولہ خانقاہ عالیجاہ حضرت ایشان قلبی و روحی فداہ بہر نیتی و مقصدی کہ خوانند و برای حصول جمیع مقاصد و حل مشکلات دینی و دنیوی مجرب است۔

اول دست بر داشتہ فاتحہ یکبار بارواح خواجگان نقشبندیہ مجددیہ رح خواندہ شروع نمایند

بعد ازان سورہ فاتحہ با بسم اللہ ہفت بار۔ بعد ازان درود شریف یکصد و یکبار۔

باز الم نشرح با بسم اللہ ہفتاد و نہ بار۔ باز سورہ اخلاص با بسم اللہ ہزار و یکبار

باز سورہ فاتحہ با بسم اللہ ہفت بار۔ باز درود شریف یکصد و یکبار۔

باز یا قاضی الحاجات (۱۰۱) بار۔ یا کافی المہمات (۱۰۱) بار۔

یا دافع البلیات (۱۰۱) بار یا رافع الدرجات (۱۰۱) بار۔

یَا شافیَ الامراض (۱۰۱) بار۔ یَا حلَّ المشکلات (۱۰۱) بار۔
یَا غیاثَ المستغیثین (۱۰۱) بار۔ یَا مجیبَ الدعوات (۱۰۱) بار۔
یَا ارحمَ الراحمین (۱۰۱) بار۔ باز درود شریف (۱۰۱) بار ۔
لاحول ولا قوۃ الا باللہ (۵۰۰) بار۔ باز درود شریف (۱۰۱) بار ۔
بعدہ فاتحہ بطور سابق ۔ خواندہ ۔ ثواب این ختم بارواح حضرات بزرگان
طریقہ نقشبندیہ مجددیہ رحمہم اللہ گذرانیدہ ۔ بعد از آن از جناب خدائے عزوجل حصول
مطالب بتوسل این بزرگواران بباید خواست وتا سرانجام مقصد مداومت
باید نمود اِنَّہٗ مُیَسِّرٌ لِکُلِّ عُسْرٍ ۔ یک کس تنہا بخواند یا زیادہ ہر قدر کہ
باشد بر سبیل تقسیم۔ اما رعایت وتر اولیٰ ست کہ اَللّٰہُ وِتْرٌ یُحِبُّ الْوِتْرَ
وَاللّٰہُ النَّاصِرُ وَالْمُعِیْنُ ۔

ترجمہ: بیشک او آسان کنندہ ہر یک مشکل است ۱۲

ومداومت دعائے حزب البحر کہ از برائے قاری ہم بجائے شمشیر آبدار است
وہم سپر ۔ نیز از معمولات خانقاہ عالیجاہ مسکینیہ است ۔ فقط

غزل منہ مدظلہ

خاطر رہی اُس یار کو دلدار کی ہوتی
منصور کو حاجت نہ کبھی دار کی ہوتی

گر شان صفاتی ہی سے ظاہر نظر آتا
پھر کچھ بھی تشفی ترے بیمار کی ہوتی

وحدت میں ہمیں یار کے غوطہ زدنی ہر
کیا ہمکو خبر جبہ و دستار کی ہوتی

نظارہ اگر پھرتا رخ یار سے جانان
ہمکو بھی خبر اپنے سر و کار کی ہوتی

ہوتا نہ اسی شیخ کے دامن کا گرفتار
مسکین کو ہرگز نہ خبر یار کی ہوتی

تمت

مطبوعہ مطبع برہانیہ

اطلاع

اس مجموعہ کی فراہمی اور ترتیب و تہذیب و تنقیح و تصحیح اور طبع مین بڑی جانفشانی اور زرِ خطیر صرف ہوا ہے کوئی صاحب کُلّاً یا جُزءاً قصداً اسکے طبع کا نفرماوین۔ جسقدر نسخے مطلوب ہون راقم سے طلب فرماوین۔ جس کتاب پر راقم کی دستی مُہر نہو وہ مسروقہ ہے فقط

قیمت ۸عہ

الرّاقم

فقیر مسکین ابوطاہر مُحمد عبدُ القادِر

نقشبندی مجدّدی کان اللہ لہٗ